

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_226220**

UNIVERSAL  
LIBRARY





# سایح عروج الاسلام

ترجمہ

التایخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بابن الاثیر الحجری الملقب بعبدالین رحمہ اللہ

جس میں ابتداء خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اوزبی صلعم و خلفائے راشدین و بنی امیہ

بنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۵۰ تک کا

ایسی شرح و بسط لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ہی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد سوم

جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ پادشاہان فطرس اور قوم

عرب کے عواقب میں آیا جو نے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراء عرب اور قوم قریش کی قوت

کا اور نیز ولادت باسعادت رسول اللہ صلعم کا حال منبج ہو

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب متوطن رام پور مترجم سہرشتہ علوم و فنون ہرکان نظام

نے

عربی سے اردو سے سلیس میں ترجمہ کیا

اور طبع مفید عالم اگر میں باہتمام قادیان علی خان فی جہا

۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۸ھ

۔۔ (طبع اول)

(تمام حقوق طبع محفوظ ہیں)







# تالیخ عروج الاسلام

ترجمہ

التالیخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الواحد اشعری  
المعروف باین الاشیہ البحر رمی الملقب بعباد الدین رحمہ اللہ  
جس میں ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اوزنی صلعم و خلفائے راشدین و نبی امیہ  
نبی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۲۵۰۰ تک کا  
ایسی شرح و بسط ہے کہ لکھا گیا ہو کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

## جلد سوم

جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ پادشاہان فارس اور قوم  
عرب کے عراق میں آباد ہونے اور نیزہ کی سلطنت کا اور نیزہ امراء عرب اور قوم قریش کی قوت  
کا اور نیز ولادت باسعادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال منبج ہو

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب متوطن بام پور مترجم سہرشتہ علوم و فنون سرکار نظام  
نے

عربی سے اردو سے سلیس میں ترجمہ کیا

اور مطبع مفید علم اگرین بابتہام محمد قادی علی خان فی حبیب

۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۸ھ



# فہرست مضامین تالیف عروج الاسلام

ترجمہ

## تالیف کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجہزی

### جلد سوم

| صفحہ | مضمون                                                                                                                       | فقہہ | صفحہ | مضمون                                                                                                                   | فقہہ |
|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|
| ۲۴   | رومیں اور شہر رومیہ کا آباد کرنا اور امانتوں اور غالیوں اور یولیوس اور تیہرا غطس کی سلطنت .. .. .                           | ۳    | ۳    | فہرست مضامین .. .. .                                                                                                    | ۳    |
| ۲۴   | طبریہ کی آبادی اور اصطفیوس اور یعقوب حواریوں کا قتل اور شمعون کی وعظاسی روم کی ملکہ کا نصرانی ہونا اور صلیب کی لکڑی .. .. . | ۴    | ۲۱   | حضرت مسیح کے اترفاع سے ہمارے نبی محمد صلیم تک روم کی پادشاہی روم کے پادشاہوں کے نام اور مدت حکومت نبی صلیم کے زمانہ تک  | ۱    |
| ۲۵   | پطرس پوپس حواریوں اور یعقوب اسقف اول کا قتل اور ماریوس حکیم                                                                 | ۵    | ۲۳   | بیت المقدس کی آبادی اور سکندریہ حکومت سے ہجرت تک کے زمانہ کی تعداد پادشاہان روم کے تین طبقے طبقہ اول روم کو صابی پادشاہ | ۲    |

| صفحہ | مضمون                                   | صفحہ | مضمون                                       | نفرہ |
|------|-----------------------------------------|------|---------------------------------------------|------|
| ۳۳   | اور کینسہ ہونا اور عید صلیب -           | ۲۶   | اور اسبا سائوس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا |      |
| ۰    | یو لیا نوس صابئی کا نصاریٰ کو           | ۲۷   | مرقون مجوسی اور قونیہ فرقہ اور یوحنا حواری  | ۷    |
|      | قتل کرنا اور یونانیا نوس نصرانی کا      |      | بیت المقدس کی آخری خرابی اور                | ۷    |
| ۳۵   | نصرانیوں کی تاکید کرنا -                | ۲۸   | ترہرہ کے ہیکل اور ساقیدس فیلسٹ              |      |
|      | سنہودس ثانی اور بطریقون کی              | ۱۴   | بطیموس کا زمانہ اور ابن ویصان قائل          | ۸    |
|      | کریان اور اصحاب کف اور سنہودس           |      | بالاشنین اور جالینوس اور نصرانی             |      |
|      | ثالث اور نسطوریہ فرقہ اور شہرستانی      | ۱۵   | مذہب کی اشاعت -                             | ۹    |
| ۳۶   | کی غلطی - - -                           |      | سیوراس کا یہود و نصاریٰ کو قتل              |      |
|      | چوتھا سنہودس اور یعقوبیہ مذہب           | ۱۵   | کرنا اور فیلیس کا نصرانی ہونا اور           |      |
| ۳۷   | اور عموریہ کی آبادی - -                 | ۳۸   | اصحاب کف کا زمانہ -                         |      |
|      | پانچواں سنہودس اور اوریا کو جدا کرنا    | ۱۶   | سلطنت روم کے حصے اور قسطنطین                | ۱۰   |
|      | اور یعقوبیہ اور ملکیہ فرستے             |      | کا نصرانی ہونا اور روم کے پادشاہ            |      |
| ۳۸   | دالون کی لڑائی - -                      | ۳۱   | کی تاریخ میں اختلافات -                     |      |
|      | مارونیہ فرقہ اور موریت کا پرویز کو      | ۱۷   | طبقہ ثانیہ روم کے نصرانی پادشاہ             |      |
| ۳۹   | اور پرویز کا موریت کی اولاد کو مدد دینا | ۱۸   | قسطنطین کے نصرانی ہونے کی                   | ۱۱   |
|      | ہر قتل کا پادشاہ ہونا - -               | ۳۲   | روایتیں اور قسطنطنیہ کی آبادی               |      |
|      | طبقہ ثالثہ روم کے پادشاہ ہونا           |      | سنہودس اول اور ایروسیہ فرقہ اور             | ۱۲   |
|      | جو ہجرت نبوی کے بعد ہوئی ہیں            |      | قسطنطین اور سیلانا کا نصرانی ہونا           |      |

| نقرو | مضمون                               | صفحہ | نقرو | مضمون | صفحہ |
|------|-------------------------------------|------|------|-------|------|
| ۱۹   | ہرقل کے زمانہ میں نبی صلعم کا ہونا  | ۲۰   | ۲۰   | ۲۰    | ۲۰   |
| ۲۰   | ۰ اور قسطنطین اور چٹا سنودس         | ۲۱   | ۲۱   | ۲۱    | ۲۱   |
| ۲۱   | قسطنطین اور قسطنطین اسطینان         | ۲۲   | ۲۲   | ۲۲    | ۲۲   |
| ۲۲   | ۰ بونطش اور مکر اسطینان کی          | ۲۳   | ۲۳   | ۲۳    | ۲۳   |
| ۲۳   | ۰ پادشاہی                           | ۲۴   | ۲۴   | ۲۴    | ۲۴   |
| ۲۴   | ۰ انطاس تیدوس ایون قسطنطین          | ۲۵   | ۲۵   | ۲۵    | ۲۵   |
| ۲۵   | ۰ ایون قسطنطین اور نری کی پادشاہی   | ۲۶   | ۲۶   | ۲۶    | ۲۶   |
| ۲۶   | ۰ نقفور کا ڈاڑھی رکھنا اور ولی عہدی | ۲۷   | ۲۷   | ۲۷    | ۲۷   |
| ۲۷   | ۰ کا دستور قائم کرنا اور سارقوس     | ۲۸   | ۲۸   | ۲۸    | ۲۸   |
| ۲۸   | ۰ کے معنی اور استعبرق کی پادشاہی    | ۲۹   | ۲۹   | ۲۹    | ۲۹   |
| ۲۹   | ۰ میخائیل توفیل میخائیل اور بسل     | ۳۰   | ۳۰   | ۳۰    | ۳۰   |
| ۳۰   | ۰ صقلی کی پادشاہی                   | ۳۱   | ۳۱   | ۳۱    | ۳۱   |
| ۳۱   | ۰ ایون اسکندروس اور قسطنطین         | ۳۲   | ۳۲   | ۳۲    | ۳۲   |
| ۳۲   | ۰ کی پادشاہی اور امانوس اور اوسکی   | ۳۳   | ۳۳   | ۳۳    | ۳۳   |
| ۳۳   | ۰ بیٹون کے جہگڑے اور قسطنطین        | ۳۴   | ۳۴   | ۳۴    | ۳۴   |
| ۳۴   | ۰ ابن اندر نقش کا قسطنطین کو        | ۳۵   | ۳۵   | ۳۵    | ۳۵   |
| ۳۵   | ۰ قتل کرنا                          | ۳۶   | ۳۶   | ۳۶    | ۳۶   |
| ۳۶   | ۰ رومیہ کے حاکمون یعنی فرمسیہ       | ۳۷   | ۳۷   | ۳۷    | ۳۷   |
| ۳۷   | ۰ کی قوت کی ترقی                    | ۳۸   | ۳۸   | ۳۸    | ۳۸   |
| ۳۸   | ۰ ترکون کی تاخت بلا دروم اور        | ۳۹   | ۳۹   | ۳۹    | ۳۹   |
| ۳۹   | ۰ فرنگ پر                           | ۴۰   | ۴۰   | ۴۰    | ۴۰   |
| ۴۰   | ۰ قبائل عرب کا عواقب میں آنا        | ۴۱   | ۴۱   | ۴۱    | ۴۱   |
| ۴۱   | ۰ اور حیرہ میں آباد ہونا            | ۴۲   | ۴۲   | ۴۲    | ۴۲   |
| ۴۲   | ۰ قبائل عرب کا بحرین میں بسنا       | ۴۳   | ۴۳   | ۴۳    | ۴۳   |
| ۴۳   | ۰ اور اون کے تنوخ نام ہونے          | ۴۴   | ۴۴   | ۴۴    | ۴۴   |
| ۴۴   | ۰ کی وجہ                            | ۴۵   | ۴۵   | ۴۵    | ۴۵   |
| ۴۵   | ۰ سواد عراق پر عربوں کے قبائل       | ۴۶   | ۴۶   | ۴۶    | ۴۶   |
| ۴۶   | ۰ تنوخ کا قبضہ کرنا اور مالک و عود  | ۴۷   | ۴۷   | ۴۷    | ۴۷   |
| ۴۷   | ۰ جذبہ کی پادشاہی                   | ۴۸   | ۴۸   | ۴۸    | ۴۸   |
| ۴۸   | ۰ جذبہ اللابیش                      | ۴۹   | ۴۹   | ۴۹    | ۴۹   |
| ۴۹   | ۰ جذبہ اللابیش اور اوس کی قوت غوطہ  | ۵۰   | ۵۰   | ۵۰    | ۵۰   |
| ۵۰   | ۰ جذبہ کا عدی لڑکے کو یاد سے        | ۵۱   | ۵۱   | ۵۱    | ۵۱   |
| ۵۱   | ۰ چہینا                             | ۵۲   | ۵۲   | ۵۲    | ۵۲   |
| ۵۲   | ۰ عدی کا جذبہ کے شراب پلانے         | ۵۳   | ۵۳   | ۵۳    | ۵۳   |
| ۵۳   | ۰ پر مقرر ہونا اور قاش سے جذبہ      | ۵۴   | ۵۴   | ۵۴    | ۵۴   |
| ۵۴   | ۰ کی اجازت سے بیاہ کرنا اور دہان    | ۵۵   | ۵۵   | ۵۵    | ۵۵   |

| صفحہ | مضمون                                | صفحہ | مضمون                                       | نقرہ |
|------|--------------------------------------|------|---------------------------------------------|------|
| ۵۲   | سے بہاگنا - - -                      | ۵۲   | کے انتقام لینے کی تحریک کرنا                |      |
| ۳۲   | رقاش کے بیٹا پیدا ہونا اور اسکے      | ۳۹   | اور زبا کا عمر و کی تصویر منگانا اور        |      |
|      | بیٹے عمرو سے جذبیہ کی محبت           | ۴۱   | قلعہ تک نقب کھدوانا - -                     |      |
|      | اور ایک جن کا عمر کو لے جانا         | ۴۲   | قصیدہ کا اپنی ناک کٹوا کر زبا کے            |      |
| ۳۳   | عمرو بن عدی کو مالک اور عقیل         | ۴۲   | پاس جانا اور وہاں رہنا - -                  |      |
|      | ندیموں کا جذبیہ کے پاس لانا          | ۴۰   | زبا کا قصیدہ راجہ اعتبار اور قصیدہ کا تجارت |      |
|      | اور اوس کی بری حالت - -              | ۴۳   | کے لیے عراق کو جانا آنا - -                 |      |
| ۳۴   | جذبیہ کا عمرو کو قتل کرنا اور اوس کی | ۴۱   | قصیدہ کا عمرو کی توجہ کو اونٹوں کے          |      |
|      | بیٹی زبا کا جذبیہ کو اپنے ساتھ       |      | تھیلوں میں بٹھا کر لیجانا اور زبا           |      |
|      | بیاہ کے لیے بلانا - -                | ۵۷   | کو قتل کرنا - - -                           |      |
| ۳۵   | جذبیہ کا زبا کے پاس جانے             | ۴۲   | حیرہ کی پادشاہی عمرو بن عدی                 |      |
|      | کی نسبت مشورہ لینا اور قصیدہ کا      | ۴۵   | کے خاندان میں قیام ہونا - -                 |      |
|      | اوسے منع کرنا -                      | ۵۸   | طسم اور جدیس قومین جو ملوک                  |      |
| ۳۶   | جذبیہ کا زبا کے پاس جانا اور قصیدہ   | ۴۳   | الطوا ایف کے زمانہ میں نہیں                 |      |
|      | کا عدا گھڑی پر سوار ہو کر وہاں       |      | طسم کے پادشاہ علیق کے پاس                   |      |
|      | سے بہاگ آنا - - -                    | ۵۹   | ہزیدہ کا اپنے شوہر پر پناش کرنا             |      |
| ۳۷   | زبا کا جذبیہ کو قتل کرنا - -         | ۶۰   | اور علیق کا جدیس کے لڑکیوں کی               |      |
| ۳۸   | قصیدہ کا عمرو بن عدی سے جذبیہ        | ۶۲   | ازالہ بکارت کا حکم دینا - -                 |      |

| صفحہ | مضمون                                                                                                                                     | صفحہ | مضمون                                                                                                       | تقرہ |
|------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|
| ۴۴   | علیق کا عفرہ کی بکارت توڑنا وغیرہ                                                                                                         | ۶۸   | کا اپنی قوم کو اس ذلت کے رنج کے لیے اشتعال دینا ..                                                          | ۴۴   |
| ۴۵   | جدیس کا علیق اور اس کے رفیقوں کو ضیافت کے بہانہ سے بلا کر مار ڈالنا ..                                                                    | ۷۰   | حسان کا جدیس سے اگر طسم کا انتقام لینا اور پیامہ کی تیز نظری سے پیامہ کا پیامہ نام ہونا اور سرسہ کا پتھر .. | ۴۵   |
| ۴۶   | اسود کا بچکر طی کے پہاڑوں میں جانا اور طی کا اس سے قتل کر کے اس مقام پر قابض ہونا ..                                                      | ۷۲   | اصحاب کف جو ملوک طوائف کے زمانے میں تھے۔                                                                    | ۴۶   |
| ۴۷   | اصحاب کف اور ارم اور ارم کا نانا                                                                                                          | ۷۳   | اور ارم کی شریعت وغیرہ ..                                                                                   | ۴۷   |
| ۴۸   | اصحاب کف کا حضرت عیسیٰ                                                                                                                    | ۷۴   | حضور یونس کی تسبیح و تقدیس سے                                                                               | ۴۸   |
| ۴۹   | حضور یونس کی تسبیح و تقدیس سے                                                                                                             | ۷۵   | نجات ہونا اور مہمل کے پیر نکلتا                                                                             | ۴۹   |
| ۵۰   | اصحاب کف کا زمانہ ماے دراز کے بعد غار سے نکلنا اور شہر میں طعام خریدنے کو جانا اور وہاں لوگوں کا تعجب کرنا اور ان کے غار پر جانا وغیرہ .. | ۵۱   | حضرت یونس اور ارم کا اپنی قوم پر بد دعا کرنا اور عذاب کا نازل ہونا                                          | ۵۰   |
| ۵۱   | حضرت یونس اور ارم کا اپنی قوم پر بد دعا کرنا اور عذاب کا نازل ہونا                                                                        | ۵۲   | حضرت یونس کی قوم سے توبہ کرنے پر عذاب کا رفع ہونا ..                                                        | ۵۱   |
| ۵۲   | حضرت یونس کی قوم سے توبہ کرنے پر عذاب کا رفع ہونا ..                                                                                      | ۵۳   | حضرت یونس کا خدا سے روٹھ کر جانا اور کشتی سے گرنا اور مہمل کا اونہیں نکل جانا ..                            | ۵۲   |
| ۵۳   | حضرت یونس کا خدا سے روٹھ کر جانا اور کشتی سے گرنا اور مہمل کا اونہیں نکل جانا ..                                                          | ۵۴   | حضرت یونس کی تسبیح و تقدیس سے                                                                               | ۵۳   |
| ۵۴   | حضرت یونس کی تسبیح و تقدیس سے                                                                                                             | ۵۵   | نجات ہونا اور مہمل کے پیر نکلتا                                                                             | ۵۴   |

| صفحہ | مضمون                                      | صفحہ | مضمون                                       | نفرہ |
|------|--------------------------------------------|------|---------------------------------------------|------|
| ۵۵   | اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونس کا         | ۸۵   | پہرانی قوم میں جانا اور قوم دانوں کی طاقت   |      |
| ۵۶   | حضرت یونس کے چھلی کے پیٹ میں               | ۸۶   | جانے کی ایک اور روایت                       |      |
| ۵۷   | اللہ تعالیٰ کا تین رسولوں کو               | ۸۷   | شہر انطاکیہ کو بھیجنا جو ملوک طوائف         |      |
| ۵۸   | حضرت عیسیٰ کے دو رسولوں کا                 | ۸۸   | انطاکیہ جانا اور پادشاہ کا انہیں            |      |
| ۵۹   | انطاکیہ والوں پر قسط اور حبیب کا قتل       | ۹۱   | اور بہت میں جانا                            |      |
| ۶۰   | شمسون بنون کا بت پرستوں پر جہاد            | ۹۲   | جرجیس کی اور موصل کے پادشاہ کی              |      |
| ۶۱   | جرجیس اور اسکی تجارت وغیرہ اور             | ۹۳   | کی بت پرستی اور ظلم                         |      |
| ۶۲   | موصل کو جانا اور وہاں کے پادشاہ            | ۹۴   | بت پرستی اور خدا پرستی پر بحث               |      |
| ۶۳   | موصل کے پادشاہ کا جرجیس کو سخت             | ۹۵   | ایذا لین دینا اور اسکا فرمانہیں             |      |
| ۶۴   | پادشاہ کا جرجیس کو قید کرنا اور اسکا نکلتا | ۹۶   | پادشاہ کا جرجیس کو فرمانا اور اسکا پہرہ     |      |
| ۶۵   | زندہ ہونا اور سحر کا اسپرہ چلتا            | ۹۷   | جرجیس کا ایک بیل کو زندہ کرنا اور پادشاہ    |      |
| ۶۶   | جرجیس کی دعا سے خشک لکڑیوں کا              | ۹۸   | کے وزیر کا اور چارہزار آدمیوں کا ایمان لانا |      |



| صفحہ | مضمون                                            | صفحہ | فقہ                                    | مضمون | صفحہ                              |
|------|--------------------------------------------------|------|----------------------------------------|-------|-----------------------------------|
| ۱۰۶  | بیٹی کا مسلمان ہونا .. ..                        | ۹۹   | سیریز اور بار آور ہونا ..              | ۹۸    | حضرت جرجیس کو ایک مورت میں چلا کر |
|      | شاہان فارس کے طبقات                              |      | مار ڈالنا اور اونکا پھر زندہ ہونا ..   |       | ۱۰۰                               |
|      | طبقہ اول شاہان پشیدی                             |      | جرجیس کا سترہ مردوں کو زندہ کرنا ..    |       | ۹۹                                |
| ۱۰۷  | پشیدی پادشاہوں کے نام ..                         | ۷۷   | حضرت جرجیس کا ایک درخت کو بزرگ کرنا    |       | ۷۰                                |
|      | طبقہ ثانی شاہان کیانی                            |      | اور ایک اندھے بھرے کو آنکھ کان دینا    |       | ۱۰۱                               |
| ۱۰۸  | کیانی پادشاہوں کے نام ..                         | ۷۸   | جرجیس کا قتل کاڑیوں کے نیچے            |       | ۷۱                                |
|      | طبقہ ثالث شاہان اشکانی                           |      | ڈالکر اور پھر زندہ ہونا ..             |       | ۱۰۲                               |
|      | شاہان اشکانی کے نام ..                           | ۷۹   | جرجیس کا تہانہ کو جانا اور بتوں کو تین |       | ۷۲                                |
|      | طبقہ چہارم شاہان ساسانی                          |      | مین دھنسا دینا ..                      |       | ۱۰۳                               |
|      | اردشیر کا سب اور اسکا داربار گرد کا              | ۸۰   | پادشاہ کی بی بی کا ایمان لانا اور پاشا |       | ۷۳                                |
| ۱۰۹  | حاکم بننا .. ..                                  |      | کا او سے مرد ڈالنا ..                  |       | ۱۰۴                               |
|      | اردشیر بن بابک اور شاہان فارس                    |      | جرجیس کا قتل اور اس شہر والوں کا       |       | ۷۴                                |
|      | اردشیر کو ایک نجومی کا پادشاہ بننے کی بشارت      | ۸۱   | جلنا اور شہر کا اُلٹ جانا ..           |       | ۱۰۵                               |
|      | دینا اور ابتدائی ترقی اور بابک کا گونہ کو مارنا  |      | خالد بن سنان العسبی                    |       |                                   |
|      | اردشیر کا شاہ کو پکا کر پادشاہ بننا اور کرمان کو | ۸۲   | خالد کی نبوت اور اسکا آگ میں گسکر      |       | ۷۵                                |
|      | لینا اور درسیوں اور مہرک کو قتل کرنا ..          |      | او سے بھما دینا ..                     |       | ۷۶                                |
|      | اردوان کی دہلی اردشیر کو اور اردشیر کا           | ۸۳   | خالد کی قبر پر گورخروں کا آنا اور اسکی |       |                                   |
| ۱۱۲  | اپنی ترقی کیے جاتا ..                            |      |                                        |       |                                   |

| صفحہ | مضمون                                         | صفحہ | مضمون                                      | نقرہ |
|------|-----------------------------------------------|------|--------------------------------------------|------|
| ۱۲۳  | اپنا ہاتھ کٹوانا اور اوس کی پادشاہی           | ۱۱۳  | اردوان کو مار کر اور بابا کو مطیع کر کے    | ۸۳   |
| ۱۲۴  | بہرام ابن ہرمز ابن شاپور                      | ۱۱۴  | اردشیر کا شاہنشاہ ہونا۔                    | ۸۴   |
| ۱۲۴  | بہرام کی پادشاہی اور مانی کا قتل۔             | ۱۱۵  | اردشیر کے باقی فتوحات اور ملک کا آباد کرنا | ۸۵   |
| ۱۱۵  | امراء القیس الکندی کی حکومت عرب پر            | ۱۱۶  | حیرہ انبار اور کوفہ کی آبادی۔              | ۸۶   |
| ۹۳   | بہرام ابن بہرام ابن ہرمز                      | ۱۱۷  | شاپور ابن اردشیر بن بابک کی پادشاہی        | ۸۷   |
| ۹۵   | بہرام ابن بہرام اور بہرام ابن بہرام ابن بہرام | ۱۱۸  | شاپور کی پیدائش پرورش اور ملی عہد ہونا     | ۸۸   |
| ۹۴   | اور نرسی ابن بہرام ابن بہرام ابن ہرمز کی      | ۱۱۹  | شاپور کی پادشاہی اور نیشاپور اور جندی      | ۸۹   |
| ۱۲۴  | پادشاہی۔۔۔۔۔                                  | ۱۲۰  | شاپور وغیرہ شہر و نکابسا اور نصیبین اور    | ۹۰   |
|      | ہرمز ابن نرسی                                 | ۱۲۱  | انطاکیہ کی فتح اور شاہ روم کا گرفتار کرنا  | ۹۱   |
| ۹۶   | ہرمز ابن نرسی کی پادشاہی اور شاپور کا         |      | شہر حضر                                    | ۹۲   |
| ۱۲۵  | اوس کے بعد مین پیدا ہونا۔۔                    | ۱۲۲  | شاپور کا محاصرہ حضر پر اور نصیرہ کی        | ۹۳   |
|      | شاپور ذوالاکتاف                               | ۱۲۳  | مدو سے اوس کا فتح کرنا۔۔                   | ۹۴   |
| ۹۷   | شاپور ذوالاکتاف کے لڑاکپن مین                 | ۱۲۴  | شاپور کا نصیرہ کی بیوفائی سے اوسے          | ۹۵   |
| ۱۲۶  | عربوں کی تاخت و تاراج فارس پر                 | ۱۲۵  | قتل کرنا اور مانی زندیق۔۔                  | ۹۶   |
| ۹۸   | شاپور کی دانائی اور عربوں کو اوس کا           | ۱۲۶  | ہرمز ابن شاپور ابن اردشیر                  | ۹۷   |
| ۱۲۷  | قتل و رتید کرنا اور ذوالاکتاف کی وجہ سے       | ۱۲۷  | ہرمز کی پیدائش اور اوس کی مان              | ۹۸   |
| ۹۹   | ایوانوس پادشاہ روم کی چٹائی                   | ۱۲۸  | کا مہر کی نسل سے ہونا۔۔                    | ۹۹   |
| ۱۲۹  | شاپور پر اور ایوانوس کا قتل۔۔                 | ۱۲۹  | ہرمز کا اپنے باپ کے اطمینان کے لیے         | ۱۰۰  |

| صفحہ | مضمون                                                                                                                              | صفحہ | مضمون                                                                                        | صفحہ |
|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|----------------------------------------------------------------------------------------------|------|
| ۱۰۰  | رومیون کی پریشانی اور یوسانوس کی بادشاہی - اور شاہ پور کا نصیب                                                                     | ۱۰۸  | اوس بن قلام اور امر القیس بن عمرو اور نعمان ابن امر القیس کی حکومت                           | ۱۰۸  |
| ۱۰۱  | لیکر رومیون کو چوڑنا - شاہ پور کا روم میں گرفتار ہونا اور قیصر کا حملہ جندی شاہ پور پر اور شاہ پور کا چوٹ کر قیصر کو گرفتار کرنا - | ۱۰۹  | عرب پر اور ہرام گور کے لئے خورن بنانا                                                        | ۱۰۹  |
| ۱۰۲  | امر القیس کی وفات اور عمرو بن امر القیس کی ولایت - قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ اور قسطنطنیہ کی آبادی -                           | ۱۱۰  | گر اگر مارڈانا - - - نعمان کی چڑھائی شام وغیرہ پر اور اس کی عزت گزینی اور مغقود الخیر ہونا - | ۱۱۰  |
| ۱۰۳  | اکاسرہ کا دارالسلطنت - ارد شیر بن ہرمز شاہ پور ذوالاکتاف کا بہائی                                                                  | ۱۱۱  | بہرام ابن یزدگرد والا شیم بہرام کا مندر ابن نعمان کے پاس                                     | ۱۱۱  |
| ۱۰۴  | ارد شیر بن ہرمز و شاہ پور و بہرام ابن شاہ پور - یزدگرد کی بد اخلاقیان جو درحقیقت سلطنت کے لئے اچھی چیز ہیں -                       | ۱۱۲  | یزدگرد کے مرنے پر اکابر سلطنت کا کسری کو بادشاہ کرنا اور مندر کا مرنے کو بیچ بیچنا           | ۱۱۲  |
| ۱۰۵  | ۱۰۶                                                                                                                                | ۱۱۳  | مندر کا بہرام کو مرنے لیجانا اور بہرام کا ووشیرون کے درمیان سے تاج                           | ۱۱۳  |
| ۱۰۶  | ۱۰۷                                                                                                                                | ۱۱۴  | لیکر بادشاہ ہونا - - - خاقان ترک کا حملہ فارس پر اور بہرام کا اسے شکست دیکر قتل کرنا -       | ۱۱۴  |
| ۱۰۷  | ۱۰۸                                                                                                                                | ۱۱۵  | بہرام کا ولیم کے رئیس کو گرفتار کرنا                                                         | ۱۱۵  |

| صفحہ | مضمون                             | صفحہ | نقرہ | مضمون                               | نقرہ |
|------|-----------------------------------|------|------|-------------------------------------|------|
|      | فیروز کی مکر چڑھائی خوشنوار پر    | ۱۲۵  | ۱۲۳  | اور اپنا دوست کر لینا .. ..         |      |
|      | اور ایک خندق میں گر کر فیروز      |      |      | بہرام گور کا ہند کو آنا اور ایک     | ۱۱۶  |
| ۱۵۱  | اور اس کے لشکر کا ہلاک ہونا -     | ۱۲۶  |      | ہائی کا قتل کرنا .. ..              |      |
|      | سوخرایا موخر کا ہیاطلہ کو خراسان  | ۲۳۲  |      | بہرام گور کا دیبل اور مکران کو فارس | ۱۱۷  |
|      | سے نکالنا اور قیدیوں وغیرہ کو     |      |      | میں شامل کرنا .. ..                 |      |
|      | چھڑانا .. ..                      | ۱۲۷  |      | بہرام گور دیسون کا خراج دینا اور    | ۱۱۸  |
|      | یزد گرد اور فیروز کے زمانہ        |      |      | دسودان پر بہرام کی تاخت .. ..       |      |
|      | میں عرب کے واقعات                 | ۱۲۸  |      | بہرام گور کی وفات .. ..             | ۱۱۹  |
|      | عمرو بن حجر کا نعمان کو قتل کر کے | ۱۲۵  |      | یزد گرد و ابن بہرام گور             |      |
| ۱۵۳  | حیرہ کا حاکم ہونا .. ..           |      |      | یزد گرد کی حکومت اور بہرام و فیروز  | ۱۲۰  |
|      | منذر اور اسود کی مدت حکومت        | ۱۲۶  |      | کے جھگڑے اور فیروز کا ہیاطلہ        |      |
|      | اور عمرو بن حجر کی حکومت حیرہ     |      |      | سے مدد لیکر بادشاہ ہونا ..          | ۱۲۸  |
| ۱۵۴  | میں کب ہوئی .. ..                 |      |      | فیروز ابن یزد گرد                   |      |
|      | بلاش بن فیروز                     |      |      | ابن بہرام گور                       |      |
|      | ابن یزد گرد                       |      |      | فیروز کی حکومت میں قحط .. ..        | ۱۲۱  |
|      | بلاش و قباد کا جنگ اور ساباط      | ۱۲۷  |      | فیروز کی چڑھائی ہیاطلہ پر اور ہوک   | ۱۲۲  |
| ۱۵۵  | کی آبادی .. ..                    |      |      | پیس کی شدت سے اون سے                |      |
|      | قباد بن فیروز                     | ۱۵۰  |      | مغلو بائہ صالح .. ..                |      |

| صفحہ | مضمون                                 | صفحہ | مضمون                                  | صفحہ |
|------|---------------------------------------|------|----------------------------------------|------|
|      | شمر کا قباد کو رے میں جا کر مار ڈالنا | ۱۳۴  | بن نیر و گردو                          |      |
|      | اور شمر و حسان کا چین پر اور          | ۱۵۶  | قباد کے بیٹے نوشیروان کا پیدا ہونا     | ۱۲۸  |
| ۱۶۲  | یعفر کا روم پر جانا - - -             |      | قباد کا سوخرا کو وزیر کرنا اور شاپور   | ۱۲۹  |
|      | شمر کا سمرقند کو فتح کرنا اور حسان    | ۱۳۵  | الداری کے ذریعہ سے اوسے                |      |
| "    | کا چین کو جانا - - -                  | ۱۵۷  | مار کر شاپور کو وزیر بنانا - - -       |      |
|      | تبان کا مدینہ پر سے اگر مکہ کو جانا   | ۱۳۶  | مژدک کی شریعت اور محرمات کا            | ۱۳۰  |
|      | اور کعبہ کو سب سے اول لباس            |      | حلال کرنا اور قباد کا مژدک کی ہونا اور |      |
|      | پہنانا اور اوسکے دروازے               | ۱۵۸  | مژدک اور نوشیروان کی مان -             |      |
| ۱۶۳  | بنکر قفل و مفتاح بنانا - - -          |      | قباد کا معزول ہونا اور جاماسب          | ۱۳۱  |
|      | بت پرستوں اور یہودیوں کا استیحا       | ۱۳۷  | کی حکومت اور قباد کا پہرہ پوشا         |      |
|      | اگ سے اور حمیر یون کا یہودیت          | ۱۵۹  | ہونا - - -                             |      |
| ۱۶۵  | قبول کرنا - - -                       |      | قباد کی چڑھائی روم و خوز پر اور        | ۱۳۲  |
|      | شافع بن کلیب کا احمد بنی صلعم کی      | ۱۶۰  | شہر دین کا آباد کرنا - - -             |      |
| "    | سلطنت کی خبر دینا - - -               |      | قباد کے زمانے میں                      |      |
|      | ربیعہ بن نصر کی پادشاہی یمن میں       | ۱۳۹  | عرب کے واقعات                          |      |
|      | اور ایک خواب کی تعبیر طبع اور         |      | حارث بن عمر کی حکومت حیرہ میں          | ۱۳۳  |
|      | شوق کا مہنون سے پوچھنا جس میں         |      | اور اوس کی جراث قباد کے                |      |
|      | نبی صلعم کی بعثت کی پیشین گوئی        | ۱۶۱  | مقابلہ یمن - - -                       |      |

| فقہ | مضمون                              | صفحہ | فقہ | مضمون | صفحہ |
|-----|------------------------------------|------|-----|-------|------|
| ۱۴۰ | ہے اور آل ربیعہ کا حیرہ جانا - ۱۶۶ | ۱۴۵  | ۱۶۶ | ۱۴۵   | ۱۶۶  |
| ۱۴۱ | عمر و کا حسان کو قتل کرنا اور      | ۱۴۶  | ۱۶۷ | ۱۴۶   | ۱۶۷  |
| ۱۴۲ | ذو رعین کا اوس سے منع کرنا اور     | ۱۴۷  | ۱۶۸ | ۱۴۷   | ۱۶۸  |
| ۱۴۳ | حمیرہ یوں کی حکومت میں قتل         | ۱۴۸  | ۱۶۹ | ۱۴۸   | ۱۶۹  |
| ۱۴۴ | پڑنا - - - - -                     | ۱۴۹  | ۱۷۰ | ۱۴۹   | ۱۷۰  |
| ۱۴۵ | اوپر کی روایات کہ تیج نے قباد      | ۱۵۰  | ۱۷۱ | ۱۵۰   | ۱۷۱  |
| ۱۴۶ | کو مارا اور فارس روم چین کو فتح    | ۱۵۱  | ۱۷۲ | ۱۵۱   | ۱۷۲  |
| ۱۴۷ | کیا غلط ہونا اور اوس کی عقلی       | ۱۵۲  | ۱۷۳ | ۱۵۲   | ۱۷۳  |
| ۱۴۸ | ونقی تردید - - - - -               | ۱۵۳  | ۱۷۴ | ۱۵۳   | ۱۷۴  |
| ۱۴۹ | لنخنیجہ کی پادشاہی یمن میں         | ۱۵۴  | ۱۷۵ | ۱۵۴   | ۱۷۵  |
| ۱۵۰ | لنخنیجہ کی حکومت اور اوس کی        | ۱۵۵  | ۱۷۶ | ۱۵۵   | ۱۷۶  |
| ۱۵۱ | بدکاری شاہزادوں سے - - -           | ۱۵۶  | ۱۷۷ | ۱۵۶   | ۱۷۷  |
| ۱۵۲ | ذو نواس کی پادشاہی اور             | ۱۵۷  | ۱۷۸ | ۱۵۷   | ۱۷۸  |
| ۱۵۳ | اصحاب الماخذ و د کا قصہ            | ۱۵۸  | ۱۷۹ | ۱۵۸   | ۱۷۹  |
| ۱۵۴ | ذو نواس کا لنخنیجہ کو قتل کرنا اور | ۱۵۹  | ۱۸۰ | ۱۵۹   | ۱۸۰  |
| ۱۵۵ | پادشاہ ہونا - - - - -              | ۱۶۰  | ۱۸۱ | ۱۶۰   | ۱۸۱  |
| ۱۵۶ | یمین عیسائی اور صالح کا اوسکے      | ۱۶۱  | ۱۸۲ | ۱۶۱   | ۱۸۲  |
| ۱۵۷ | ساتھ ہونا و یمین کی کراہتیں        | ۱۶۲  | ۱۸۳ | ۱۶۲   | ۱۸۳  |
| ۱۵۸ | ۱۶۳                                | ۱۶۳  | ۱۸۴ | ۱۶۳   | ۱۸۴  |
| ۱۵۹ | ۱۶۴                                | ۱۶۴  | ۱۸۵ | ۱۶۴   | ۱۸۵  |
| ۱۶۰ | ۱۶۵                                | ۱۶۵  | ۱۸۶ | ۱۶۵   | ۱۸۶  |
| ۱۶۱ | ۱۶۶                                | ۱۶۶  | ۱۸۷ | ۱۶۶   | ۱۸۷  |
| ۱۶۲ | ۱۶۷                                | ۱۶۷  | ۱۸۸ | ۱۶۷   | ۱۸۸  |
| ۱۶۳ | ۱۶۸                                | ۱۶۸  | ۱۸۹ | ۱۶۸   | ۱۸۹  |
| ۱۶۴ | ۱۶۹                                | ۱۶۹  | ۱۹۰ | ۱۶۹   | ۱۹۰  |
| ۱۶۵ | ۱۷۰                                | ۱۷۰  | ۱۹۱ | ۱۷۰   | ۱۹۱  |
| ۱۶۶ | ۱۷۱                                | ۱۷۱  | ۱۹۲ | ۱۷۱   | ۱۹۲  |
| ۱۶۷ | ۱۷۲                                | ۱۷۲  | ۱۹۳ | ۱۷۲   | ۱۹۳  |
| ۱۶۸ | ۱۷۳                                | ۱۷۳  | ۱۹۴ | ۱۷۳   | ۱۹۴  |
| ۱۶۹ | ۱۷۴                                | ۱۷۴  | ۱۹۵ | ۱۷۴   | ۱۹۵  |
| ۱۷۰ | ۱۷۵                                | ۱۷۵  | ۱۹۶ | ۱۷۵   | ۱۹۶  |
| ۱۷۱ | ۱۷۶                                | ۱۷۶  | ۱۹۷ | ۱۷۶   | ۱۹۷  |
| ۱۷۲ | ۱۷۷                                | ۱۷۷  | ۱۹۸ | ۱۷۷   | ۱۹۸  |
| ۱۷۳ | ۱۷۸                                | ۱۷۸  | ۱۹۹ | ۱۷۸   | ۱۹۹  |
| ۱۷۴ | ۱۷۹                                | ۱۷۹  | ۲۰۰ | ۱۷۹   | ۲۰۰  |
| ۱۷۵ | ۱۸۰                                | ۱۸۰  | ۲۰۱ | ۱۸۰   | ۲۰۱  |
| ۱۷۶ | ۱۸۱                                | ۱۸۱  | ۲۰۲ | ۱۸۱   | ۲۰۲  |
| ۱۷۷ | ۱۸۲                                | ۱۸۲  | ۲۰۳ | ۱۸۲   | ۲۰۳  |
| ۱۷۸ | ۱۸۳                                | ۱۸۳  | ۲۰۴ | ۱۸۳   | ۲۰۴  |
| ۱۷۹ | ۱۸۴                                | ۱۸۴  | ۲۰۵ | ۱۸۴   | ۲۰۵  |
| ۱۸۰ | ۱۸۵                                | ۱۸۵  | ۲۰۶ | ۱۸۵   | ۲۰۶  |
| ۱۸۱ | ۱۸۶                                | ۱۸۶  | ۲۰۷ | ۱۸۶   | ۲۰۷  |
| ۱۸۲ | ۱۸۷                                | ۱۸۷  | ۲۰۸ | ۱۸۷   | ۲۰۸  |
| ۱۸۳ | ۱۸۸                                | ۱۸۸  | ۲۰۹ | ۱۸۸   | ۲۰۹  |
| ۱۸۴ | ۱۸۹                                | ۱۸۹  | ۲۱۰ | ۱۸۹   | ۲۱۰  |
| ۱۸۵ | ۱۹۰                                | ۱۹۰  | ۲۱۱ | ۱۹۰   | ۲۱۱  |
| ۱۸۶ | ۱۹۱                                | ۱۹۱  | ۲۱۲ | ۱۹۱   | ۲۱۲  |
| ۱۸۷ | ۱۹۲                                | ۱۹۲  | ۲۱۳ | ۱۹۲   | ۲۱۳  |
| ۱۸۸ | ۱۹۳                                | ۱۹۳  | ۲۱۴ | ۱۹۳   | ۲۱۴  |
| ۱۸۹ | ۱۹۴                                | ۱۹۴  | ۲۱۵ | ۱۹۴   | ۲۱۵  |
| ۱۹۰ | ۱۹۵                                | ۱۹۵  | ۲۱۶ | ۱۹۵   | ۲۱۶  |
| ۱۹۱ | ۱۹۶                                | ۱۹۶  | ۲۱۷ | ۱۹۶   | ۲۱۷  |
| ۱۹۲ | ۱۹۷                                | ۱۹۷  | ۲۱۸ | ۱۹۷   | ۲۱۸  |
| ۱۹۳ | ۱۹۸                                | ۱۹۸  | ۲۱۹ | ۱۹۸   | ۲۱۹  |
| ۱۹۴ | ۱۹۹                                | ۱۹۹  | ۲۲۰ | ۱۹۹   | ۲۲۰  |
| ۱۹۵ | ۲۰۰                                | ۲۰۰  | ۲۲۱ | ۲۰۰   | ۲۲۱  |
| ۱۹۶ | ۲۰۱                                | ۲۰۱  | ۲۲۲ | ۲۰۱   | ۲۲۲  |
| ۱۹۷ | ۲۰۲                                | ۲۰۲  | ۲۲۳ | ۲۰۲   | ۲۲۳  |
| ۱۹۸ | ۲۰۳                                | ۲۰۳  | ۲۲۴ | ۲۰۳   | ۲۲۴  |
| ۱۹۹ | ۲۰۴                                | ۲۰۴  | ۲۲۵ | ۲۰۴   | ۲۲۵  |
| ۲۰۰ | ۲۰۵                                | ۲۰۵  | ۲۲۶ | ۲۰۵   | ۲۲۶  |
| ۲۰۱ | ۲۰۶                                | ۲۰۶  | ۲۲۷ | ۲۰۶   | ۲۲۷  |
| ۲۰۲ | ۲۰۷                                | ۲۰۷  | ۲۲۸ | ۲۰۷   | ۲۲۸  |
| ۲۰۳ | ۲۰۸                                | ۲۰۸  | ۲۲۹ | ۲۰۸   | ۲۲۹  |
| ۲۰۴ | ۲۰۹                                | ۲۰۹  | ۲۳۰ | ۲۰۹   | ۲۳۰  |
| ۲۰۵ | ۲۱۰                                | ۲۱۰  | ۲۳۱ | ۲۱۰   | ۲۳۱  |
| ۲۰۶ | ۲۱۱                                | ۲۱۱  | ۲۳۲ | ۲۱۱   | ۲۳۲  |
| ۲۰۷ | ۲۱۲                                | ۲۱۲  | ۲۳۳ | ۲۱۲   | ۲۳۳  |
| ۲۰۸ | ۲۱۳                                | ۲۱۳  | ۲۳۴ | ۲۱۳   | ۲۳۴  |
| ۲۰۹ | ۲۱۴                                | ۲۱۴  | ۲۳۵ | ۲۱۴   | ۲۳۵  |
| ۲۱۰ | ۲۱۵                                | ۲۱۵  | ۲۳۶ | ۲۱۵   | ۲۳۶  |
| ۲۱۱ | ۲۱۶                                | ۲۱۶  | ۲۳۷ | ۲۱۶   | ۲۳۷  |
| ۲۱۲ | ۲۱۷                                | ۲۱۷  | ۲۳۸ | ۲۱۷   | ۲۳۸  |
| ۲۱۳ | ۲۱۸                                | ۲۱۸  | ۲۳۹ | ۲۱۸   | ۲۳۹  |
| ۲۱۴ | ۲۱۹                                | ۲۱۹  | ۲۴۰ | ۲۱۹   | ۲۴۰  |
| ۲۱۵ | ۲۲۰                                | ۲۲۰  | ۲۴۱ | ۲۲۰   | ۲۴۱  |
| ۲۱۶ | ۲۲۱                                | ۲۲۱  | ۲۴۲ | ۲۲۱   | ۲۴۲  |
| ۲۱۷ | ۲۲۲                                | ۲۲۲  | ۲۴۳ | ۲۲۲   | ۲۴۳  |
| ۲۱۸ | ۲۲۳                                | ۲۲۳  | ۲۴۴ | ۲۲۳   | ۲۴۴  |
| ۲۱۹ | ۲۲۴                                | ۲۲۴  | ۲۴۵ | ۲۲۴   | ۲۴۵  |
| ۲۲۰ | ۲۲۵                                | ۲۲۵  | ۲۴۶ | ۲۲۵   | ۲۴۶  |
| ۲۲۱ | ۲۲۶                                | ۲۲۶  | ۲۴۷ | ۲۲۶   | ۲۴۷  |
| ۲۲۲ | ۲۲۷                                | ۲۲۷  | ۲۴۸ | ۲۲۷   | ۲۴۸  |
| ۲۲۳ | ۲۲۸                                | ۲۲۸  | ۲۴۹ | ۲۲۸   | ۲۴۹  |
| ۲۲۴ | ۲۲۹                                | ۲۲۹  | ۲۵۰ | ۲۲۹   | ۲۵۰  |
| ۲۲۵ | ۲۳۰                                | ۲۳۰  | ۲۵۱ | ۲۳۰   | ۲۵۱  |
| ۲۲۶ | ۲۳۱                                | ۲۳۱  | ۲۵۲ | ۲۳۱   | ۲۵۲  |
| ۲۲۷ | ۲۳۲                                | ۲۳۲  | ۲۵۳ | ۲۳۲   | ۲۵۳  |
| ۲۲۸ | ۲۳۳                                | ۲۳۳  | ۲۵۴ | ۲۳۳   | ۲۵۴  |
| ۲۲۹ | ۲۳۴                                | ۲۳۴  | ۲۵۵ | ۲۳۴   | ۲۵۵  |
| ۲۳۰ | ۲۳۵                                | ۲۳۵  | ۲۵۶ | ۲۳۵   | ۲۵۶  |
| ۲۳۱ | ۲۳۶                                | ۲۳۶  | ۲۵۷ | ۲۳۶   | ۲۵۷  |
| ۲۳۲ | ۲۳۷                                | ۲۳۷  | ۲۵۸ | ۲۳۷   | ۲۵۸  |
| ۲۳۳ | ۲۳۸                                | ۲۳۸  | ۲۵۹ | ۲۳۸   | ۲۵۹  |
| ۲۳۴ | ۲۳۹                                | ۲۳۹  | ۲۶۰ | ۲۳۹   | ۲۶۰  |
| ۲۳۵ | ۲۴۰                                | ۲۴۰  | ۲۶۱ | ۲۴۰   | ۲۶۱  |
| ۲۳۶ | ۲۴۱                                | ۲۴۱  | ۲۶۲ | ۲۴۱   | ۲۶۲  |
| ۲۳۷ | ۲۴۲                                | ۲۴۲  | ۲۶۳ | ۲۴۲   | ۲۶۳  |
| ۲۳۸ | ۲۴۳                                | ۲۴۳  | ۲۶۴ | ۲۴۳   | ۲۶۴  |
| ۲۳۹ | ۲۴۴                                | ۲۴۴  | ۲۶۵ | ۲۴۴   | ۲۶۵  |
| ۲۴۰ | ۲۴۵                                | ۲۴۵  | ۲۶۶ | ۲۴۵   | ۲۶۶  |
| ۲۴۱ | ۲۴۶                                | ۲۴۶  | ۲۶۷ | ۲۴۶   | ۲۶۷  |
| ۲۴۲ | ۲۴۷                                | ۲۴۷  | ۲۶۸ | ۲۴۷   | ۲۶۸  |
| ۲۴۳ | ۲۴۸                                | ۲۴۸  | ۲۶۹ | ۲۴۸   | ۲۶۹  |
| ۲۴۴ | ۲۴۹                                | ۲۴۹  | ۲۷۰ | ۲۴۹   | ۲۷۰  |
| ۲۴۵ | ۲۵۰                                | ۲۵۰  | ۲۷۱ | ۲۵۰   | ۲۷۱  |
| ۲۴۶ | ۲۵۱                                | ۲۵۱  | ۲۷۲ | ۲۵۱   | ۲۷۲  |
| ۲۴۷ | ۲۵۲                                | ۲۵۲  | ۲۷۳ | ۲۵۲   | ۲۷۳  |
| ۲۴۸ | ۲۵۳                                | ۲۵۳  | ۲۷۴ | ۲۵۳   | ۲۷۴  |
| ۲۴۹ | ۲۵۴                                | ۲۵۴  | ۲۷۵ | ۲۵۴   | ۲۷۵  |
| ۲۵۰ | ۲۵۵                                | ۲۵۵  | ۲۷۶ | ۲۵۵   | ۲۷۶  |
| ۲۵۱ | ۲۵۶                                | ۲۵۶  | ۲۷۷ | ۲۵۶   | ۲۷۷  |
| ۲۵۲ | ۲۵۷                                | ۲۵۷  | ۲۷۸ | ۲۵۷   | ۲۷۸  |
| ۲۵۳ | ۲۵۸                                | ۲۵۸  | ۲۷۹ | ۲۵۸   | ۲۷۹  |
| ۲۵۴ | ۲۵۹                                | ۲۵۹  | ۲۸۰ | ۲۵۹   | ۲۸۰  |
| ۲۵۵ | ۲۶۰                                | ۲۶۰  | ۲۸۱ | ۲۶۰   | ۲۸۱  |
| ۲۵۶ | ۲۶۱                                | ۲۶۱  | ۲۸۲ | ۲۶۱   | ۲۸۲  |
| ۲۵۷ | ۲۶۲                                | ۲۶۲  | ۲۸۳ | ۲۶۲   | ۲۸۳  |
| ۲۵۸ | ۲۶۳                                | ۲۶۳  | ۲۸۴ | ۲۶۳   | ۲۸۴  |
| ۲۵۹ | ۲۶۴                                | ۲۶۴  | ۲۸۵ | ۲۶۴   | ۲۸۵  |
| ۲۶۰ | ۲۶۵                                | ۲۶۵  | ۲۸۶ | ۲۶۵   | ۲۸۶  |
| ۲۶۱ | ۲۶۶                                | ۲۶۶  | ۲۸۷ | ۲۶۶   | ۲۸۷  |
| ۲۶۲ | ۲۶۷                                | ۲۶۷  | ۲۸۸ | ۲۶۷   | ۲۸۸  |
| ۲۶۳ | ۲۶۸                                | ۲۶۸  | ۲۸۹ | ۲۶۸   | ۲۸۹  |
| ۲۶۴ | ۲۶۹                                | ۲۶۹  | ۲۹۰ | ۲۶۹   | ۲۹۰  |
| ۲۶۵ | ۲۷۰                                | ۲۷۰  | ۲۹۱ | ۲۷۰   | ۲۹۱  |
| ۲۶۶ | ۲۷۱                                | ۲۷۱  | ۲۹۲ | ۲۷۱   | ۲۹۲  |
| ۲۶۷ | ۲۷۲                                | ۲۷۲  | ۲۹۳ | ۲۷۲   | ۲۹۳  |
| ۲۶۸ | ۲۷۳                                | ۲۷۳  | ۲۹۴ | ۲۷۳   | ۲۹۴  |
| ۲۶۹ | ۲۷۴                                | ۲۷۴  | ۲۹۵ | ۲۷۴   | ۲۹۵  |
| ۲۷۰ | ۲۷۵                                | ۲۷۵  | ۲۹۶ | ۲۷۵   | ۲۹۶  |
| ۲۷۱ | ۲۷۶                                | ۲۷۶  | ۲۹۷ | ۲۷۶   | ۲۹۷  |
| ۲۷۲ | ۲۷۷                                | ۲۷۷  | ۲۹۸ | ۲۷۷   | ۲۹۸  |
| ۲۷۳ | ۲۷۸                                | ۲۷۸  | ۲۹۹ | ۲۷۸   | ۲۹۹  |
| ۲۷۴ | ۲۷۹                                | ۲۷۹  | ۳۰۰ | ۲۷۹   | ۳۰۰  |
| ۲۷۵ | ۲۸۰                                | ۲۸۰  | ۳۰۱ | ۲۸۰   | ۳۰۱  |
| ۲۷۶ | ۲۸۱                                | ۲۸۱  | ۳۰۲ | ۲۸۱   | ۳۰۲  |
| ۲۷۷ | ۲۸۲                                | ۲۸۲  | ۳۰۳ | ۲۸۲   | ۳۰۳  |
| ۲۷۸ | ۲۸۳                                | ۲۸۳  | ۳۰۴ | ۲۸۳   | ۳۰۴  |
| ۲۷۹ | ۲۸۴                                | ۲۸۴  | ۳۰۵ | ۲۸۴   | ۳۰۵  |
| ۲۸۰ | ۲۸۵                                | ۲۸۵  | ۳۰۶ | ۲۸۵   | ۳۰۶  |
| ۲۸۱ | ۲۸۶                                | ۲۸۶  | ۳۰۷ | ۲۸۶   | ۳۰۷  |
| ۲۸۲ | ۲۸۷                                | ۲۸۷  | ۳۰۸ | ۲۸۷   | ۳۰۸  |
| ۲۸۳ | ۲۸۸                                | ۲۸۸  | ۳۰۹ | ۲۸۸   | ۳۰۹  |
| ۲۸۴ | ۲۸۹                                | ۲۸۹  | ۳۱۰ | ۲۸۹   | ۳۱۰  |
| ۲۸۵ | ۲۹۰                                | ۲۹۰  | ۳۱۱ | ۲۹۰   | ۳۱۱  |
| ۲۸۶ | ۲۹۱                                | ۲۹۱  | ۳۱۲ | ۲۹۱   | ۳۱۲  |
| ۲۸۷ | ۲۹۲                                | ۲۹۲  | ۳۱۳ | ۲۹۲   | ۳۱۳  |
| ۲۸۸ | ۲۹۳                                | ۲۹۳  | ۳۱۴ | ۲۹۳   | ۳۱۴  |
| ۲۸۹ | ۲۹۴                                | ۲۹۴  | ۳۱۵ | ۲۹۴   | ۳۱۵  |
| ۲۹۰ | ۲۹۵                                | ۲۹۵  | ۳۱۶ | ۲۹۵   | ۳۱۶  |
| ۲۹۱ | ۲۹۶                                | ۲۹۶  | ۳۱۷ | ۲۹۶   | ۳۱۷  |
| ۲۹۲ | ۲۹۷                                | ۲۹۷  | ۳۱۸ | ۲۹۷   | ۳۱۸  |
| ۲۹۳ | ۲۹۸                                | ۲۹۸  | ۳۱۹ | ۲۹۸   | ۳۱۹  |
| ۲۹۴ | ۲۹۹                                | ۲۹۹  | ۳۲۰ | ۲۹۹   | ۳۲۰  |
| ۲۹۵ | ۳۰۰                                | ۳۰۰  | ۳۲۱ | ۳۰۰   | ۳۲۱  |
| ۲۹۶ | ۳۰۱                                | ۳۰۱  | ۳۲۲ | ۳۰۱   | ۳۲۲  |
| ۲۹۷ | ۳۰۲                                | ۳۰۲  | ۳۲۳ | ۳۰۲   | ۳۲۳  |
| ۲۹۸ | ۳۰۳                                | ۳۰۳  | ۳۲۴ | ۳۰۳   | ۳۲۴  |
| ۲۹۹ | ۳۰۴                                | ۳۰۴  | ۳۲۵ | ۳۰۴   | ۳۲۵  |
| ۳۰۰ | ۳۰۵                                | ۳۰۵  | ۳۲۶ | ۳۰۵   | ۳۲۶  |
| ۳۰۱ | ۳۰۶                                | ۳۰۶  | ۳۲۷ | ۳۰۶   | ۳۲۷  |
| ۳۰۲ | ۳۰۷                                | ۳۰۷  | ۳۲۸ | ۳۰۷   | ۳۲۸  |
| ۳۰۳ | ۳۰۸                                | ۳۰۸  | ۳۲۹ | ۳۰۸   | ۳۲۹  |
| ۳۰۴ | ۳۰۹                                | ۳۰۹  | ۳۳۰ | ۳۰۹   | ۳۳۰  |
| ۳۰۵ | ۳۱۰                                | ۳۱۰  | ۳۳۱ | ۳۱۰   | ۳۳۱  |
| ۳۰۶ | ۳۱۱                                | ۳۱۱  | ۳۳۲ | ۳۱۱   | ۳۳۲  |
| ۳۰۷ | ۳۱۲                                | ۳۱۲  | ۳۳۳ | ۳۱۲   | ۳۳۳  |
| ۳۰۸ | ۳۱۳                                | ۳۱۳  | ۳۳۴ | ۳۱۳   | ۳۳   |

| نفرہ | مضمون                              | صفحہ | نفرہ | مضمون                                 | صفحہ |
|------|------------------------------------|------|------|---------------------------------------|------|
|      | کاسر دار ہونا اور یمن پر قبضہ کرنا |      |      | کا اومنین برباد کرنا اور آذربائیجان   |      |
|      | آدرہ پر نجاشی کو بھی راضی رکھنا -  | ۱۸۷  |      | مین اومنین بسانا - - -                | ۱۹۳  |
| ۱۵۰  | معدی کرب ابن ذی یزن اور سرق        | ۱۵۶  |      | نوشیروان کے بیٹے نوشزاد               |      |
|      | ابن ابرہہ اور ذی یزن کا کسریٰ      |      |      | کی بغاوت اور اس کا فرو ہونا -         | "    |
|      | کے پاس جانا - - -                  | ۱۸۸  |      | خاقان سیچور کا حملہ کسریٰ پر          | ۱۵۷  |
|      | کسریٰ نوشیروان بن قبا              |      |      | اور نا کام لڑنا - - -                 | ۱۹۴  |
|      | بن فیروز                           |      |      | کسریٰ کے فتوحات                       |      |
| ۱۵۱  | نوشیروان کی پادشاہی اور قباد       |      |      | رومیوں پر                             |      |
|      | کا مندر کو نکال کر حارث کو حیرہ    | ۱۵۸  |      | منذر اور خالد کا جھگڑا اور کسریٰ      |      |
|      | کا عامل کرنا - - -                 | ۱۸۹  |      | کے فتوحات ملک شام میں اور             |      |
| ۱۵۲  | نوشیروان کا مزدک اور مزدکیوں       |      |      | شہر رومیہ کی آبادی - - -              | ۱۹۵  |
|      | کو قتل کرنا - - -                  | ۱۹۰  |      | نوشیروان کے فتوحات خزر میں            | ۱۵۹  |
| ۱۵۳  | حارث بن عمرو کا بھاگ کر بچنا       |      |      | اور سیاطلہ اور ماوراء النہر بلخ وغیرہ |      |
|      | اور منذر کا بنی اکل المرار کے آدین |      |      | تک اور رسول اللہ کی ولادت             |      |
|      | کو مردانا - - -                    | ۱۹۱  |      | ادس کے عہد میں - - -                  | ۱۹۶  |
| ۱۵۴  | نوشیروان کا قباد کے وقت کی         |      |      | منذر اور نعمان اور ابوالعقر اور منذر  | ۱۹۰  |
|      | خزائیوں کی اصلاح کرنا - -          | ۱۹۲  |      | اور عمرو کی پادشاہی اور رسول اللہ     |      |
| ۱۵۵  | شمالی قوموں کی تاخت اور نوشیروان   |      |      | کی ولادت ادس کے عہد میں - -           | ۱۹۷  |





| صفحہ | مضمون                                   | صفحہ | مضمون                                     | فقہ |
|------|-----------------------------------------|------|-------------------------------------------|-----|
|      | کے لیے بنی عبد مناف کا ارادہ            | ۲۱۲  | کے ساتھ دہر ز کو ہیمنہ                    |     |
| ۲۲۰  | کرنا اور طیبین اور احلاف                |      | دہر ز کا مین مین انکر جہاز اور سد         | ۱۷۴ |
|      | بنی عبد مناف اور بنی عبد الدار کی       | ۱۸۲  | جلا دینا اور مرنے یا فتح کرنے پر چم جانا  |     |
| ۲۲۱  | صلح اور تقایت اور فادات ہاشم کو ملنا    |      | دہر ز کا مسروق کو مار ڈالنا اور اہل ناک   | ۱۷۵ |
|      | کسری کا خراج اور شکر                    | ۲۱۳  | کی حبشیوں پر فتح                          |     |
|      | نوشیروان کا خراج اور حضرت عمر کی        | ۱۸۳  | حبشیوں کی مین بر حکومت کی مدت             | ۱۷۶ |
| ۲۲۲  | ترمیم اوس مین                           |      | سیف ابن ذی یزن کی حکومت اور               | ۱۷۷ |
|      | بخشی فوج کے حکم سے نوشیروان کا          | ۱۸۴  | حبشیوں کا اوس سے قتل کرنا                 |     |
| ۲۲۳  | فوج مین اگر حاضر می دینا                |      | دہر ز کا کر مین مین آنا اور وہان کو لانا  | ۱۷۸ |
|      | نوشیروان کے اچھے اچھے قول اور           | ۱۸۵  | واقعہ فیل کے بعد قریش                     |     |
| ۲۲۴  | اوس کا عدل                              |      | کے حالات                                  |     |
|      | ولادت رسول اللہ صلیم                    |      | قریش کی عظمت اور حرام اور حج کے           | ۱۷۹ |
|      | محمد رسول اللہ صلیم کی ولادت کی         | ۱۸۶  | قواعد اپنی عظمت کو اظہار کیلئے ایجاد کرنا | ۲۱۷ |
| ۲۲۵  | تاریخ اور مسکن                          |      | قریش کے ہیودہ دستور و نکاح منسوخ          | ۱۸۰ |
|      | وقت ولادت اور ایام حمل کو عجائبات       | ۱۸۷  | کیا جانا اور غمازون مین اچھے اچھے         |     |
| ۲۲۸  | رسول اللہ صلیم کی سہی والی بی بی ثویبہ  | ۱۸۸  | کپڑے پہننے کا حکم                         | ۲۱۹ |
|      | رسول اللہ صلیم کی دوسری والی بی بی طلحہ | ۱۸۹  | طیبین اور احلاف کا حلف                    |     |
|      | بی بی حلیمہ کا مکہ آنا اور رسول اللہ کو | ۱۹۰  | بنی عبد الدار سے امارت کے کام لینے        | ۱۸۱ |

| صفحہ | مضمون                                      | صفحہ | مضمون                                     | تقرہ |
|------|--------------------------------------------|------|-------------------------------------------|------|
| ۲۲۹  | ہرز کی پادشاہی اور اسکا عدل اور            | ۱۹۹  | دودھ پلانے کے لیے لے لینا -               |      |
| ۲۳۲  | عطا سے سلطنت کو قتل کرنا -                 | ۲۳۰  | ۱۹۱ رسول اسکی وجہ سے بی بی حلیمہ کی       |      |
| ۲۳۳  | ہرز پر پادشاہ خزر اور پادشاہ روم اور       | ۲۳۱  | ۱۹۲ سب چیزوں میں خیر و برکت -             |      |
| ۲۳۴  | پادشاہ ترک کی جڑ ہائی اور ہر ام کا         | ۲۳۱  | ۱۹۳ حضرت کاشق صدر اور بی بی حلیمہ کا      |      |
| ۲۳۵  | شاہ اور ہر مودہ کو شکست دینا -             | ۲۳۲  | ۱۹۴ اودنمین اگر اودن کی مان کو دے جانا    |      |
| ۲۳۶  | ہر ام کی بغاوت اور پرویز کے ماموں          | ۲۳۳  | ۱۹۵ شق صدر کی دوسری روایت -               |      |
| ۲۳۷  | بندویہ اور بسلام کا ہر مرد کو اندھا کرنا - | ۲۳۸  | ۱۹۶ عامری کے سوالوں کے جواب -             |      |
| ۲۳۸  | ہرز کی عمارت میں ایک شخص کا دشمنی          | ۲۳۹  | ۱۹۷ حضرت کس امر کی ہدایت کرتے تھے         |      |
| ۲۳۹  | سے عیب نکالنا اور اسکا قتل سے              | ۲۴۰  | ۱۹۸ اور اس کے عوض میں کیا ملے گا -        |      |
| ۲۴۰  | اوس شخص کا انصاف کرنا -                    | ۲۴۱  | ۱۹۹ حضرت کے والدین کا اور حضرت کو دارا    |      |
| ۲۴۱  | ہرز کا فریاد یوں کیلئے صندوق بنوانا        | ۲۴۲  | ۲۰۰ کا انتقال اور الو طالب کے پاس ہر دشمن |      |
| ۲۴۲  | اور ہر بخیر اپنے دربار سے باہر تک نکلنا    | ۲۴۳  | ۲۰۱ نبی تمیم کا قتل مشہق ترین             |      |
| ۲۴۳  | کسریٰ پرویز بن ہرز کی پادشاہی              | ۲۴۴  | ۲۰۲ دہرز کے تحائف کو نبی تمیم کا لوٹ لینا |      |
| ۲۴۴  | پرویز کا ہر ام سے شکست کھانا اور ہرز       | ۲۴۵  | ۲۰۳ ہرزہ کی مدد سے آزاد فیروز کا ہر کو    |      |
| ۲۴۵  | کا اوسے موریت کے پاس جانے کا شروع ہونا     | ۲۴۶  | ۲۰۴ سے نبی تمیم کو مشق پینے تل کرنا -     |      |
| ۲۴۶  | پرویز کا ہانگنا اور ہرز کا قتل اور ہر ام   | ۲۴۷  | ۲۰۵ نوشیروان کے بیٹے ہرز کی               |      |
| ۲۴۷  | چوبیس کا پادشاہ ہونا -                     | ۲۴۸  | ۲۰۶ پادشاہی                               |      |
| ۲۴۸  | پرویز کا موریت کی مدد سے اگر پادشاہ        |      |                                           |      |

| فقہ | مضمون                                    | صفحہ | فقہ | مضمون                                            | صفحہ |
|-----|------------------------------------------|------|-----|--------------------------------------------------|------|
|     | ہونا اور ہرام چوبین کا قتل ..            | ۲۵۱  |     | دجلہ العورا کا ٹوٹنا محمد صلعم کی بعثت           |      |
| ۲۰۷ | پرویز کا مورق کے بیٹے کی مدد کیلئے       |      | ۲۵۹ | کی وجہ سے .. ..                                  |      |
|     | فرخان اور شہریراز کو فوج دیکر دوم پھینکا | ۲۱۲  | ۲۶۱ | کاہنوں کا کسریٰ کو محمد صلعم کی بعثت کی خبر دینا |      |
|     | اور ہرقل کی بادشاہی ..                   | ۲۵۲  | ۲۱۵ | دجلہ العورا کے ٹوٹ جانے اور بے                   |      |
| ۲۰۸ | ہرقل کا خواب اور اوس کا کسریٰ پر چڑھنا   |      | ۲۶۲ | مرست رہنے کی وجہ ..                              |      |
|     | کر کے نصیب تک چلا آنا ..                 | ۲۵۳  | ۲۱۶ | کسریٰ پر فرشتہ کا ہدایت کے لیے                   |      |
| ۲۰۹ | شہریراز اور فرخان کی بغاوت کسریٰ سے      | ۲۵۴  | ۲۶۳ | جانا اور کسریٰ پر کچھ اثر نہ ہونا ..             |      |
| ۲۱۰ | شہریراز اور ہرقل کا پرویز کے برخلاف      |      |     | واقعہ ذی قار اور اوس کا سبب                      |      |
|     | اتفاق اور ہرقل کا بارہنرا کو قتل کرنا    | ۲۵۵  | ۲۱۷ | منذر کے بعد کسریٰ کا عدی کی معرفت منذر           |      |
| ۲۱۱ | پرویز کا دھوکہ سے ہرقل کے پاس            |      | ۲۶۴ | کے بیٹوں کو انتخاب کے لیے بلانا ..               |      |
|     | سازشی خطا پہنچانا اور اوس کی دلچسپی      |      | ۲۱۸ | کسریٰ کا عدی کی تدبیر و لغمان کو بادشاہ          |      |
|     | عراق سے اور شہریراز کا اوس پر حملہ ..    | ۲۵۷  | ۲۶۵ | کرنا اور عدی بن مرثا کا بنج عدی بن زید سے        |      |
| ۲۱۲ | نبی صلعم کی پیشین گوئی روہی کی فتح کی    |      | ۲۱۹ | ابن مرثا کی تدبیر سے لغمان کا عدی بن             |      |
|     | نسبت اور اوس کا سیج ہونا ..              | ۲۵۹  | ۲۶۶ | زید کو بلا کر قید کرنا .. ..                     |      |
|     | اون نشانیموں کا بیان جو کسریٰ            |      | ۲۲۰ | ابنی سگی سفارش سے کسریٰ کا عدی کو چھوڑنے         |      |
|     | نے رسول اللہ صلعم کے                     |      | ۲۶۷ | کے لئے لکنا اور لغمان کا عدی کو قتل کرنا         |      |
|     | سبب سے پچھتی تھیں                        |      | ۲۲۱ | لغمان کی سفارش سے زید بن عدی کا کسریٰ            |      |
| ۲۱۳ | کسریٰ کے حمل کا شکست ہونا اور            |      |     | کے پاس نوکر ہونا اور زید کا کسریٰ کیلئے          |      |

| صفحہ | مضمون                                               | فقہہ | صفحہ | مضمون                                              | فقہہ |
|------|-----------------------------------------------------|------|------|----------------------------------------------------|------|
|      | نوشیروان کی پادشاہی                                 |      | ۲۶۸  | نعمان کی بیٹی لینے کو جانا ..                      |      |
|      | شیردین کا پرویز کو قید کرنا اور اس سے               | ۲۳۱  |      | زید کا نعمان کے جواب کا ترجمہ غلط کر کے            | ۲۲۲  |
| ۲۸۰  | چند باتوں کے جواب طلب کرنا ..                       |      | ۲۶۹  | کسریٰ کو نعمان کا دشمن بنانا ..                    |      |
| ۲۸۲  | پرویز کا شیردین کو جوابات دینا اور اس کو نصیحت کرنا | ۲۳۲  |      | کسریٰ کو خوف سے نعمان کا بھاگنا اور اپنے           | ۲۲۳  |
| ۲۸۳  | شیردین کا مجبور اپنے باپ کو قتل کرنا ..             | ۲۳۳  |      | اہل و عیال ہانی کو سپرد کر کے کسریٰ کے             |      |
| ۲۸۵  | شیردین کا ہمایون کو قتل کرنا اور خود ہی مرنا        | ۲۳۴  | ۲۶۱  | پاس جا کر قید میں مرنا ..                          |      |
|      | اردو شیر کی پادشاہی                                 |      |      | کسریٰ کا عجب پر ایاس کو عامل کرنا اور ایاس کا      | ۲۲۴  |
|      | اردو شیر کی پادشاہی اور شہریرا کا طیفون             | ۲۳۵  | ۲۶۲  | ہانی سے نعمان کی مٹرو کہ کو مانگنا اور نکال دینا   |      |
| ۲۸۶  | پرمحاصرہ کر کے اردو شیر کو قتل کر ڈالنا             |      |      | اہل ناس کی جڑ ہانی نبی پر اردو شیر مانیوں          | ۲۲۵  |
|      | شہریرا کی پادشاہی                                   |      | ۲۶۳  | کی فتح ذی قارین ..                                 |      |
|      | شہریرا کی پادشاہی اور پھرہ والوں                    | ۲۳۶  |      | عروبن مندر کے بعد حیرہ کی پادشاہی                  |      |
| ۲۸۷  | کے ہاتھ سے اس کا مارا جانا ..                       |      | ۲۶۵  | آلی نگر کو قید پادشاہ اور حیرہ کی پادشاہی کا خاتمہ | ۲۲۶  |
|      | پوران دختر پرویز بن ہرمز                            |      |      | مروزان اور ہرمز کی طرف سے                          |      |
|      | بن نوشیروان                                         |      |      | اوس کی زمین پر حکومت                               |      |
| ۲۸۸  | پوران اور شہنشاہ کی پادشاہی                         | ۲۳۷  | ۲۶۷  | مروزان اور خزندہ اور باذان میں کے دہلی             | ۲۲۷  |
|      | آزرمی دخت دختر پرویز کی پادشاہی                     |      |      | کسریٰ پر پرویز کا قتل ..                           |      |
|      | آزرمی دخت کی پادشاہی اور پرویز کا قتل کرنا          | ۲۳۸  |      | پرویز کا غور اور مخلوق کی اوس سے ناراضی            | ۲۲۸  |
| ۲۸۹  | کسریٰ ابن ہرمز اور پرویز کی پادشاہی                 | ۲۳۹  | ۲۶۸  | پرویز کا قتل اور شیردین کا پادشاہ ہونا ..          | ۲۲۹  |
|      | یزدگرد ابن شیردار ابن پرویز کی پادشاہی              |      |      | پرویز کا اپنے بیٹوں کو غارت کو پاس بجانا           | ۲۳۰  |
|      | یزدگرد ساسانیوں کا آخری پادشاہ اور سلطنت خراب       | ۲۴۰  | ۲۶۹  | سے منع کرنا اور یزدگرد کی پیدائش ..                |      |
| ۲۹۰  | کا ضعف ..                                           |      |      | شیردین ابن پرویز ابن ہرمز ابن                      |      |



## حضرت مسیح کے ارتقاء سے ہمارے نبی محمد صلیعہ تک روم کے پادشاہ

۱۔ روم کے پادشاہوں کے نام اور مدت حکومت ہمارے نبی محمد صلیعہ کے زمانہ تک۔  
 اوس کے بیٹے جازیر یوس کے قبضہ میں آگیا اور اوس نے چالیس برس پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد طیبہ یوس کا دوسرا بیٹا قلو دیوس چودہ برس پادشاہ رہا۔ پھر اوس کے بعد تیردن پادشاہ ہوا۔ جس نے پطرس اور پو یوس حواریوں کو قتل کیا۔ اور انہیں اوندہ صلیب پر چڑھا دیا۔ اس نے بھی چودہ برس پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد بوطلاہیں چار مہینے پادشاہ رہا۔ پھر اسکے بعد اسفیا یوس پادشاہ ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف بھیجا۔ اور اوس نے آکر بیت المقدس کو مسمار کر دیا۔ اور حضرت مسیح کی وجہ سے بنی اسرائیل کو خوب قتل کیا۔ پھر اوس کے بعد اوسکا

بیٹا طیطوس بادشاہ ہوا پہر اور کاہنائی دو مٹیا نوس سو لہ برس بادشاہ رہا۔ پہر اسکے بعد تاروس  
 نے چھ سال بادشاہی کی۔ پہر اسکے بعد طرایا نوس نوسال حکومت کرتا رہا پہر اس کے  
 بعد ہریا نوس گیارہ برس حاکم رہا۔ پہر ولفونینوس ابن بطیا نوس نے بائیس برس بادشاہی کی  
 پہر قوس اور اس کی اولاد اونیس برس بادشاہ رہی۔ پہر قومودوس تیرہ برس پہر قطنیاوس  
 چھ مہینے بادشاہ رہی۔ باقی بادشاہوں کے نام اور مدت حکومت حسب ذیل ہے

|    |                        |        |    |                             |         |     |
|----|------------------------|--------|----|-----------------------------|---------|-----|
| ۱۶ | سیواروس                | ۱۴ سال | ۳۰ | طیطوس                       | ۶       | ۵۶  |
| ۱۷ | انطینا نوس             | ۷      | ۳۱ | فولور فوس                   | ۲۵      | دن  |
| ۱۸ | مرقیا نوس              | ۶      | ۳۲ | فروپوس                      | ۶       | سال |
| ۱۹ | انطینا نوس             | ۴      | ۳۳ | وٹلپیا نوس                  | ۶       | "   |
| ۲۰ | سندروس                 | ۱۳     | ۳۴ | مجیمیا نوس                  | ۲۰      | "   |
| ۲۱ | کیمیا نوس              | ۳      | ۳۵ | قطنین                       | ۳۰      | "   |
| ۲۲ | گورڈیا نوس             | ۶      | ۳۶ | یلیا نوس                    | ۲       | "   |
| ۲۳ | فیلپوس                 | ۷      | ۳۷ | یویا نوس                    | ایک سال | "   |
| ۲۴ | داتیوس                 | ۶      | ۳۸ | وانطیا نوس و غریا نوس       | ۱۰      | "   |
| ۲۵ | تابوس                  | ۶      | ۳۹ | خرطیا نوس و وانطیا نوس صغیر | ایک     | "   |
| ۲۶ | والبرسیا نوس و قالیدیس | ۱۵     | ۴۰ | تیداسیس اکبر                | ۷       | "   |
| ۲۷ | قلودیس                 | پہ سال | ۴۱ | ارقیا دوس دامور فوس         | ایک     | "   |
| ۲۸ | قریطا لیوس             | دو سال | ۴۲ | تیدلیس اصغر و انطیا نوس     | ۱۶      | "   |
| ۲۹ | اورلیا نوس             | ۵ سال  | ۴۳ | مرقیا نوس                   | ۷       | "   |

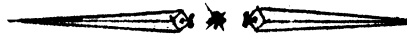
|    |                      |        |    |                                           |              |
|----|----------------------|--------|----|-------------------------------------------|--------------|
| ۲۴ | لاوت - - -           | ۱۰ سال | ۲۹ | یوٹیس - - -                               | ۱۲ سال       |
| ۲۵ | زانون - - -          | ۸ "    | ۵۰ | طیباریوکس - - -                           | ۶ "          |
| ۲۶ | انطاکس - - -         | ۱۴ "   | ۵۱ | مریقش و تاداکیس - - -                     | ۲۰ "         |
| ۲۷ | یوٹینانوس - - -      | ۹ "    | ۵۲ | نوتا (یہ بادشاہ قتل کروا گیا تھا)         | ۷ سال چھ ماہ |
| ۲۸ | یوٹینانوس بزرگ - - - | ۲۰ "   | ۵۳ | ہرقل (نبی صلعم فراسی بادشاہ کو زندہ کرنا) | ۳ سال        |

۳۔ بیت المقدس کی آبادی سے اور سکندر کی عرض اوس وقت ہے کہ محبت نصر کی خرابی کے بعد

حکومت سے ہجرت تک کے زمانہ کی مدت بیت المقدس آباد ہوا دن کی اسے کے بموجب

ہجرت تک ایک ہزار اور کئی سال ہوتے ہیں۔ اور سکندر کی حکومت سے ہجرت تک نو سو بیس سال سے کچھ اوپر ہوتے ہیں۔ اس میں سے سکندر کے غلبہ سے حضرت عیسیٰ کی ولادت تک تین سو تین برس۔ اور اودن کی ولادت سے اودن کے ارتقاء تک تیس سال۔ اور ارتقاء سے ہجرت تک پانچ سو پچاسی برس کئی مہینے سمجھا جاتے ہیں۔

یہ جو اوپر ہم نے بادشاہوں کے نام بیان کئے ہیں۔ یہ ابو جعفر کے بیان کے بموجب ہیں اور اوس نے اودن کے زمانہ کے واقعات مطلق تحریر نہیں کیے ہیں۔ البتہ اور مورخین نے کچھ کچھ حالات بھی اودن کے قلمبند کئے ہیں اور ایک دوسرے نے اودن میں اپنے بیانات میں مخالفت بھی بہت کی ہے اور بہت باتیں ایک دوسرے کے موافق بھی ہیں۔ مگر اودن کے بادشاہوں کے ناموں میں فرق ہے۔ ہم بھی مختصر طور پر اودن کا حال لکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔



# پادشاہان روم کے تین طبقے

طبقہ اولی روم کے صائبی پادشاہ

۴۴۔ رولس اور شہر رومیہ کا آباد کرنا اور رمانوس

غالیوس اور یولیوس اور قیصر غطس کی سلطنت

صوفیہ کی اولاد میں تھے۔ اور اسد ریکی دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ صوفیہ کا ہی نام ہے  
اصفر بن نضر بن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم۔ یہ لوگ اوس دقت تک کہ یونانیوں پر غالب  
نہیں ہوئے تھے۔ رومیہ (شہر روم) میں رہتے تھے۔ اور نصرانی مذہب قبول کرنے  
سے پیشتر ان کا مذہب صائبی تھا۔ اور صائبیوں کے دستور کے موافق ان کے  
بت تھے۔ جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔

اون میں سے جو رومیوں میں سب سے اول پادشاہ ہوا۔ اوس کا نام غالیوس تھا۔ اوس  
نے اٹھارہ برس حکومت کی تھی۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ اوس سے پہلے رولس  
اور رمانوس دو پادشاہ ہوئے تھے۔ انہیں ہی نے رومیہ شہر بسایا تھا۔ اور اوس کی  
نام سے اوس کا نام رومیہ ہوا ہے۔ اور رومی اسی شہر کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں  
لیکن غالیوس کو جو اول تاریخ میں بیان کیا کرتے ہیں یہ فقط اوس کی شہرت کے سبب  
سے ہے۔

اس کے بعد یولیوس چار برس اور چار مہینے پادشاہ رہا۔ پھر غطس پادشاہ ہوا۔ یہی شخص  
سے اول قیصر کے لقب سے ملقب ہوا ہے۔ قیصر اوس بچے کو کہتے ہیں جو اپنی  
مان کا بیٹ چیر کر نکالا جائے۔ اس کی مان مرگئی تھی۔ اور یہ اس کے شکم میں تھا اس لیے



اوس کے ہیٹ کو چیر کر اسے نکالا تھا۔ پہری لفظ ارون کے تمام بادشاہوں کا لقب ہو گیا  
 اغطس نے چہین برس اور کئی مہینے بادشاہی کی۔ اکثر مؤرخین روم کی تاریخ اسی بادشاہ  
 کے نام سے شروع کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی شخص ہے جو رومیہ سے باہر نکلا۔ اور شنگی  
 اور تری مین اسی نے لشکر روانہ کئے۔ اور یونانیوں پر چڑھائی کی۔ اور ارون کے ملک کو  
 لے لیا۔ اور کلیو پاترہ کو یونانیوں کے آخری بادشاہ تھے قتل کر دیا۔ اور سکندریہ پر  
 قبضہ کر لیا۔ اور وہاں جو چیزیں تھیں وہ سب رومیہ کو لے گیا۔ اور شام کا بھی مالک ہو گیا  
 پر یونانیوں کی سلطنت جاتی رہی۔ اور وہ رومیوں میں داخل ہو گئے۔ اس نے بیت المقدس  
 پر ہیردوس ابن انطیقوس کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا تھا۔ اغطس کی حکومت کے  
 بیالیس سال میں حضرت مسیح کی ولادت ہوئی ہے۔ اور اسی بادشاہ نے قیصریہ  
 بسایا ہے۔

۴۔ طبریہ کی آبادی اور اصطفیوس اور یعقوب  
 حواریوں کا قتل اور شمعون کے وعظ سے روم کی  
 ملک کا نصرانی ہونا اور صلیب کی لکڑی۔  
 پہراوس کے بعد طیبایوس ۲۳ برس تک بادشاہ  
 رہا۔ اسی نے شہر طبریہ بسایا ہے۔ اور اوس کے نام  
 سے اوس کا نام طبریہ ہوا ہے اور عربوں نے

اوسے معرب کر لیا ہے (یہ شہر علاقہ ارون کا صدر مقام ہے) اور اسی بادشاہ کے زمانہ  
 میں حضرت مسیح آسمان پر گئے ہیں۔ ارون کے آسمان پر جانے سے تین سال بعد تک  
 اس کی حکومت رہی۔ پہراوس کے بعد ادس کا بیٹا غایوس بادشاہ ہوا۔ اور چار سال  
 حکومت کرتا رہا۔ اسی نے اصطفیوس کو مارا ہے۔ جو نصاریٰ کے نزدیک شماسہ کا  
 رئیس تھا۔ اور یعقوب کو بھی قتل کیا ہے جو یوحنا ابن زبیدی کا بھائی تھا یہ دونوں شخص حضرت  
 مسیح کے حواری تھے۔ سوائے ان کے اس بادشاہ نے اور بھی بہت نصرانیوں کو

قتل کیا تھا۔ یہی سب سے پہلا بت پرست پادشاہ ہے۔ جس نے نصرانیوں کو قتل کیا ہو۔  
 اس کے بعد قلو دیوس ابن طیباریوس پادشاہ ہوا۔ اور چودہ برس سلطنت کی۔ اسی کے  
 زمانہ حکومت میں شمعون الصفا قید ہوا اور پھر قید سے چھوٹ کر انطاکیہ کو گیا۔ اور نصرانی مذہب  
 کی وہاں منادی کی۔ پھر رومیہ کو گیا۔ وہاں بھی منادی کی۔ اور وہاں کے پادشاہ کی بی بی  
 نے اس کا اتباع کیا۔ اور بیت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو نکالا۔ جس پر نصاری  
 کے زعم میں حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے۔ اور جواہر تک یہودیوں کے پاس تھی اس  
 ملکہ نے اوسے اون سے لے لیا۔ اور نصاری کو دیدیا۔ یہ انطاکیہ بلا دعوا صم کا  
 دارالسلطنت ہے اور نجوبی آب دہوا اور کثرت نوا کہ میں مشہور ہے۔ اور ایک پہاڑ کے  
 دامن میں نصف دائرہ کی صورت میں واقع ہے اوس کی تفصیل ٹبری عظیم الشان نبی ہوئی  
 ہے جس کا دور بارہ میل کا ہے۔ اور اوس کے اندر پانچ پہاڑ ہیں حلب کے انطاکیہ تک  
 ایک شب دروز کی مسافت ہے اور سمندر یہاں سے کوئی دو فرسخ ہے اس کا بندر گاہ  
 قریہ سویدیہ میں ہے۔ نصاری اس کو مذیتہ اللہ کہتے ہیں۔ کیونکہ نصرانی مذہب کی اشاعت  
 کا اصلی مرکز یہی ہے اس شہر میں ایک کف دست ہے جسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ  
 بن زکریا علیہ السلام کا ہے

۵۔ بطرس پطرس حواریوں اور یعقوب اسقف اول کا پہلا اوس کے بعد یرون نے تیرہ برس تین مہینے  
 قتل اور ساریون حکیم اور اسبانیوس کا یہود نصاری حکومت کی۔ اس نے اپنی حکومت کے اخیر  
 زمانہ میں بطرس اور پطرس حواریوں کو شہر رومیہ  
 کو قتل کرنا۔

میں قتل کیا۔ اور اونہیں اونہا صلیب پر چڑھایا۔ اور اسی کے زمانہ میں یہودیوں نے  
 یعقوب ابن یوسف کو جو پہلا اسقف تھا بیت المقدس میں پکڑا اور قتل کر دیا۔ اور صلیب

کی لکڑی کو چھین کر دفن کر دیا۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں مارینوس حکیم تھا جس نے کتاب جغرافیہ میں زمین کا نقشہ بنایا تھا۔

پہراؤس کے بعد غلیاس نے سات مہینے حکومت کی۔ پہراؤٹون تین مہینے حاکم رہا۔ پہراؤس کے بعد بریطالیس گیارہ مہینے سلطنت کرتا رہا۔

پہراؤس کے بعد اسباسیانوس ہوا۔ جس نے سات برس سات مہینے بادشاہی کی۔ اسی کے زمانہ میں بہت المقدس کے لوگ قیصر کے برخلاف اُٹھے۔ اور قیصر نے انہیں محصور کیا۔ اور شہر کو اودن سے چھین لیا۔ اور یہود و نصاریٰ دونوں کو خوب قتل کیا اسی کے زمانہ میں اسرائیلیوں کو بہت تکلیف اور اذیت پہنچی۔

۴۔ مرقون مجوسی اور قونیہ فرقہ اور یوحنا حواری پہراؤس باسیانوس کا بیٹا طیطوس بادشاہ ہوا

اور دو برس تین مہینے بادشاہی کی۔ اس کے زمانہ میں مرقیون (مجوسی) نے دواصل کے قول کا اظہار کیا۔ وہ دواصل خیر و شر (یا نور و ظلمت) ہیں۔ اور پہراؤس ایک تیسری اصل (معدل جامع) ان میں اور بڑایا۔ اوسے شخص کے نام سے مرقونیہ فرقہ منسوب کیا جاتا ہے یہ حیران کار ہنر والا تھا۔ (یہ حیران ایک شہر کا نام ہے۔ جسے بعض تو کہتے ہیں کہ دیار بکر میں ہے اور بعض کہتے ہیں دیار ربیعہ میں ہے اور بعض نے دیار مصر میں ہی بتایا ہے مگر ابن اثیر کا قول ہے کہ وہ جزیرہ ابن عمر میں ہے) پہراؤس بادشاہ کے بعد دوسطیا نش ابن اسباسیانوس نے بندہ برس دس مہینے حکومت کی۔ اس نے اپنی حکومت کے نوین سال میں یوحنا حواری کا تب انجیل کو سمندر کے ایک جزیرہ میں نکال دیا اور پہراؤس کو بلایا تھا۔ پہرہراؤس ایک برس پانچ مہینے رہا۔

پہراؤس نے اونیس سال حکومت کی۔ اس کی حکومت کے چھٹے سال میں

یوحنا کا تب انجیل شہر افسوس میں مر گیا۔

۷۔ بیت المقدس کی آخری خرابی اور زہرہ کی پیکل پہرا کے بعد ایلیا اندریانوس نے تیس سال پادشاہی کی۔ اور یہود و نصاریٰ کے بہت آدمی اور ساقیدس فیلسوف۔

قتل کیے۔ انہوں نے اوس کے برخلاف سرکشی کی تھی۔ اسی وقت اوس نے بیت المقدس کو بھی اُجڑا۔ اور خراب کیا۔ یہ اوس شہر کی آخری خرابی ہے۔ اس کے بعد پہرا اوسے کسی نے خراب نہیں کیا پہرا اسی پادشاہ نے اوسے اپنی حکومت کے آٹھویں سال میں پہرا آباد کیا۔ اور اوس کا نام ایلیا رکھا۔ اس سے پہلے اوسے اور شلم کہا کرتے تھے اور آباد کرتے وقت اس پادشاہ نے اوسمیں کچھ رومی اور یونانی بھی بسائے۔ اور زہرہ ستارہ کی اوسمیں ایک عظیم الشان پیکل بنائی۔ یہ بہت بڑی عمارت تھی۔ اوسمیں سے اوپر کا کچھ حصہ گر گیا ہے۔ اور آج تک یعنی سنہ ۱۹۰۰ تک باقی ہے۔ میں نے اوسے خود دیکھا ہے۔ یہ بڑی مضبوط اور محکم عمارت ہے۔ لوگ اوسے داؤد سے منسوب کرتے ہیں۔ جو میری سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ مکان تو اودن سے ایک زمانہ دراز کے بعد بنایا گیا ہے لوگوں نے مجھ سے بیت المقدس میں بیان کیا تھا۔ کہ حضرت داؤد نے اسے بنایا ہے اور وہاں عبادت کے واسطے جایا کرتے تھے اسی پادشاہ کے زمانہ میں ساقیدس فیلسوف بھی تھا۔ جس کا لقب صامت (یعنی خاموش) تھا۔

۸۔ بطلمیوس کا زمانہ اور ابن دیناں قسائل پہرا اوس کے بعد الطینس میوس پادشاہ ہوا۔ اور بالائنیں اور جالینوس اور نصرانی مذہب کی اشاعت تھا۔ جو کتاب محطی اور جعفر افیہ وغیرہ کا مصنف ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ قلوڈی پادشاہ کی نس سے ہے۔ اسی لیے اوسے قلوڈی بھی کہا کرتے ہیں یہ روم کا چٹا

بادشاہ تھا۔ اور اس امر کی دلیل۔ کہ یہ بطلیموس اس زمانہ میں تھا اور یونانیوں کے زمانہ میں نہ تھا یہ ہے کہ اوس نے اپنی کتاب مجسطی میں ذکر کیا ہے۔ کہ میں نے سکندریہ کے مقام پر مشہدہ بخت نصر میں آفتاب کا مشاہدہ کیا تھا اور بخت نصر کی حکومت سے دارا کے قتل تک ۲۲۹ برس ۳۱۶ دن گزرے تھے۔ اور دارا کے قتل سے کلیو پاترہ تک جو یونانیوں کے آخری بادشاہ تھے اور جسے اغسطس نے قتل کیا تھا ۲۸۶ برس ہو گئے تھے۔ اور اغسطس کے غلبہ سواطینیوس کی وقت تک ۱۶ برس ہو گئے تھے۔ اس واسطے بخت نصر کی حکومت سے اور یانوس تک تقریباً ۸۸۳ برس ہو گئے۔ یہ بقادوس کے موافق ہے جو اوس نے اپنی کتاب میں تحریر کی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ بعض لوگ اسے کلیو پاترہ آخر ملک ایونائٹین کا بیٹا ہی بتاتے ہیں۔ مگر بعض علمائے تاریخ نے اسے غلط بتایا ہے۔ اور ملک یونائٹین اور اودن کی مدت حکومت حسب مذکورہ بالا بیان کی ہے۔ اور ابو جعفر طبری نے تو اودن کی مدت حکومت دو سو ستائیس برس کی کی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

۱۹  
پھر اس بادشاہ کے بعد مرقس بادشاہ ہوا۔ جسے اورلیوس کہتے ہیں۔ اس نے اوٹیس کی حکومت کی۔ اسی زمانہ میں ابن دلیصان نے اپنے قول کا اظہار کیا۔ یہ ہاشمیرین (جو جزیرہ میں بتا ہے) اسقف تھا۔ اور قائلین بالاشنین میں سے تھا۔ اور رہا کے دروازہ پر جو دریا بہتا ہے اس کے نام سے دلیصان اس کا نام ہوا ہے۔ یہ اوس پر پڑا ہوا ملا تھا۔ اس نے اس دریا پر ایک کنسیہ ہی بنایا تھا۔

پھر قیودوس نے بارہ برس بادشاہی کی۔ اس کے زمانہ میں جالینوس ہوا ہے۔ اس حال میں کہ نے بطلیموس قلوودی کو دیکھا تھا۔ اور اس کے زمانہ میں نصرانی دین کی اشاعت ہو گئی تھی

فلاطون کی کتاب جوامع فی السیاستہ میں جالیریوس نے ان نصرا نیون کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ سیرس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا اور پھر بطریقش نے تین مہینے اور پولیانوس نے

فلیبس کا نصرا فی ہونا اور اصحاب کف کا زمانہ دو مہینے بادشاہی کی۔ پھر سیرس سترہ برس

بادشاہ رہا۔ اس نے یہود اور نصاریٰ کو اپنے زمانہ میں خوب قتل کیا۔ اور انہیں پرانگندہ

کر دیا۔ اور سکندریہ میں ایک عظیم الشان ہیکل بنائی اور اس کا نام ہیکل آتہ رکھا پھر

انطینوس نے چھ سال پھر مرقس نے ایک سال دو مہینے پھر انطینوس ثانی نے

چار سال بادشاہی کی پھر اگندروس نے جس کا لقب مامیاس تھا تیرہ برس اور قسطنطین

نے تین برس پھر قسطنطین نے تین مہینے پھر دیا نوس نے چھ سال بادشاہی کی۔

پھر فیلیوس چھ برس بادشاہ رہا۔ اس نے صابئی مذہب کو چھوڑ کر نصرا فی دین اختیار

کر لیا۔ اور اس کی سلطنت والون نے کثرت سے اوس کا اتباع کیا۔ پھر اون میں

اختلاف پڑا۔ چنانچہ ان مخالفین میں سے داقیوس نام ایک بطریق اٹھا۔ اور

اوس نے فیلیوس کو قتل کر دیا۔ اور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ پھر فیلبس کے بعد داقیوس

نے دو سال بادشاہی کی۔ اور نصاریٰ کے پیچھے پڑ گیا۔ اس سے اصحاب کف

(غاردائے) ایک غار میں ہباگ کر جا چسے۔ یہ غار شہر افسوس کے پاس جبل شرقی

میں تھا۔ اور شہر اجڑ گیا۔ اس غار میں یہ لوگ ڈیڑھ سو برس رہے۔ لیکن یہ قول باطل ہے

کیونکہ بیان سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے رفع سے اس وقت تک

کوئی دو سو پندرہ برس ہوئے ہوں۔ اور قرآن مجید کے بیان کی رو سے

معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کف وہاں تین سو نو برس رہے ہیں

جب ان کو جمع کرین تو پانچ سو چوبیس برس ہوتے ہیں اس سے چاہیے

کہ اون کا ظہور اسلام سے کوئی ساٹھ برس پہلے ہوا ہو۔ اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ اون کے ظہور سے ہجرت تک دو سو سال سے زیادہ گزر چکے تھے۔ اب اگر یہ مدت بھی اوس میں چڑی جائے تو یہ زمانہ حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان کے زمانہ سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس میں قرآن کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اگر قرآن شریف میں اسکا بیان نہ ہوتا تو جو وہ کساٹیک سمجھا جاتا۔ البتہ اس راوی کا یہ مطلب ہو۔ کہ اون کی غیبت طیارہ سو برس ہی تھی تو یہ ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ سلطنت روم کے حصہ اور قسطنطین کانفرانسیس پہر اوس کے بعد غلیوس نے دو سال پادشاہی ہو نا اور اوس کے پادشاہوں کی تاریخ میں اختلافات کی۔ اس کا شریک پولیانوس تھا۔ اوس نے پانچ سال پادشاہی کی۔ پہر قلو دیوس پھر اوس کے بیٹے اور لیا نوس نے چھ برس حکومت کی۔ پہر طافسٹوس اور اوس کا بھائی نو مینے پہر برس نو سال پہر قاروس دو سال پانچ مہینے پہر قسطنطین سترہ برس پادشاہی کرتی رہے

پہر تقسیم اوس پادشاہ ہوا۔ اور قسطنطین اوس کا بیٹا اوس کا شریک ہوا۔ پہر یہ دونوں اوس میں لڑے۔ اور ملک کو باہم تقسیم کر لیا۔ باپ تو شام بلاد جزیرہ اور کچھ روم کے ملک پر پادشاہ ہوا۔ جزیرہ جب کسی لفظ کی طرف مضامات نہو اور مطلق بولا جائے تو اوس سے مراد وہ سرزمین ہے جو دجلہ اور فرات کے درمیان ہے۔ اور جسے جزیرہ قورکتے ہیں۔ اس میں بہت شہرین اور بڑا بادشاہ ہے۔ اور بیٹا رومیہ پراور فرانس کے اوس حصہ پر جو رومیہ کے قریب ہے حاکم ہوا۔ یہ دونوں برس پادشاہ رہے۔ ان کے ساتھ قسطنطین ہی پادشاہ بن گیا تھا۔ جو قسطنطین کا باپ تھا اور بوزنطیا اور اوس کے قرب و جوار کا یعنی قسطنطنیہ کے نواحی کا مالک ہو گیا تھا۔ اس وقت تک قسطنطنیہ آباد نہیں ہوا تھا پہر جب قسطنطین

مر گیا۔ تو اس کا بیٹا قسطنطین پادشاہ ہوا۔ جو اپنی مان ہیلا نا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ پادشاہ نصرانی ہو گیا تھا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ یہ روم کے پادشاہ اول سے لیکر آخر تک بالکل ملوک طوائف کے مشابہ ہیں۔ ادن کی تعداد ٹھیک نہیں معلوم ان میں علما کا ایسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ ادن کا اختلاف ملوک طوائف میں ہے البتہ جن پر اعتبار ہے وہ قسطنطین سے ہر قتل تک ہیں جن کے زمانہ میں محمد صلعم مبعوث ہوئے ہیں۔

یہ بات جو اس راوی نے کہی ہے واقعی صحیح ہے۔ کیونکہ ادن کے بیانات میں بڑے بڑے اختلافات اور تناقض ہیں چنانچہ داقیوس اور اصحاب کف کے بیان میں ہم نے کچھ اس کا اشارہ کیا ہے۔ اسی وجہ سے طبری نے اصحاب کف کی نسبت یہ بیان نہیں کیا۔ کہ وہ کس پادشاہ کے عہد میں تھے۔ لیکن ہمیں اس وجہ سے ادن کو ایک پادشاہ کے زمانہ میں کہنا پڑا ہے۔ کہ ہم نے ادن کے زمانہ کے حوادث بیان کئے ہیں

### طبقہ ثانیہ۔ روم کے نصرانی پادشاہ

۱۱۔ قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ سے پھر قسطنطین تمام بلاد روم کا پادشاہ ہوا۔ جو اپنی مان ہیلا نا کے نام سے مشہور و معروف ہے اور قسطنطنیہ کی آبادی۔

اور اس سے اور تقسیمانوس اور ادس کے بیٹے سے بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ جب یہ باپ بیٹے مر گئے۔ تو قسطنطین تمام ملک کا اکیلا ہی پادشاہ ہو گیا۔ اور تین برس تین مہینے حکومت کی۔ یہ شخص روم کے پادشاہ بننے سے عیسائی ہو گیا تھا۔ اور نصرانی مذہب کی تائید میں لڑتا تھا۔ جس سے لوگوں نے اس مذہب کو قبول کیا۔ اور اس وقت سے



اب تک اوس مذہب پر چل رہے ہیں۔

اس کے نصرانی ہونے کی نسبت مختلف حکایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک روایت تو یہ ہے۔ کہ اس کو بڑھیا کا مرض تھا لوگوں نے چاہا۔ کہ کسی طبع سے اوسے دور کریں۔ اس پر ایک وزیر نے جو چھپا ہوا نصرانی تھا۔ یہ راے دی۔ کہ کوئی دین قبول کر کے اوس کی تائید میں لڑنا چاہیئے۔ پھر اوس کے روبرو نصرانی مذہب کی خوبیاں بتائیں۔ اور کہا کہ اسی مذہب والوں کی تائید کرنا مناسب ہے۔ چنانچہ پادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور روم کے نصرانی اوس کے رفیقوں کی تائید میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس سے پادشاہ کو قوت ہو گئی۔ اور اپنے مخالفین کو اوس نے مغلوب کر لیا۔ اور بعض ایک اور روایت بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ قسطنطین نے کچھ فوجیں کمین بھیجیں۔ جو اون کے اصنام کے نام پر بنائی گئی تھیں۔ یہ فوجیں شکست کھا کر ہباگ آئیں۔ ان کے سات صنم تھے۔ اور صائیں کی عبادت کے موافق وہ سات ستاروں سے منسوب تھے۔ ایک وزیر نے جو خفیہ نصرانی ہو گیا تھا۔ اس معاملہ میں اون سے کچھ گفتگو کی اور بتوں کی حقارت اون کے سامنے بیان کی۔ اور پادشاہ سے نصرانی مذہب کی تعریف کی۔ پادشاہ نے اوسے قبول کر لیا۔ اس سے اوسے فتح ہوئی اور پھر وہ اخیر تک پادشاہ رہا۔ ایسی ہی اور بھی کئی روایتیں بیان کرتے ہیں۔ واصلہ عالم اسی پادشاہ نے قسطنطنیہ اپنی حکومت کی تیسرے سال بسایا ہے۔ اس مقام کو مضبوط خیال کر کے اوس نے اسے پسند کیا تھا۔ یہ شہر اوس خلیج کے کنارہ آباد ہے۔ جو بحر اسود سے نکل کر بحر روم میں گرتا ہے اور یہ شہر اوس براعظم میں ہے جو رومیہ اور بلاد فرنگ و اندلس سے ملا ہوا ہے۔ رومی لوگ اسے استنبول یعنی

دارالملک کہتے ہیں۔

۱۴۔ سنودس اول اور اربوسہ فرقہ اور قسطنطین اسی پادشاہ کے عہد میں اوس کے جلوس کے اور ہیلانا کا نصرانی ہو کر کینسہ بنوانا اور عید صلیب و س سال بعد اول سنودس ہوا۔ سنودس کے معنی میں اجتماع یہ سنودس بلا دروم کے شہر نیقیہ میں (جو استنبول کے قریب واقع ہے) ہوا تھا اور اوس میں دو ہزار اڑتالیس اسقف جمع ہوئے تھے۔ پیران میں سے تین سواٹھارہ اسقف منتخب کئے گئے جو تمام باتوں میں متفق تھے۔ اور کسی بات میں مختلف نہ تھے ان سب نے اربوس اسکندرائی سے جس کے نام سے نصاریٰ کا فرقہ اربوسہ منسوب ہے اوس کے میل جول سے مانفت کر دی۔ اور قسطنطین نے نصرانی شریعت کو بنایا۔ اس سے پہلے نصرانی شریعت نہ تھی۔ اس مجمع کا رئیس سکندریہ کا بطریق تھا اسی پادشاہ کی حکومت کے ساتویں سال اس کی مان ہیلانا رہا وہ جسے اس کے باپ نے رہا میں پکڑا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے قسطنطین پیدا ہوا تھا بابت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو لیا جس پر نصاریٰ کے زعم میں حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے اور اس لکڑی کے ملنے کے دن کو عید قرار دیا۔ جسے عید صلیب کہتے ہیں۔ اور اسی ملکہ نے کینسہ قما بھی بنایا جسے کینسہ قیامہ بھی کہتے ہیں۔ اور جواب ملک موجود ہے۔ اور جہان جج کے واسطے تمام قسم کے نصاریٰ جایا کرتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ یہ ملکہ اس وقت نہیں بلکہ اس سے کچھ مدت بعد گئی تھی۔ کیونکہ ایک روایت میں اس کا بیٹا اپنے جلوس کے ۲۵ میں نصرانی ہوا تھا۔ اکیسویں سال میں اوس نے اور اوس کی مان نے اپنے تمام ممالک میں کینسہ بنا دئے تھے۔ انہیں میں سے کینسہ جومس یا جمس ہے۔ (یہ شام کے ملک میں ایک شہر ہے) اور کینسہ رہا بھی اوس کی

بنایا ہوا ہے۔ جو دنیا کے عجائبات میں سے ہے۔

۱۴۴۔ یولیانوس صابئی کا نصاریٰ کو قتل کرنا۔ پہر اوس کے بعد قسطنطین کا بیٹا قسطنطین پادشاہ اور یولیانوس نصرائی کا نصرا نیون کی تائید کرتا۔ ہوا۔ جو اپنے باپ کی طرف سے انطاکیہ کا چوبیس برس تک حاکم رہا تھا باپ نے اسے قسطنطنیہ چوالہ کیا۔ اور اوس کے بھائی قسطنطس کو انطاکیہ شام مصر اور جزیرہ کا ملک اور اوس کے دو سے سبائی قسطنطس کو رومیہ اور اوس کے گرد و نواح کا علاقہ فرنگ و صقلیہ عنایت کیا۔ صقلیہ ایک قوم ہے۔ جو بلغار قسطنطنیہ کے درمیان رہتی ہے ان کے رنگ سرخ اور بال ہورے ہوتے ہیں اور اون دونوں سے عہد و موثقت لیے۔ کہ وہ اپنے بھائی قسطنطین کی اطاعت و انقیاد کرتے رہیں گے۔ پہر قسطنطین کے بعد یولیانوس اوس کے بھائی کا بیٹا دو سال پادشاہ رہا۔ یہ ہمیشہ سے صابئی مذہب تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا۔ جب پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے مذہب کو ظاہر کیا۔ اور کینسہ خراب کر ڈالے۔ اور نصاریٰ کو قتل کیا۔ اور یہی پادشاہ ہے جوشاپور ابن اردشیر کے زمانہ میں عراق پر چڑھ گیا تھا۔ مگر ایک تیر کے لگنے سے مر گیا۔ اس واقعہ کو ابو جعفر نے شاپور ذی الاکتاف کے زمانہ میں لکھا ہے۔ جوشاپور ابن اردشیر کے بہت بعد ہوا ہے۔

پہر اوس کے بعد یولیانوس ایک سال پادشاہ رہا۔ یہ نصرائی تھا۔ اس نے نصرائی مذہب کی تائید کی۔ اور عراق سے لوٹ کر آیا۔ پہر اوس کے بعد و نظیوش بارہ برس پانچ مہینے پادشاہ رہا۔ پہر والنس نے تین برس تین مہینے اور و نظیانوس نے تین سال پادشاہی کی۔

۱۴۵۔ سنہ دس ثانی اور بطریقون کی کریان۔ پہر ترویس کیہ جس کے معنی عطیۃ اللہ کے ہیں

اور اصحاب کف اور سنہودس ثالث اور سطورہ  
 فرقہ اور شہرستانی کی غلطی۔  
 مین سنہودس ثانی قسطنطنیہ میں ہوا۔ اس میں  
 ڈیڑھ سو اسقف جمع ہو گئے تھے اور مقدونس اور اسکے متبعین پر لعنت کی تھی۔ اور  
 اوسین سکندریہ کا بطریق انطاکیہ کا بطریق ادبیت المقدس کا بطریق ہی تھا اور بطریقون کی دارالقرآن جن  
 جن شہر دن میں بہن وہ چار بہن۔ ایک تو ادون مین رومیہ ہے۔ جہان بطرس حواری کی  
 کرسی ہے۔ دوسرا سکندریہ ہے۔ جہان مرقس کی کرسی ہے۔ یہ مرقس انجیل کے چار  
 مصنفین میں ایک شخص ہے تیسرا شہر قسطنطنیہ کا اور چوتھا انطاکیہ ہے۔ انطاکیہ میں ہی بطرس  
 کی ہی کرسی ہے۔

اسی پادشاہ کی حکومت کے آٹھویں سال اصحاب کف ظاہر ہو گئے تھے۔  
 اس کے بعد ارقادوس ابن تدمور تیرہ برس پادشاہ رہا۔ پھر تدموس الصغیر ابن تدمور الکبیر  
 بیالیس برس سلطنت کرتا رہا۔ اس پادشاہ کے جلوس کے اکیسویں سال تیسرا سنہودس  
 شہر افسوس میں ہوا۔ اس مجمع میں دو سو اسقف جمع ہو گئے تھے۔ اور اوس کا سبب  
 یہ تھا۔ کہ سطورس قسطنطنیہ کے بطریق نے جو سطورہ فرقہ کے نصاریٰ کا بانی ہے  
 نصاریٰ کے مذہب والوں سے کچھ مخالفت کی تھی۔ اس واسطے ان لوگوں نے  
 اوس پر لعنت کی اور اوسے قسطنطنیہ سے نکال دیا۔ بعد ازاں وہ صعید مصر میں چلا گیا۔  
 اور بلاجمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اور ایک قریہ میں جس کا نام سیصاع تھا گیا۔ وہاں  
 اوس کے اتباع کثرت سے ہو گئے تھے۔ اور اس وجہ سے ادون کے درمیان مخالفت  
 پیدا ہوئی اور خوب لڑائیاں ہوئیں۔ پھر اوس کی بات ہٹی پڑ گئی۔ جسے کچھ عرصہ  
 کے بعد برصومانیسمین کے مطران (آج بشپ) نے پھر اوسے۔ پہلے ہی کی طرح کا

کر دیا۔ دھیمین بلاد البحرہ میں ایک شہر ہے۔ جو اون قافلہ والوں کے راستہ میں پڑتا ہے جو موصل سے شام کو جاتے ہیں۔ سنجا رہیاں سے نو فرسخ ہے۔ اس کی تفصیل لمبی ہے اور پانی بافراط ہے مگر گھنڈر بہت پڑے ہوئے ہیں۔ دیار ربیعہ کا صدر مقام ہے، یہاں ایک یہ عجیب بات ہے۔ کہ شہرستانی مصنف کتاب بخاریتہ الاقدام فی الاصول و مصنف کتاب الملل والنحل نے مذہب قدیمہ و جدیدہ کے ذکر میں بیان کیا ہے۔ کہ نسطورامون خلیفہ کے زمانہ میں تھا۔ اور یہ بات صرف اوس نے بیان کی ہے۔ کسی اور نے اس طرح بیان نہیں کیا ہے۔

۱۵۔ جو تھا ستودس اور یعقوبیہ مذہب پہر اوس کے بعد مرقیان چھ برس پادشاہ رہا۔ اور عموریہ کی آبادی۔ اس کی حکومت کے اول ہی سال میں چوتھا

سنودس ہوا۔ جو قسطنطنیہ کے بطریق تسقرس کے برخلاف ہوا تھا۔ اس میں تین سو تیس اسقف جمع ہوئے تھے۔ اور اس مجمع میں یعقوبیہ فرقہ والوں نے تمام باقی نصاریٰ سے مخالفت کی تھی۔

اس کے بعد لیون الکبیر سولہ برس پادشاہ رہا۔ پھر لیون الصغیر پادشاہ ہوا۔ اس نے صرف ایک سال پادشاہی کی۔ اور یعقوبی مذہب تھا۔ پھر نینوس سات برس پادشاہ رہا۔ یہ بھی یعقوبی مذہب تھا۔ اور بعد میں تارک الدنیا ہو گیا اور اپنے بیٹے کو ملک دیدیا تھا۔ جب اوس کا بیٹا مر گیا۔ تو وہ پہر اپنی حکومت پر آگیا۔ اس کے بعد نسطاس شکیس برس پادشاہ رہا یہ بھی یعقوبی مذہب تھا۔ اس نے عموریہ آباد کیا ہے۔ جب اس نے اوس کی بنیاد کندوائی وہاں ایک بڑا خزانہ مل گیا جس کو اس نے اوس کی تعمیر میں خرچ کیا اور کچھ بچا بھی لیا۔ اور اوس سے کینسہ اور گر بے بنوائے۔ (عموریہ غالباً انکوریہ کا

معر ب ہے۔ اس شہر پر تقسم بالسر نے چڑھائی کی تھی۔ اب یہ دیران ہو گیا ہے۔

۱۶۔ پانچواں سنہ دس اور ایجا کو جدا کرنا اور یعقوبیہ اور ملکیہ فرقہ والوں کی لڑائیاں - رہا۔ اس نے یعقوبیہ فرقہ والوں کو خوب

قتل کیا پھر پوسطانوس نے اونیس<sup>۱۵</sup> برس بادشاہی کی۔ اور ایک عجیب و غریب کینہہ بنایا۔ اس کے زمانہ میں پانچواں سنہ دس قسطنطنیہ میں ہوا۔ اس مجمع کے استغقون نے اور ایجا اسقف منبج سے میل جل ترک کر دیا۔ (منبج قنسٹرین کے علاقہ میں ایک چوٹا سا شہر ہے۔ جسے کہتے ہیں کسری نے اس وقت آباد کیا ہے۔ جب اہل فارس کو وہاں غلبہ ہو گیا تا وہ حلب سے دس فرسخ اور فرات سے تین فرسخ پر واقع ہے۔) وہ کہتا تھا کینہی جو نیک و بد عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اون کی روحیں ادن کے کردار کے موافق حیوانات کے اجسام میں ڈال دیا کرتا ہے اور اس طرح پر وہ تساخ کا قائل تھا۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں یعقوبیہ اور ملکیہ فرقوں کے نصرانیوں میں ملک مصر میں بڑے فتنہ و فساد ہوئے۔ اور اوسے کے زمانہ میں بیت المقدس اور جبل الخلیل میں یہودیوں نے نصرانیوں کو بہت مارا پیٹا اور کثرت سے مخلوق کو قتل کیا۔ اس بادشاہ نے کینہہ اور گربے بہت بنائے تھے۔

پھر اوس کے بعد یوسطینوس نے تیرہ برس سلطنت کی۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں نوشیروان کسری بادشاہ ہوا ہے پھر طباریوس تین برس آٹھ مہینے بادشاہ رہا۔ اس سے اور نوشیروان سے مراسلت ہوئی اور صلح ہو گئی تھی۔ اس کو تعمیر کا اورادسکی آرایش وزیر بایش کا بڑا شوق تھا۔

۱۷۔ مادونیہ فرقہ اور موریقی کا پرویز کو اور پرویز کا پھر اوس کے بعد موریلین نبیس برس چار مہینے

موریت کی اولاد کو مدد دینا۔ پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ میں شہر حماہ کے

رہنے والوں میں سے دو شام میں حص سے ایک منزل کے فاصلہ پر دریاے حمی کے کنارہ بہتا ہے، ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ جو مارون کے نام سے مشہور تھا جس کے نام سے نصاریٰ کا مارونیہ فرقہ بناتا۔ اس کا کچھ ایسا عقیدہ تھا جو اپنے متقدین سے بالکل جدا تھا۔ شام میں اس کے متبعین کثرت سے ہو گئے تھے۔ لیکن اون کا اعتقاد دنیا سے معدوم ہو گیا۔ اب ادن میں سے کوئی بھی کین نظر نہیں آتا۔ یہ موریت دو ہی پادشاہ ہے جس کے پاس کسریٰ پرویز اوس وقت گیا تھا۔ جب کہ اوسے بہرام چوہین نے شکست دی تھی۔ موریت نے اپنی بیٹی سے اوس کا بیاہ کر دیا۔ اور لشکر سے اوس کی مدد کی۔ اور اوسے پہر اپنے ملک کا پادشاہ کر دیا۔ جس کا ذکر ہم آئندہ چلکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پہر اوس کے بعد فوقاس پادشاہ ہوا۔ یہ موریت کے بطریقوں میں سے تھا۔ اس نے دہوکہ سے موریت کو قتل کر دیا۔ اور اوس کے بعد روم کا پادشاہ ہو گیا۔ اور آٹھ برس چار مہینے پادشاہی کی۔ جب یہ پادشاہ ہوا تو اوس نے موریت کے پس ماندوں اور اوس کے دوستوں کو خوب قتل کیا۔ جب یہ حال پرویز کو معلوم ہوا۔ تو اوسے بڑا غصہ آیا اور اوس نے شام اور مصر کو نو مجین بھیجیں۔ اور ادن و دونو ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ اور نصاریٰ کے بہت آدمی مار ڈالے جس کا ذکر آئندہ چلکر ہم پرویز کے بیان میں کریں گے۔

۱۸۔ ہرقل کا پادشاہ ہونا۔ پہر اوس کے بعد ہرقل پادشاہ ہوا۔ اس کے پادشاہ ہونے کا سبب یہ ہوا کہ جب فارس کی نو مجین روم میں گئیں۔ اور رومیوں کو انہوں نے قتل کیا۔ اور خلیج

قسطنطنیہ پر پہنچ کر وہاں رومیون کو گھیرا تو ہرقل اوس وقت کچھ غلبہ براہ دریا رومیون کے لیے لے جا رہا تھا۔ یہ موقع رومیون کو اچھا ہاتھ آگیا۔ اور ہرقل نے وہاں اپنی شہامت و شجاعت کا خوب اظہار کیا۔ اور رومی اوس سے مانوس و مالوف ہو گئے۔ اس پر اوس نے رومیون کو بھڑکایا۔ کہ فوقاس کو قتل کر دین۔ اور اوس کی بہت برائیاں اودن کے ذہن میں جمادین۔ رومیون نے اوس سے مار ڈالا۔ اور ہرقل کو پادشاہ کر دیا۔

### طبقہ ثالثہ روم کے پادشاہوں کا جو ہجرت نبوی کے بعد ہو گئے ہیں

۱۹۔ ہرقل کے زمانہ میں نبی صلم کا ہونا اور قسطنطنین اور ہٹا سندوس۔  
 ان میں سب سے اول ہرقل ہوا ہے جس کے پادشاہ ہونیکا سبب اوپر لکھ دیا گیا ہے اس نے پچیس برس اور ایک روایت میں ہے کہ اکتیس برس پادشاہی کی ہے۔ اسی کے زمانہ میں نبی صلم مبعوث ہوئے اور مسلمانوں نے شام کا ملک اسی سے لیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا قسطنطنین ہوا۔ جسے کوئی کوئی اوس کے بہائی قسطنطنین کا بیٹا ہی بتاتے ہیں۔ اس نے ساڑھے نو برس پادشاہی کی۔ جس کا ذکر غزاة صواری کے بیان میں آئیگا انشا اللہ تعالیٰ۔

اس پادشاہ کے زمانہ میں چٹا سندوس ہوا جو جبکی غرض یہ تھی کہ قورس پر لعنت کی جائے جس نے ملکیہ فرقہ والوں کی مخالفت اور مارونیہ فرقہ والوں کی موافقت کی تھی۔

۲۰۔ قسطا ہرقل قسطنطنین اسطینان پونٹش پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطا حضرت علی اور کمر اسطینان کی پادشاہی۔

پادشاہ رہا۔ پھر ہرقل صغر ابن قسطنطنین چار سال تین مہینے پادشاہ رہا۔ پھر قسطنطنین



ابن قسطا حضرت معاویہ کو اخیر زمانہ اویزید اور اوس کے بیٹے معاویہ اور مرطان بن الحکم اور ابید الخمر عبد الملک  
 میں تیرہ سال تک پادشاہ رہا۔ پھر اسطینان معروف بہ اخزم (کنٹا) عبد الملک کے زمانہ میں نو برس پادشاہ  
 رہا پھر رومیون ذواسے معزول کر دیا۔ اور اوسکی ناک کاٹ لی۔ اور کسی جزیرہ میں پھینک دیا گیا۔ وہاں سے وہ  
 ہراگ کر خوز کے پادشاہ کے پاس چلا گیا۔ (خزرتزکون کی ایک قوم ہے) اور اوس سے  
 مدد مانگی۔ مگر جب اوس نے مدد نہ دی تو وہاں سے برجان کے ملک میں چلا گیا۔  
 (برجان رومیون کی ایک قوم ہے)

پھر اوس کے بعد نو نقش تین سال تک عبد الملک کے عہد میں حکومت کرتا رہا  
 پھر حکومت کو چھوڑ کر راہب بن گیا پھر سین جو طرسوسی کے نام سے مشہور ہے سات برس  
 پادشاہ رہا۔ اس وقت اسطینان اس پر چڑھ کر آیا۔ اور اوس کے ساتھ برجان کا پادشاہ  
 ہی آیا۔ پھر رفیقین میں بہت لڑائیاں ہوئیں۔ اور اسطینان کی فتح ہوئی۔ اور طرسوسی  
 معزول کیا گیا اور اسطینان پھر پادشاہ ہو گیا۔ یہ واقعات ولید بن عبد الملک کے زمانہ  
 کے ہیں۔ پھر اسطینان کی حکومت ختم ہو گئی۔ اسطینان نے برجان کے پادشاہ سے  
 سالانہ خراج دینے کی شرط کی تھی۔ لیکن رومیون نے خراج دینا نہ چاہا۔ اس پر اسطینان  
 نے بہت رومیون کو قتل کیا۔ اور رومی ہراکتے ہو گئے۔ اور انہوں نے اسطینان کو  
 ہی قتل کر دیا۔ دوسری مرتبہ اوس نے ڈھائی سال حکومت کی۔ اور اوس کا قتل سلیمان  
 بن عبد الملک کے ابتدائے عہد میں ہوا ہے۔

۲۱۔ نسطاس تیدوس ایون قسطنطین الدین پھر نسطاس ابن فیلقوس پادشاہ ہوا۔ اس کے  
 زمانہ میں رومیون میں اختلاف پڑا۔ اور انہوں نے  
 قسطنطین اور رینی کی پادشاہی۔  
 اسے معزول کر کے ملک سے نکال دیا۔ پھر تیدوس ازمنی سلیمان بن عبد الملک

کے ہی ہم مین ہوا۔ اسی کو مسلتہ بن عبد الملک نے محصور کیا تھا۔ پہراوس کے بعد  
 ضعف مملکت کے سبب سے الیون ابن قسطنطین پادشاہ بنایا گیا۔ اس نے رومیوں  
 سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مین مسلمانوں کو قسطنطنیہ سے ہٹا دوں گا اس نے چہیس برس  
 پادشاہی کی۔ اور اوس سال مین مرا۔ جس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک خلیفہ  
 ہوا ہے۔ پہراوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطنطین اکیس برس پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ  
 مین دولت امویہ کا انقراض ہوا۔ اور یہ اوس وقت مرا۔ جب کہ منصور کے زمانہ کے  
 دنس سال گزر چکے تھے۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا الیون اونیس برس چار مہینے  
 حکومت کرتا رہا۔ اور مہدی کی خلافت مین مر گیا۔ پہراوس کے بعد الیون ابن قسطنطین  
 کی بی بی زینبی نام پادشاہ ہوئی۔ اور اوس کا بیٹا قسطنطین ابن الیون بھی اوس کے  
 ساتھ شریک رہا۔ اس کی حکومت خلیفہ مہدی کے زمانہ سے رشید کے شروع  
 خلافت تک رہی جب اوس کا بیٹا بڑا ہو گیا۔ تو اوس کے اور رشید کے درمیان جھگڑا  
 ہوا پہلے اوس کی مان نے رشید سے صلح کر رکھی تھی۔ اس واسطے رشید قسطنطین پر  
 چڑھ کر گیا۔ اور فریقین مین لڑائی ہوئی اور قسطنطین کو شکست ہوئی قریب تھا کہ وہ گرفتار  
 ہو جائے۔ کہ اوس کی مان نے او سے اندھا کر دیا۔ اور خود پادشاہ ہو گئی۔ اور رشید  
 سے صلح کر لی۔ پھر وہ پانچ برس پادشاہ رہی۔

۲۲۔ نفور کا ڈاڑھی رکھنا اور ولی عہد کا پھر نفور نے اوس سے پادشاہی لے لی۔  
 دستور قائم کرنا اور سابقہ عہد کے معنی اور اور سات برس تین مہینے پادشاہی کی۔ اس  
 کے باپ کا نام استبرق تھا۔ مین نے اس  
 استبرق کی پادشاہی۔  
 لفظ کو بہت کتابوں مین نفور بہ سکون قاف لکھا دیکھا ہے۔ لیکن ایک شخص مجھ سے

کہتا تھا کہ وہ نقفور بفتح القاف ہے اس نقفور نے اپنے بیٹے کو اپنے بعد ولی عہد کیا تھا۔ یہ دستور رومیوں میں اسی شخص نے پہلے جاری کیا ہے۔ اس سے پیشتر رومیوں میں یہ قاعدہ نہ تھا۔ نقفور سے پہلے روم کے پادشاہ ڈار ہی منڈایا کرتے تھے اور ایسے ہی فارس کے پادشاہ بھی ڈار ہی منڈا کرتے تھے۔ مگر نقفور نے ڈار ہی کا منڈانا موقوف کر دیا۔ اور اسید طح روم کے پادشاہ کسی کو خط لکھتے تو لکھا کرتے تھے من جانب فلان ملک النصرانیۃ نقفور نے اسے موقوف کر کے اس طرح لکھنے کا قاعدہ نکالا۔ من جانب فلان ملک الروم۔ اور کمائین سب نصرانیوں کا پادشاہ نہیں ہوں۔ اور روم دے عربوں کو اسماعیل کی مان بی بی بلجہ کی نسبت سے ساقیوس یعنی سارہ کے غلام کہا کرتے تھے۔ یہ بھی اوس نے منع کر دیا۔ کہ ایسے نہ کہا کریں (ساقیوس کو جیسا کہ ابن اثیر کا خیال ہے اوس وقت کے جہان نصرانیوں نے اس معنی میں استعمال کیا ہوگا۔ درحقیقت اوسے سارہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ساقیوس شہر کی کا بگڑا ہوا ہے۔ یورپ دے مسلمانوں کو شرق میں رہنے کے سبب سے ساقیوس یا ساراسن کہتے ہیں) پہر اس نقفور اور برجان کے پادشاہ سے ۹۳ھ میں لڑائی ہوئی۔ جس میں نقفور مارا گیا۔ اوس کے بعد اوس کا بیٹا استبرق باپ کے ولی عہد کر دینے کے سبب سے پادشاہ ہوا۔ اور صرف دو مہینے پادشاہی کی۔

۴۴۴ھ - میخائیل توفیل میخائیل اور بیل  
پہر اوس کے بعد میخائیل بن جس بن نقفور کے  
ججی کا بیٹا تھا اور کوئی کوئی جسے استبرق کا بیٹا  
مقبلی کی پادشاہی۔  
بھی بتاتے ہیں پادشاہ ہوا۔ اور دو سال یا کسی قدر زائد پادشاہ رہا۔ یہ خلیفہ امین کے

زمانہ میں تھا اس پر الیون بطریق نے حملہ کیا۔ اور پکڑ کر قید کر دیا۔ اور خود سات برس تین مہینے پادشاہی کی۔ لیکن میخائیل کے رفیقوں نے جابا کہ میخائیل کو چھڑالین اور اسے مار ڈالین۔ اس لیے اس نے اسے چھوڑ دیا۔ اور میخائیل پھر پادشاہ ہو گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ الیون کے زمانہ میں میخائیل راہب ہو گیا تھا۔ غرض اس دوسری مرتبہ اس نے نو سال پادشاہی کی۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا توفیل چودہ برس پادشاہ رہا۔ اس نے زبطہ کو فتح کیا تھا۔ (جو ملطیہ اور سمیاط کے درمیان لغور روم پر ہے) اور اس وجہ سے مقسم نے اس پر چڑھائی کی۔ اور عموریہ کو فتح کیا۔ یہ توفیل واثق کے زمانہ میں مرا ہے۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا میخائیل اٹھائیس برس پادشاہ رہا۔ اس کی مان اس کے ساتھ حکومت میں شریک تھی اس لیے اس نے جابا کہ اپنی مان کو قتل کر دے لیکن وہ راہب ہو گئی۔

اس کے زمانہ میں ایک بغاوت برپا ہوئی تھی۔ اور اس کا سرکار ایک شخص عموریہ کا سرخو والا تھا جو پچھلے پادشاہوں کی اولاد میں سے تھا۔ اور ابن بقراط کے نام سے مشہور تھا۔ میخائیل جب اس سے لڑا تو اس نے اون مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے لیا جو اس کے قیدی تھے۔ اس سے میخائیل کو فتح ہو گئی۔ اور باغی کے ہاتھ پاؤ کاٹے گئے۔

پھر اس سے بیل صقلی نے بغاوت کی۔ اور میخائیل کو قتل کر کے ۲۵۳ء میں ملک کا مالک ہو گیا۔ پھر اس سے بیل صقلی نے بیس سال پادشاہی کی۔ معز اور مہدی کے زمانہ میں اور کچھ معتد کے ابتدائی زمانہ میں اس کی پادشاہی تھی۔ اس پادشاہ کی مان

صقلیبی تھی۔ اسی سے اس کو صقلیبی کہتے تھے۔ یہاں حمزہ صفحہ ۱۱۰ کو مخاطبہ ہوا کہ  
اوس نے میخائیل کے ذکر میں لکھا ہے۔ ”پہر و میون سے ملک جاتا رہا۔ اور صقلیبی  
ملک کو مالک ہو گئے۔ اور یس صقلیبی نے اوسے قتل کر دیا۔“ حمزہ بجا ہے۔ کہ ابن بسیل کا باب صقلیبی تھا۔ جانا کہ  
یہ بات نہیں ہر صفحہ اوس کی مان صقلیبی تھی (صقلیب جزیرہ صقلیہ یا سسیل میں جو بحر مغرب میں ہے ایک سر

۴۴۔ الیون اسکندروس قسطنطین کی بادشاہت پر اوس کا بیٹا الیون بن بسیل چھبیس برس  
اور ارنانوس اور اوس کے بیٹوں سے جھگڑی پادشاہ رہا۔ اس کا زمانہ ایام معتدا اور معتدا اور  
اور قسطنطین ابن اندرونفس کا اوس سے قتل کرنا مکفی اور کچھ ایام مقتدر میں تھا۔ یہ بھی کہتے  
ہیں کہ وہ ۹۷۷ء میں مرا ہے۔ پر اوس کے بعد اوس کا بیٹا اسکندروس ڈیڑھ سال  
پادشاہ رہا۔ اور وہ بیٹہ میں مر گیا (دیکھو یا دیکھو کہ رملہ کے قریب شام میں ایک بستی ہے)  
یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اوس اوس کی بدعا و قون کے سبب سے کسی نے چپکے سے  
مار ڈالا۔

پر اوس کے بعد قسطنطین بن الیون ایک خرد سال لڑکا پادشاہ ہوا۔ اور ایک بطریق  
اوس کی سلطنت کے کاموں کا اجر کرنے لگا۔ جس کا نام ارنانوس تھا۔ اور یہ اقرار  
کر لیا۔ کہ میں پادشاہ نہ ہوں گا اور نہ بین اور نہ میری اولاد میں سے کوئی تاج پہنے گا۔ مگر  
دو سال بھی نہ گزرے تھے۔ کہ وہ اور اوس کی اولاد پادشاہ اور پادشاہزادہ کھلانے لگے  
اور قسطنطین کے ساتھ وہ تخت پر بیٹھنے لگا۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ اون میں  
سے ایک کو تخصی کر دیا۔ اور اوسے بطریق بنادیا۔ تاکہ منازعت کا کچھ کھٹکانہ نہ رہے  
کیونکہ بطریق پادشاہ پر حکومت کرتا ہے۔ اس طرح پر وہ ۳۳۰ء ہجری تک کام کرتا رہا۔  
لیکن اس سنہ میں اوس کے دونوں بیٹے قسطنطین پادشاہ سے مل گئے۔ اور باپ

کی خرابی کے درپے ہو گئے۔ اور گس کراوسے پکڑا اور قسطنطنیہ کے قریب ایک جزیرہ کے کینہ مین اوسے بھیجا۔ پھر اوس کے دونوں اطراف کے چالیس دن تک قسطنطنین کے ہمراہ رہے۔ اور چاہا کہ اوسے قتل کر ڈالیں مگر قسطنطنین نے ہی پیش دستی کی اور انھیں پکڑ کر سمندر کے کینہ دو جزیروں میں بھیج دیا۔ اور مین سے ایک نے راستہ میں اپنے پہرہ والوں پر حملہ کیا۔ اور اسے مار ڈالا۔ اس پر جزیرہ والوں نے اوسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اوس کا سر قسطنطنین بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ جس سے اوسے بڑا غم ہوا۔ رہا رمانوس وہ راہب ہونے کے چار سال بعد مر گیا۔ اور قسطنطنین کی حکومت مقتدر کے آخر زمانہ میں اور قابہ اور راضی اور سکنفی کے عہد میں اور کچھ مطیع کے ایام میں رہی۔

پھر اس قسطنطنین سے قسطنطنین ابن اندرونقس نے بغاوت کی۔ اس قسطنطنین کا باپ سکنفی کے پاس ۹۴ھ میں آیا تھا۔ اور اوس کے پاس مسلمان ہو گیا تھا۔ اور مین اوس نے وفات پائی تھی۔ لیکن یہ قسطنطنین بیان سے بہاگ گیا تھا۔ اور ارمینیہ آذربائیجان ہو کر روم کو چلا گیا تھا۔ وہاں اوس کے پاس بہت مخلوق فراہم ہو گئی۔ اور کثرت سے فوج آگئی۔ اس واسطے اوس نے قسطنطنیہ کو کوچ کیا۔ اور قسطنطنین ابن الیہن سے لڑائی کی۔ یہ واقعہ ۱۳۵ھ کا ہے۔ اس لڑائی میں قسطنطنین بن اندرونقس فتحیاب ہوا اور بادشاہ کو پکڑ کر قتل کر دیا۔

۲۵۔ رومیہ کے حاکم بن فرانسسوں اس قسطنطنین کی حکومت سے رومیہ کا والی کی قوت کی ترقی۔ پہر گیا۔ یہ رومیہ ملک فرنگ کا پایہ تخت تھا اور رومیہ کا والی بادشاہ بن گیا۔ اور شاہانہ لباس پہنے لگا۔ اوس سے پیشتر وہاں کا

حاکم قسطنطنیہ کے رومی پادشاہوں کی اطاعت کرتا تھا۔ اور انہیں کے حکم پر چلتا تھا لیکن ۳۸۰ء میں پادشاہ رومیہ کی حکومت قوی ہو گئی۔ اور قسطنطنیہ والوں کی اطاعت سے نکل گیا۔ اس واسطے قسطنطین نے اوس پر فوجیں بھیجیں۔ تاکہ اوس سے اور اوس کے دوست فرانسیسوں سے لڑیں۔ لیکن جب لڑائی ہوئی۔ تو رومیوں کو شکست ہوئی۔ اور حیران پریشان قسطنطنیہ کو ہباگ کر آئے۔ اس لیے قسطنطین نے رومیہ کے حاکم سے معارضہ کو طے کر دیا۔ اور صلح پر راضی ہو گیا۔ اور پھر قسطنطین نے اپنے بیٹے اریانوس کے واسطے رومیہ کے پادشاہ کی بیٹی کر لی۔ اور اس زمانہ سے آئندہ برابر فرانسیسوں کی حکومت قوی ہوتی رہی۔ اور ملک اون کا بڑھتا گیا اور بلاد اندلس پر ہی اون کا غلبہ ہو گیا۔ جس کا ذکر آئندہ ہو گا۔ اور انہوں نے جزیرہ صقلیہ ہی لے لیا اور بلاد ساحل شام اور بیت المقدس پر بھی انہیں غلبہ ہو گیا۔ جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔ اور رفتہ رفتہ ۳۸۵ء میں قسطنطنیہ کے بھی مالک ہو گئے۔ چنانچہ اون کا ذکر آئندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴۴۔ ترکوں کی تاخت بلاد روم اور فرنگ پر یہاں پر یہ بات ذکر کر دینے کے قابل ہے۔ کہ اس زمانہ میں ترکوں کی کچھ قومیں بچناک اور بختی وغیرہ جمع ہوئی تھیں۔ اور روم کے ایک قیدی شہر ولیدر پر ۳۲۲ء میں حملہ کیا۔ اور اوس پر محاصرہ ڈالا تھا۔ جب اس کی خبر اریانوس کو پہنچی۔ تو اوس نے بڑا زبردست لشکر بھیجا۔ جس میں بارہ ہزار عرب متصرف تھے۔ فریقین میں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اور رومی ہباگے۔ اور ترک شہر پر قابض ہو گئے اور اوسے خراب دیر یاد کر ڈالا۔ اور نہایت کثرت سے لوگوں کو قتل اور قید کیا۔ اور وہاں کا مال و اسباب لوٹ کر قسطنطنیہ کو پہلے۔ اور اوسے بھی چالیس روز تک گمیرے

رہے۔ اور بلادورم کو غارت کیا۔ اور ادون کی تاخت و تاراج یلا و فرنگ تک پہنچی۔ پھر وہ لوگ وہاں سے لوٹ گئے۔

## قبائل عرب کا عراق میں آنا اور حیرہ میں آباد ہونا۔

۴۷۔ قبائل عرب کا بحرین میں بسنا اور ان کے تنوخ نام ہونے کی وجہ۔

ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ جب بخت نصر مر گیا۔ تو جن عربوں کو ادوس نے حیرہ میں رکھا تھا۔ وہ انبار والوں سے مل گئے (انبار کو انبار اس سے کہتے ہیں کہ اہل فارس بیان غلہ کے انبار جمع کیا کرتے تھے) اور حیرہ ایک مدت دراز تک خراب و ویران پڑا رہا۔ اور ادوس کے باشندہ انبار میں چلے گئے اور وہاں ادون کے پاس عرب سے کوئی بھی نہ آیا۔ جب وہاں معد بن عدنان کی اولاد کثرت سے ہو گئی۔ اور جو قبائل عرب کہ ان کے ساتھ تھے وہ بھی بہت ہو گئے اور ادون میں آرائین ہوئیں۔ اور ادون سے وہ پراگندہ ہوئے تو سب ملکہوں کی تلاش میں ہوئے۔ اور قرب و جوار کے ممالک میں اور شام کے مشرق میں شاداب خطہ ڈھونڈنے لگے۔ اور انہیں میں سے کچھ قبائل ٹکڑے بحرین میں چلے گئے۔ دبحرین بصرہ اور عمان کے درمیان نجد کا ایک شہر ہے۔ جو سمندر سے دس فرسخ ہے) وہاں کچھ لوگ نبی لازد میں سے تھے اور مالک اور عمرو بن قحتم بن اسد بن دیرۃ بن قضاعہ کے دو بیٹے اور مالک بن زہیر بن عمرو بن نعم بنی قوم کے لوگوں کو لیکر اور الحیقاد بن الحنف بن عمیر بن قبیص بن معد بن عدنان کل بنی قبیص کو لیکر تمامہ سے آئے تھے۔ اور غطفان بن عمرو بن الطشان بن عمرو مناقب بن یقدم بن انسی بن اعمی بن ایاد بن نزار بن معد بن عدنان وغیرہ ایاد کے لوگ بھی ان میں جا ملے تھے۔ اور بحرین میں اسطحج عرب کے قبائل اکٹھے



ہو گئے تھے۔ اور ان لوگوں نے تنوخ کے لیے آپس میں معاہدہ کر لیا تھا۔ تنوخ کے معنی مقام اور سکونت کے ہیں۔ اور یہ ٹھہرا لیا تھا۔ کہ ایک دوسرے کی نصرت اور مساعدت کریں۔ اس سبب سے یہ لوگ یک دل و جان ہو گئے تھے۔ اور سب کا نام تنوخ ہو گیا تھا۔ اور یہیں پر نمارہ بن نجم کے بطون بھی رہنے لگے۔ اور مالک بن زہیر نے جندیہ اللہ بن بن مالک بن قثم بن غانم بن اوس الازوی کو اپنے ساتھ تنوخ کرنے کے لیے کہا۔ اور اپنی بہن لمیس اوس سے منسوب کر دی۔ اس واسطے جندیہ نے وہاں تنوخ کر لیا۔ یہ زمانہ ملوک طوائف کا تھا۔ ان لوگوں کو ملوک طوائف اس واسطے کہتے تھے۔ کہ ہر ایک پادشاہ زمین کے ایک طائفہ (یعنی حصہ) قلیلہ پر حکومت کرتا تھا۔

۲۸۔ سواد عراق پر عربوں کے قبائل تنوخ کا  
 قابض ہونا اور مالک و عمر و جندیہ کی بادشاہی  
 سبب زمینوں پر نظر جمائی۔ اور چاہا۔ کہ جو ملک  
 بلا دعر ب کے قریب ہے وہ عجیبوں سے لے لیں۔ یا اوسمیں شریک ہو جائیں۔ کیونکہ  
 ملوک طوائف میں باہم نا اتفاقی ہو رہی تھی۔ اور اوس سے زیادہ تر مزاحمت کا اندیشہ نہ تھا  
 اس واسطے اونہوں نے عراق جانے کا عزم باخبرم کر دیا۔ اور سب سے پہلے الحیقاد  
 بن الحنفیہ اپنی قوم کے اور نیز دوسرے کچھ لوگ لیکر نکلا۔ یہاں جا کر دیکھا۔ تو ارمانی اس ملک  
 پر قابض ہیں۔ یہ لوگ سرزمین بابل پر اور اوس کے قرب و جوار کے موصل کے حدود تک  
 مالک تھے۔ بابل کو کوئے تو کہتے ہیں کہ عراق کا نام ہے اور کوئی اوسے دنیا و دنیا بتاتے  
 ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کوفہ کے مقام پر پہلے ایک شہر بتا تھا یہ دنیا کا نہایت ہی پورانا  
 شہر ہے کہتے ہیں کہ حضرت نوح طوفان کے بعد اسے جگہ آباد ہوئے تھے۔ ایرانیوں کا  
 قدیم زمانہ میں ہی پایہ تخت رہا ہے۔ بابل کی قدیم زبان میں مشتری تارہ کو کہتے ہیں اوسے

اس شہر کا یہ نام ہو گیا تھا۔ اس زمانہ میں یہ لوگ ستارہ پرست تھے اور اردوانیوں سے لڑا کرتے تھے۔ جو ملک توالف میں سے تھے۔ اور یہ خطہ نفز اور ابلہ کے درمیان واقع تھا (ابلہ بصرہ کے پاس دجلہ کے کنارہ اس خلیج کے زادیہ میں ایک شہر ہے۔ جہاں سے بصرہ میں داخل ہوتے ہیں) نفز سواد عراق کا ایک قریہ تھا۔ ان عربوں نے اونہین اس ملک سے نکال دیا۔ یہ ارمانی ارم کے بقایا میں سے تھے اور اسی واسطے ان کو ارمانی کہا کرتے تھے۔ اور سواد عراق کے نبطی تھے۔

پھر مالک اور عمر و نعم بن تیم اسد کے دونوں بیٹے اور ادرتموخ کے لوگ انبار کی طرف ارمانیوں کے سامنے آئے اور نمارہ اور اوس کے ساتھی نفز کی طرف اردوانیوں کے مقابل ہو پئے۔ یہ لوگ عجمیوں کی حکومت کو نہیں مانتے تھے ہر ایک تبع کیا جس کا نام تھا اسعد ابو کرب بن ملیک کرب اور اپنے ساتھ بڑا لشکر لایا۔ اور جو لوگ کہ اوس کے لشکر میں کمزور تھے اونہین بیان چھوڑ کر آگے چلا گیا۔ ہر جب لوٹ کر آیا۔ تو اون لوگوں کو جنہیں بیان چھوڑ گیا تھا سینہ رھنے دیا۔ اور خود میں کو لوٹ گیا۔ ان میں عرب کے تمام قبائل کے آدمی تھے۔

ادرتموخ انبار سے حیرہ تک بس گئے۔ مگر خباؤن میں یعنی اونٹ اور بیڑ کے بالوں کے کملوں سے بنے ہوئے ڈیرون میں رھتے تھے۔ اور مٹی کے گھر نہیں بناتے تھے ان میں جو سب سے پہلے پادشاہ ہوا وہ مالک بن نعم تھا اور اعلیٰ کا مسکن انبار کے قریب تھا۔ ہر جب یہ مالک مر گیا۔ تو اوس کا بھائی عمر و بن نعم بن غانم بن دوس الازدی پادشاہ ہو گیا ہر جب یہ بھی مر گیا۔ تو اوس کے بعد جذیمہ الابرش ابن نعم پادشاہ ہوا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ جذیمہ عادیہ اولی کے قبیلہ بنی زمار بن امیم بن لاوذن سام

بن نوح علیہ السلام سے ہے والدرا علم۔

## جذیمۃ الابرش

۲۹۔ جذیمۃ الابرش اور اوس کی قوت وغیرہ اور جذیمہ ملوک عرب میں بڑا ہی عمدہ دیرا اور بڑا تاخت و تاراج کرنے والا اور بڑا ہی قتال و سفاک تھا۔ اور یہ ہی تمام سرزمین عراق کا پہلا بادشاہ ہے اور اسی نے عربوں کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور انکو ریکر ملکوں پر چڑھایا کیاں کین۔ اس کو برص کامرض تھا۔ عربوں نے اس مرض کے ہی نام سے اس کی کنیت بنائی۔ اور اوسے تعظیماً وضاح (گورا) اور ابرش (سپید) کہنے لگے تھے۔ اور اس کے رہنے کے مکانات حیرہ اور انبار کے درمیان اور بقیۃ اور ہیبت اور عین التمر اور ان کے اطراف میں عمیرہ اور خضیہ ملک تھے حیرہ کوفہ کے قریب تین میل پر ایک شہر تھا۔ جو ایام جاہلیت میں عربوں کا عراق میں پایۃ تخت تھا۔ اسے کے مشرق میں ایک میل پر خورنق اور سیرایوان تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک تیج اس مقام پر ہو کر خراسان کو جاتا تھا۔ اوس کے ساتھ میں کچھ ضعیف لوگ بھی تھے اوس نے اونہیں کہا حیرہ یاہ (یعنی اسی جگہ بے ٹمکانے پڑے رہو) اس سے اسکا نام حیرہ ہو گیا۔ انبار بھی عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے کنارہ بغداد کے مغرب میں دشل فیخ پر تھا۔

ہیت دریاے فرات کے کنارے انبار سے اوپر کو ایک شہر ہے۔ جو فرات کے غرب میں خشکی کی طرف کو بتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسے ہیت بن لہبندی نے آباد کیا ہے۔ بقیہ بھی حیرہ اور انبار کے قریب ایک قریہ تھا۔ اور اس کے خزانہ میں معصوم آتا تھا۔ اور بادشاہوں اور امیروں کے ایچی اوس کے پاس آتے تھے اور اوس نے طسم اور جدیس پراون کے

مسکون واقع میا میں جا کر چڑھائی کی تھی۔ یہاں ان پر حسان بن تیج اسعد بن کرب نے بھی تاخت و تاراج کی تھی۔ جذیمہ نے اوس کو جالیا۔ اور وہ اپنے ہمراہیوں کو لیکر لوٹا۔ اور حسان نے جذیمہ کی ایک فوج کو آدھا اور اوس سے غارت کر ڈالا۔

۵۰۔ جذیمہ کا عدی لڑکے کو یا د سے چھینا اور جذیمہ کے دو صنم تھے۔ جن کا نام شیر و اور یا د کے لوگ عین باغ میں رہتے تھے۔ کسی نے جذیمہ سے کہا۔ کہ تیرے ماموں کے یہاں نبی ایا د میں ایک لڑکا عدی بن نصر بن ربیعہ نہایت جلیل حسین ہے۔ اس واسطے جذیمہ نے آیا د پر چڑھائی کی۔ اس چڑھائی کے وقت میں نبی ایا د نے جذیمہ کے دو نو صنم کسی کو بھیج کر چروائے۔ اور وہ انہیں ایا د کے پاس لے گیا۔ ایا د نے کہلا بھیجا۔ کہ تیرے صنم ہمارے پاس چلے آئے ہیں۔ اور تجھ سے ناخوش ہو گئے ہیں۔ اگر تو ہم سے یہ اقرار کرے۔ کہ ہم پر آئندہ کبھی چڑھائی نہ کرے۔ تو ہم یہ تیرے صنم تجھے واپس دیدینگے۔ جذیمہ نے کہا۔ یہ صنم بھی دیدو اور ان کے ساتھ عدی بن نصر کو بھی دیدو۔ تب تمہاری درخواست میں منظور کروں گا ورنہ نہیں۔ آخر کار ایا د نے منظور کر لیا۔ اور دو نو صنم کو اور عدی کو بھی اوس کے پاس بھیج دیا۔

۵۱۔ عدی کا جذیمہ کے شراب پلانے پر مقرر ہونا اور قاش سے جذیمہ کی اجازت سے بیاہ کرنا اور وہاں سے ہماکت۔ اس جذیمہ کی ایک بہن تھی اوس کا رقاش نام تھا۔ اس نے جب اس لڑکے کو دیکھا تو وہ اس پر عاشق ہو گئی۔ اور اوس سے درخواست کی کہ جذیمہ سے وہ اوس کو مانگے۔ عدی نے کہا مجھے تو اتنی جرأت نہیں۔ کہ میں جذیمہ سے تیرے لیے سوال کروں۔ رقاش نے کہا۔ کہ جذیمہ جب شراب پینے بیٹھے تو تو اسے

صرف شراب پلانا۔ اور اور لوگوں کو جو اس جلسہ میں شریک بہن معز و معزہ شراب دینا جب جزمیہ شراب کے نشہ میں ڈوب جائے۔ تو اوس سے میرا سوال کرنا۔ اوس وقت جو تو گمے گا۔ وہ مان لیگا۔ جب وہ بیاد کی اجازت دیدے تو تو اوس وقت حاضرین کو گواہ کر لیتا۔ چنانچہ عدی نے رقاش کے کہنے کے بموجب کیا۔ اور جزمیہ نے اوس کی درخواست قبول کر لی۔ اور عدی کو اپنی بہن پر اختیار دیدیا۔ عدی اوسی وقت مجلس سے آیا۔ اور اوسی شب میں رقاش کو دلہن بنا کر ہمہ تر ہوا۔ اور جب صبح کو جزمیہ کے پاس گیا۔ تو اوس نے خلوٰی یعنی زعفران وغیرہ کا بنا ہوا اوٹن اوس کے کپڑوں میں دیکھا۔ تو وہ کٹک گیا اور پوچھا کہ عدی یہ کیا ہے۔ کہا یہ بیاہ کی نشانی ہے پوچھا کس سے بیاہ کیا۔ عدی نے کمار قاش سے۔ کسا تیرا بڑا ہو کس نے اوس کو تیرے ساتھ بیاہ دیا۔ عدی نے کہا۔ حضور جہان پناہ نے۔ جزمیہ یہ سن کر سخت نامدم ہوا۔ اور سوچ میں اوندہ باز میں برگڑا۔ عدی یہ دیکھتے ہی جان کے خوف سے ہسکا۔ اور پھر وہاں کسی نے اوس کا نہ تو نشان دیکھا اور نہ اوس کا حال کا نون سے سنا پھر جب ہوش میں آیا تو جزمیہ نے اپنی بہن سے پوچھوایا۔

خَبْرِيْ يٰۤاَنْتِ لَا تَلْكُنِ يٰۤاَنْتِ | اَلْحَيَّرَ نَفْسِيْ اَمْ يَحْجِبُنِيْ

رقاش تو مجھے پیچ پیچ بتا دے جھوٹ نہ بولنا۔ کہ تو نے کسی حد (خالص عیب) سے زنا کیا ہے یا کسی عیب (دو غلہ عیب) سے۔

اَمْ يَعْزُبُ عَنْكَ اَهْلُ الْعَبَا | اَمْ لَدُوْنِ فَاَنْتِ اَهْلُ لَدُوْنِ

دیا تو نے کسی غلام سے کیا ہے تو تو غلام ہی کے لائق ہے۔ یا کسی کمینہ سے کیا ہے تو تو کمینہ ہی کے سزا دار ہے۔

رقاش نے کہا۔ نہیں میں نے توڑنا نہیں کیا۔ بلکہ تو نے مجھے ایک شخص سے بیاہ دیا جو عالی النسل اور شریف ہے۔ اور مجھ سے تو نے کچھ بوجھ بھی نہیں۔ اس سے جذبیہ خاموش ہو رہا اور اس کو بہر کچھ نہ کہا۔

اُدھر عدی جب یہاں سے ہٹا گیا۔ تو اپنے ایاو کے قبیلہ میں چلا گیا۔ وہاں کچھ عرصہ تک وہ رہا کیا۔ ایک روز کچھ جوانوں کے ساتھ کمین شکار کیلئے گیا۔ وہاں وہ پہاڑوں کے درمیان کسی نے عدی کو گرا دیا۔ جس سے چلنا چور ہو کر وہ مر گیا۔

۳۴۔ رقاش کے بیٹا پیدا ہونا اور اس کے بیٹے اور ہر رقاش حاظہ ہو گئی۔ اور ایک بیٹا جنی۔ اور عمرو سے جذبیہ کی محبت اور ایک جن کا عمر کو لیجانا اور اس کا نام عمرو رکھا جب وہ پاؤں چلنے لگا۔ اور بڑا ہوا۔ تو اس سے کپڑے پہنائے اور عطر لگایا۔ اور اپنے ماموں کے پاس بھیجا۔ جب جذبیہ نے دیکھا۔ تو اس سے اچھا معلوم ہوا۔ اور اپنے بچوں کے ساتھ اس سے پرورش کرنے لگا۔

ایک مرتبہ جذبیہ جنگل کو گیا۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی لے گیا فصل کے دن تھے۔ تمام جنگل سے بڑے ہو رہا تھا۔ جذبیہ ایک باغ میں اُترا ہوا تھا۔ جہاں جا بجا پھول تھے اور نیرن بہت تھیں۔ اس کے بیٹے ادھر ادھر دوڑتے پھرتے تھے عمرو بھی اون کے ساتھ ساتھ کیلتا تھا۔ کمینان بچے توڑتے تھے اور جب جذبیہ کے بچوں کو کمینان ملتین تو اچھے اچھے کہا جاتے تھے۔ اور جب عمرو کو ملتین تو اونہیں چپا لیتا تھا۔ جب وہ جذبیہ کے پاس لوٹ کر دوڑتے ہوئے آئے تو عمر کو مکتا ہوا آیا۔

هَذَا حَنَاۃٌ وَخِيارٌ فِیْہِ اَذْکُلُ جَانِ یَدُہٗ فِیْہِ

یہ میرے بیٹے ہوئے اچھے اچھے بھل میں۔ حالانکہ اور لوگ جو بیٹے تھے وہ سب

اپنے اپنے منہ میں دے لیتے تھے۔

جذیمہ اس سے بہت خوش ہوا۔ اور اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ اور اپنے پاس سے اس کی جدائی اسے ایک لمحہ کو بھی گوارا نہ رہی۔ اور اس کے لیے چاندی کا زیور اور طوق بنوا دیا۔ پہلے عرب لوگ طوق نہیں پہنتے تھے۔ عمروہ ہی نے سب سے اول طوق پہنا ہے۔ جب اس خوشی و فری سے عمروہ کی پرورش ہو رہی تھی۔ کہ ایک جن آیا اور اسے اڑا لے گیا (غالبا اس کا باپ عدی ہوگا۔ جو چہا کر اسے لے گیا۔ اور اس نے اپنے ساتھ اسے کین رکھا ہوگا) جذیمہ نے اسے بہت تلاش کرایا۔ اور مدت تک دنیا میں جا بجا آدمی بھیجے۔ مگر عمروہ کا کین پتا نہ چلا۔

۳۳- عمرو بن عدی کو مالک اور عقیل کا  
جذیمہ کے پاس لانا اور اس کی بری حالت

بن مالک کے بیٹے تھے۔ انہوں نے جذیمہ کے واسطے ہدیہ اور تحفے بھی لئے تھے غرض راستہ میں یہ دونو ایک مقام پر ٹہرے۔ ان کے ساتھ ایک لوٹھی تھی جس کا نام عمرو تھا۔ وہ وہاں ان کے واسطے کھانا لائی۔ یہ دونو کھانا کھانے لگے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک گبروننگا چلا آ رہا ہے۔ جس کے بال بدن پر بہت بے بے ہو گئے ہیں اور ناخن بھی بڑھ رہے ہیں اور بہت بری حالت ہے۔ وہ یہی اگر ان دونو کے پاس بیٹھ گیا۔ اور ہاتھ پھیلا کر کھانے کو مانگا۔ اس لوٹھی نے ایک کراغ دھڑکی بڈلی کی بتلی ملی) اسے دیدی۔ وہ کہا گیا۔ اور پھر ہاتھ پھیلا دیا۔ تو اس لوٹھی نے کہا۔

لَا تَقِطُ الْعَبَّةَ الْكُرَاعَ قَيْطَمَعٌ فِي الدَّرَاعِ (غلام کو بتلی ملی نہ وہ نہیں تو وہ دست کی ٹہی کو (جو اس سے بہتر ہوتی ہے) مانگنے لگتا ہے (یعنی جب کئے کو ٹہی

دو تو گوشت کے لیے لالچ کرنے لگتا ہے) یہ بات ایک مثل ہو گئی۔ پھر اس بوٹھی نے  
اونسین شراب بلائی جو اس کے پاس تھی۔ اور بوتل کو بند کر لیا۔ اس کو دیکر عمرو بن عدی  
نے کہا۔

مَكَدُتِ الْكَاسِ عَنَّا أَمَّ عُمِرُ وَكَانَ الْكَاسُ حَجْرًا هَا الْيَمِينَا

اور ام عمرو نے پیالہ ہماری طرف سے پیر لیا۔ حالانکہ دستور کے بموجب پیالہ دھنسنے ہاتھ سے  
(جبرہ میں بیٹھا ہوں) دیا جانا چاہیئے۔

وَمَا شَرُّ الشَّلَاثَةِ أَمَّ عُمِرُ وَبِصَاحِبِكَ الَّذِي لَا تَصْبِيحُنَا

اور ام عمرو ان تین آدمیوں میں سے وہ شخص انسین ہو کہ جسے تو شراب نہیں بلاتی۔  
یہ سنکر اردن و دونو شخصوں نے اس جوان سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس نے کہا  
اگرچہ تم مجھے نہیں جانتے اور نہ تم میرے نسب کو پہچانتے ہو۔ لیکن میں تم کو جانتا ہوں۔  
کہ میں عمرو بن عدی اور تنوخیہ لجنیہ کا بیٹا ہوں۔ کسی دن تم دونو مجھ کو مارہ قبیلہ میں دیکھو گے  
کہ تمام لوگ مجھ کو اپنا سردار مانتے ہوں گے۔ اور کوئی میرے حکم سے سرتابی نہ کرے گا۔  
یہ سنتے ہی وہ دونو اٹھے اور اس کا سر اٹھلایا۔ اور اس کی حالت درست کی۔ اور اوسو  
کپڑے پہنائے۔ اور بولے۔ کہ جذیمہ کے لیے اس کے بہانے سے بہتر تحفہ کون  
ہو سکتا ہے۔ یہ سب سے بہتر چیز زمین مل گئی۔ اسے جذیمہ کے پاس لے جانا چاہیئے  
پھر وہ اسے جذیمہ کے پاس لائے۔ جذیمہ اسے دیکر نہایت ہی خوش ہوا۔ اور کہا  
کہ جس روز یہ گیا تھا اس روز طوق پہنے ہوئے تھا۔ اس کے طوق کا پٹنا میری آنکھوں میں  
اور میرے دل میں آج تک بہرہا ہے۔ اس لیے اسے اسے طوق پہنا دیا۔ جب جذیمہ نے  
دیکھا تو کہا۔ کَبْرَ عَمْرٍو عَنِ الطَّلُوقِ (عمرو کی عمر اب طوق پہننے کی نہ رہی بڑا ہو گیا ہے) یہ بھی



ایک مثل ہو گئی۔

اور مالک اور عقیل سے کہا۔ کہ اس کے عوض میں تم کیا چاہتے ہو۔ مانگو۔ جو تم مانگو گے میں دینگا۔ اونہوں نے کہا کہ جب تک ہم اور تم زندہ رہیں ہم تیرے پاس رہنا اور نیم بننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہی جزمیہ کے وہ دونوں نیم ہیں جن کی مخلوق میں مثال دیجایا کرتی ہے۔

۳۴۔ جزمیہ کا عمر کو قتل کرنا اور اس کی بیٹی اور سرزمین جزیرہ اور مشارق شام پر عمرو بن قزلباش کا جزمیہ کو اپنے ساتھ بیاہ کے لیے بلانا۔ بن حسان بن اذینہ علیقی عرب کا پادشاہ تھا۔

اس سے اور جزمیہ سے لڑائی ہوئی۔ عمرو اس میں مارا گیا۔ اور اس کی فوج بھاگ گئی اور جزمیہ صحیح و سالم اپنے ملک کو لوٹ آیا۔ اُس پر عمرو کے بعد اس کی بیٹی زبایہ یعنی بشمون کے بڑے بال والی جس کا نام ناملہ تھا پادشاہ ہوئی۔ اس زبایہ کے لشکر میں عمالیق وغیرہ قوموں کے لوگ تھے۔ اور اس کا ملک فرات سے تدر تک تھا۔ جب اس کی حکومت جم گئی۔ اور ب کام درست ہو گئے۔ تو اس نے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے کا ارادہ کیا۔ اس کی ایک بہن بھی تھی جس کا نام ربیبہ تھا۔ یہ بھی بڑی عاقل تھی۔ اس نے کہا۔ کہ تو جو جزمیہ پر چڑھ کر جاتی ہے اس کا انجام ہی سوچ لینا چاہیے۔ لڑائی کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں۔ اور اس سے کہا۔ کہ میرے نزدیک لڑائی کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ کوئی حیلہ اور مکر کرنا چاہیے۔ زبایہ نے کہا۔ اچھا۔ اور اس کے مشورہ سے جزمیہ کو لکھا۔ کہ تو بیان آ۔ میں تجھ سے بیاہ کرنا چاہتی ہوں۔ اور اس خط میں یہی بیان کیا۔ کہ عورتوں کی ملکہاری اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ اور نہ اون کی حکومت کچھ نہر دست ہوتی ہے اور تیرے سوا میرے لیے کوئی کفو نہیں ہے۔ اور اس ملک کا مالک ہونے کے لایق نہیں۔

۳۵۔ جذیمہ کا زبّا کے پاس جانے کی نسبت جب یہ زبّا کا خطہ جذیمہ کے پاس پہنچا۔ تو اوکا مشورہ لینا اور قصیر کا اوس سے منع کرنا۔

حال سنکر بہت خوش ہوا۔ کہ کیسی بے وقوف ہے۔ جو مجھے بلاتی ہے۔ اور اپنے معتمدین کو جمع کیا اس وقت وہ دریاے فرات کے کنارہ بقیہ میں تھا۔ اون سے کہا۔ کہ زبّا نے ایسے ایسے خطے لکھے ہیں۔ تم اس میں کیا مشورہ دیتے ہو سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ بہت اچھا ہے آپ وہاں جائے۔ اور اوکا ملک لے لیجئے۔

ان لوگوں میں ایک شخص تھا۔ جس کا نام قصیر (یا قصیر بن سعد الحنفی تھا۔ اس کے باپ سعد نے جذیمہ کی لڑائی سے بیاہ کیا تھا۔ اوس سے قصیر پیدا ہوا تھا۔ یہ قصیر بڑا عاقل اور صاحبِ حرم اور جذیمہ کا ناصح اور اوس کا مقرب تھا۔ اس نے ان لوگوں کی رائے سے مخالفت کی اور کہا۔ تراعیٰ قاتل و عدو حاضر (یہ مجری رائے ہے اور دشمن کے منہ میں جاتا ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی اور جذیمہ سے کہا۔ کہ تو اوسے خطا لکھ اگر وہ سچی ہوگی۔ تو بیاہ کرنے کے لیے یہاں خود چلی آئیگی۔ نہیں تو تجھے وہاں جا کر اوس کے پسندے میں نہ پہنچا جائے تو نے اوس کے باپ کو قتل کیا ہے اور اوسے تجھ سے انتقام لینا ہے۔ جذیمہ نے قصیر کی بات کو نہ مانا۔ اور اوس سے کہا۔ میں اوسے خط نہیں لکھتا۔ تراعیٰ کف فی الکفّ کلا فی الیقیم (تیری رائے گمراہی کے اندر کے کام کی ہے۔ میدان کے کام کی نہیں) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ پھر جذیمہ نے اپنے بہانے عمرو بن عدی کو بلایا اور اوس سے بھی مشورہ لیا۔ اوس نے بھی جذیمہ کو جانے کی ہی ہمت دلائی۔ اور کہا مارہ میری قوم ہے اور وہ زبّا کے پاس ہے۔ اگر وہ تجھے دیکھنے تو تیرے ساتھ ہو جائیگے۔ جذیمہ نے اوس کی بات مان لی۔ اس پر قصیر نے کہا۔ لا یطاع بقصیر امّو (قصیر کی بات کوئی نہیں سنتا)

اور عرب کہنے لگے یٰبُعَثْ لَنَا رَجُلًا مِّنْ آلِ مُرٍّ (جو ہونا تادہ بقیہ میں ہی ہو چکا) یہ دونوں قتل ہو گئے۔

۳۴۔ جذیمہ کا زیا کے پاس جانا اور قصیر کا  
عصا گھوڑے پر سوار ہو کر ہباگ آنا۔  
عمر بن عبد الجمن کو اپنے سواروں کا نگران کیا۔

اور اپنے عمائد کو لیکر زبا کی طرف روانہ ہوا۔ جب فرضہ میں پہنچا تو قصیر سے پوچھا کہ تیری کیا  
راے ہے۔ کہا۔ یٰبُعَثْ لَنَا رَجُلًا مِّنْ آلِ مُرٍّ (اے تو میں بقیہ میں ہی چھوڑ آؤں) یہ بھی ایک

مثل ہو گئی۔ (فرضہ دریاے فرات کے کنارے ایک مقام ہے۔ اسے فرضہ نعم بھی  
کہتے ہیں۔ نعم تیغ ذی معاہر حسان کی ٹونڈی تھی۔ اوس نے اسے آباد کیا تھا۔) یہاں

اوس کے پاس زبا کے ایلچی تحفہ لائے۔ اور لطف و مدارات کی باتیں کہیں۔ جذیمہ  
نے پوچھا قصیر سے تجھے کیسی علامتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کہا خطر کیسیاں و خطب کیسیاں

(سخت فظہ اور نہایت اندیشہ کا مقام ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور قصیر نے کہا۔ اب  
تجھے سوار ملینگے۔ اگر یہ سوار تیرے آگے آگے چلیں تو یہ عورت سچی ہے۔ اور

اگر تیرے دونوں طرف آجائیں اور تجھے گمیر لیں۔ تو جاننا کہ یہ دھوکہ کرنے والے ہیں۔ اوس  
وقت تجھ کو چاہیے کہ اس گھوڑے عصا پر سوار ہو جانا وہ جذیمہ کی ایک گھوڑی تھی

جس کے گرد کو کسی کو پہنچنا دشوار تھا۔ قصیر نے کہا میں اس پر سوار ہوں اور تیرے ساتھ  
ساتھ چلتا ہوں۔

پھر جذیمہ کے پاس فوجین آئیں۔ اور اوسے گمیر لیا۔ اور عصا گھوڑی اوس فوج سے  
باہر رہ گئی۔ قصیر اوس پر سوار ہوا اور جذیمہ نے دیکھا۔ کہ وہ اوس کی پیٹھ پر سوار ہباگا جاتا

ہے۔ تو کہا۔ وَاٰمِنٌ نَّحْنُ مَا عَلٰی مَنِّ الْعَصَا (اوس کی ان ابرو جو عصا کی پیٹھ پر ہے وہ  
گر جائے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا۔ مَا ضَلَّ مَنٌّ جَبْرٌ یُّبَدِّ الْعَصَا (جسے عصا

لے گئی وہ بھٹکنے سے بچ گیا) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ یہ گھوڑی برابر غروب آفتاب تک  
اوسے لئے چلی گئی۔ اور اس قدر بڑا راستہ طے کر کے وہاں پہنچنے ہی مر گئی۔ اوس  
مقام پر قصیر نے ایک برج بنا دیا۔ جسے برج العصا کہتے ہیں۔ اور عرب لوگ کہا کرتے  
ہیں۔ کہ خَيْرُ مَا جَاءَتْ بِهِ الْعَصَا (جسے عصا نے آئی وہ اچھی جیسے ہے) یہ بھی مثل کے طور پر  
بولاجاتا ہے۔

۷۴۔ زبا کا جذبیہ کو قتل کرنا۔ اب سواروں نے جذبیہ کو گمیر لیا۔ آخر لاچار جذبیہ آگے  
بڑھا۔ اور زبا کے پاس پہنچا۔ جب زبا نے اوسے دیکھا۔ تو ننگی ہو گئی۔ دیکھتا کیا ہے  
کہ اوس کے اس بڑے لمبے لمبے ہیں۔ اس موٹے زہار اوپر شمون کو کہتے ہیں  
زبانے کہا۔ جذبیہ دیکھ اَدَّ ابُ عُرْوِیْسٍ تَوْنُوْے دیکھا دلمنون کی بھی وضع ہوا کرتی ہے جو تو دیکھتا ہی  
اور یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ جذبیہ نے کہا۔ بَلَغَ الْمَدَى وَجَعْتُ النَّرَامَے و اہم غدار ہے  
دقت آگیا اور قہرنا رہ گئی۔ اور یہ سب دغا و فریب کی باتیں ہیں جو مین دیکھ رہا ہوں۔ یہ بھی ایک  
مثل ہو گئی۔ زبانے کہا۔ هٰی حَابِنَا مِنْ عَدَمِ مَوَاسٍ وَلَا قِلَّةِ اَوَاسٍ وَلَكِنَّهُمَا سَمَةٌ مَانَا  
اور اس سے نہیں۔ کہ ہمارے پاس استری نہیں اور طبیب تیمار دار نہیں بلکہ یہ ایک ایسی ہی عادت ہے  
جیسے لوگوں کی عادتیں ہوا کرتی ہیں) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور زبانی کہا مین نے سنا ہے  
کہ بادشاہوں کا خون کٹے کے کاٹے کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ پہر جذبیہ کو  
ایک قطع یعنی اویم کے فرش پر بٹھایا۔ اور ایک طلائی طشت منگایا۔ اور اوسے  
شراب پلائی۔ جب اوس کا خوب نشہ چڑھ گیا۔ تو اوس کے بازوؤں کی رگین کٹوا دیں  
اور طشت آگے کر دیا۔ کسی نے اوس سے کہا تھا۔ کہ اگر طشت سے باہر اوس کا ایک  
قطرہ بھی نیچے گر پڑے گا۔ تو خون کا عوض تجھ سے لیا جائیگا۔ اور یہ بھی دستور تھا۔ کہ لڑائی کے

کے سوا تنظیم کی وجہ سے پادشاہوں کی گردن زمین ماری جاتی تھی۔ جب اوس کے ہاتھ ضعیف ہو گئے تو نیچے گر گئے۔ اور خون کا ایک قطرہ طشت سے باہر جا پڑا۔  
 زبا نے کہا۔ پادشاہ کا خون ضایع نہ کرو جذیمہ نے جواب دیا۔ کہ دَعُوْا مَّا ضِیْعَ اَهْلُہُ  
 (اوس خون کو جانے دو۔ جسے اوسکے لاکھنے ہی ضائع کر دیا ہو)۔ یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ بعد  
 از ان جذیمہ مر گیا۔ یہ اوس کا آخری کلام تھا۔

۳۸۔ قصیر کا عمرو بن عدی سے جذیمہ کے  
 انتقام لینے کی تحریک کرنا اور زبا کا عمرو کی  
 تصویر بن گانا۔ اور قلعہ تک نقب کھدوانا۔  
 تو عمرو بن عدی اور عمرو بن عبد الجمن بن کعبہ بنہ اضمیٰ پیدا ہو گئی ہے۔ قصیر نے اوس کی  
 اصلاح کر دی۔ اور لوگوں کو عمرو بن عدی کی اطاعت کی طرف مائل کر دیا۔ اور اوس سے  
 کہا مستعد ہو جا۔ اور سامان کر۔ اپنے مامون کا خون نہ چھوڑ۔ عمرو بن عدی نے کہا۔  
 یہ کیونکر مین کر سکتا ہوں۔ وہی اَصْحٰی مِنْ عَقَابِ الْجَحِیِّ (دود زبا) تو آسمان کے عقاب سے  
 بھی زیادہ محفوظ ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ ادھر زبا نے کمین کا ہنوں سے پوچھا تھا  
 کہ میں کس طرح مروں گی۔ اور میرے آگے کیسا حال ہوگا۔ تو اونہوں نے اوس سے  
 کہا تھا۔ کہ عمرو بن عدی کے سبب سے تیری ہلاکت ہمیں نظر آتی ہے۔ لیکن موت  
 تیرے ہی ہاتھ سے ہوگی۔ اس واسطے وہ عمرو سے ڈرتی تھی۔ اور اوس نے اپنے  
 دربار کے مقام سے ایک نقب کھودا تھا۔ اور اوسے شہر کے اندر قلعہ میں لے گئی تھی  
 پہر بولی۔ کہ اگر ناگہانی امر پیدا ہوگا۔ تو میں اس نقب کی راہ سے قلعہ میں چلی جاؤں گی۔  
 اور ایک معصور بلوایا۔ جو بڑا ماہر تھا۔ اوسے عمرو بن عدی کے پاس چپا کر بھیجا۔ اور کہا

کہ اوس کی تصویر اوتا مار لا۔ بیٹھا کٹر اسوار پیادہ متسلح اپنے ہیات اور لباس اور رنگ بزرگ کے کپڑوں میں اوسے بنا کر لے آ۔ چنانچہ اس مصور نے ایسا ہی کیا۔ اور زبا کی فرمائش کے بموجب عمرو بن عدی کی تصاویر بنا کر لے آیا۔ اس میں اوسکو یہ منظور تھا کہ عمرو بن عدی کو پہچان لے۔ اور جس حال میں وہ اوسے دیکھے اوسے پہچان جائے۔ اور اوس سے اپنا بچاؤ کر لے۔

۳۹۔ تصویر کا اپنی ناک کٹوا کر زبا کے پاس پہر تصویر نے عمرو سے کہا۔ کہ میری ناک کاٹ جانا اور وہاں رھنا۔ اور میری پیٹھ پر کوڑے مار۔ اور مجھے چھوڑ دے۔

زبا کو سمجھ نہ سکا۔ عمرو بن عدی نے کہا۔ میں تو ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ قصیدے کے الفاظ **خَلَّ عَنِّي إِذَا وَخَلَّكَ ذَكَرٌ** (تو مجھے چھوڑ دے۔ اور تجھ پر کوئی بڑائی نہیں ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی ہے عمرو نے کہا۔ اچھا تو جیسا چاہے دیا کر۔ تو اپنے کاموں کو خوب سمجھتا ہو اس پر تصویر نے اپنی ناک کاٹی۔ اور اپنی پیٹھ پر کوڑے لگوائے۔ اور وہاں سے نکل کر چل دیا۔ جیسے کوئی بھاگ کر جاتا ہے۔ اور یہ مشہور کیا۔ کہ عمرو نے اوس کے ساتھ یہ کیا ہے۔ اور ادھر ادھر ہوا ہر بھاگتے بھاگتے زبا کے پاس آیا۔ لوگوں نے جاکر زبا سے کہا۔ کہ تصویر دروازہ پر حاضر ہے۔ زبا نے اوسے اندر بلوایا۔ دیکھتی کیا ہے۔ کہ اوس کی تو ناک کٹی اور پیٹھ پر کوڑے لگے ہیں۔ زبا نے کہا **لَا مَحْجَرٌ قَصِيرٌ** الفہم دکھی ہو غرض سے تصویر نے اپنی ناک کاٹی ہے۔ یہ بات بھی ایک مثل ہو گئی۔ زبا نے اوس سے پوچھا۔ تصویر تیرا کیا حال ہے۔ کہا۔ عمرو نے یہ سچا۔ کہ میں نے اوس کے ماموں کے ساتھ دعا کی۔ اور اوس کو سمجھایا کہ وہ تیرے پاس آئی۔ اور میں نے ہی اوس کے قتل میں تیری مدد کی ہے اسی لیے اوس نے میرا یہ حال کیا جو تو دیکھتی ہے۔ اور اس واسطے میں تیرے پاس

آیا ہوں۔ کہ میں جانتا ہوں اگر تیرے پاس میں رہوں گا تو عمر بن عدی پر نہایت ہی گراں گزریگا۔ جب زبائے یہ حال دیکھا۔ تو اوس کا بڑا اکرم کیا۔ اور اسے اپنے پاس رکھ لیا۔

۴۰۔ زبا کا قصیر پر اعتبار اور قصیر کا تجارت کے لئے عراق میں جانا آنا۔ اور تجربہ اور امور مملکت کی واقفیت کو دیکھنا تو

اوسے خاطر خواہ پایا۔ پہر جب قصیر نے دیکھا کہ زبا کو اطمینان ہو گیا اور وہ اُس پر اعتبار کرنے لگی۔ تو اوس نے کہا۔ کہ عراق میں میرا بہت مال ہے۔ اور عطر اور عجیب و غریب چیزیں ہیں مجھے آپ وہاں بھیجیں۔ تو میں اپنا مال بھی لے آؤں۔ اور وہاں کے عجائب و غریب اور انواع و اقسام کی تجارتی اشیاء بھی لاؤں۔ جس میں تجھے بہت فائدہ ہو۔ اور بعض ایسی چیزیں بھی ہاتھ آجائیں جو بادشاہوں کے لئے ضروری ہیں۔ زبائے اوسے بھیج دیا۔ اور اسے بہت مال و اسباب بھی دیا۔ اور ایک قافلہ اوس کے ساتھ بنا کر کر دیا۔ قصیر وہاں سے روانہ ہوا۔ اور چلتے چلتے عراق میں پہنچا۔ اور چسپ کر عمر بن عدی سے ملا۔ اور اسے سارا ہبید بتا دیا۔ اور کہا مجھے اچھے کپڑے اور نواد اور وغیرہ یہاں کے دے۔ تعجب نہیں اللہ تعالیٰ تجھے زبا پر قدرت عطا کر دی۔ اور تو اپنا انتقام لے لے۔ اور دشمن کو قتل کر ڈالے۔ عمرو نے جو ضرورت تھی وہ اوس کی پوری کر دی۔ اور پہر قصیر سب مال و اسباب لے کر زبا کے پاس لوٹ گیا۔ اور اسے سب چیزیں دکھائیں۔ جنہیں دیکھ کر وہ تعجب میں رہ گئی اور نہایت خوش ہوئی اور اوس پر اسے کامل اعتبار و ہوسہ ہو گیا۔ پہر اوس نے قصیر کو پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ مال و اسباب دیا اور اسے عراق کو مکرر روانہ کیا۔ پہر قصیر عراق کو آیا۔ اور عمرو کے پاس سے جو ضروری چیزیں اوس نے سمجھیں وہ لے گیا اور جہان تک اوس سے ہوسکا۔ کوئی نادر شے

اور کوئی مال و متاع ایسا نہ چھوڑا جو زبا کے پاس نہ لے گیا ہو۔

۴۴۔ قصیر کا عمرو کی فوج کو اونٹوں کے پہر تیسرے مرتبہ قصیر عراق کو آیا۔ اور عمرو سے تسلیوں میں بٹھا کر لیجانا اور زبا کو قتل کرنا۔

اور لشکر جمع کر۔ اور اون کے لیے پھیلے تیار کر بیٹھیں۔ جس نے تھیلے سر سے اول بنائے تھیں۔ اور پہر اونٹ کے دونوں طرف دو تھیلوں میں دو دو آدمی بٹھائے اور اون تھیلوں کے سر نیچے کی طرف کو کیے۔ کہ چھپے رہیں۔ اور عمرو سے کہا کہ جب میں زبا کے شہر میں جاؤنگا۔ تو تجھے میں نقب کے دروازہ پر کھڑا کرونگا۔ اور لوگوں کو تھیلوں سے نکالوں گا۔ یہ لوگ نکل کر شہر میں غریب ماریں گے اور جو کوئی لڑیگا۔ او سے قتل کر ڈالینگے۔ اور جب زبا آئے اور چاہے کہ نقب میں جائے تو تو او سے قتل کر ڈالتا چنا چن عمر و نے ایسا ہی کیا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب زبا کے شہر کے قریب پہنچے۔ تو قصیر آگے گیا۔ اور او سے اپنے آنے کی خوشخبری سنائی۔ اور کہا کہ میں کھڑے اور نواد بہت کثرت سے لایا ہوں۔ آپ چلے اور اونٹوں کو دیکھئے اور اون کا بوجہ ملاحظہ کیجئے۔ اور قصیر کا یہ دستور تھا۔ کہ دن میں چھپ رہتا تھا اور رات میں چلا کرتا تھا یہی اول شخص ہے کہ جس نے ایسا کیا ہے۔ پہر زبا نکلی اور اونٹوں کو دیکھا۔ کہ بوجہ کے مارے اون کے پیر زمین میں گر پڑے جاتے ہیں۔ تو قصیر سے بولی۔

مَا لِحِمَالٍ مَشَيْهَا وَعَيْدًا | أَجْنَدَ لِي حِمْلَهَا أَمْ حَدِيدًا |

کیا بات ہے کہ اونٹ آہستہ آہستہ چلتے ہیں۔ کیا اون پر ہتھلے ہوئے

ہیں۔ یا لوہا لدا ہوا ہے۔



اَمْرٍ صَرَفًا نَابِراً سَدِّدًا ۱ | اِمْرًا لِّیْ جَالٍ جُمًّا قَوْدًا

یا سخت ٹھنڈا (منجھ) سیاہ اون پر ہے۔ یا آدمی اونہیں گسے بیٹھے ہوئے ہیں  
 • اور بہر اونٹ شہر کے اندر داخل ہوئے۔ جب وہ اوس کے وسط میں پہونچے  
 تو اونہیں بٹھایا۔ اور تھیلوں میں سے آدمی نکلے۔ اور عمرو کو نقب کے دروازہ پر پہونچا  
 دیا۔ اور سپاہی شہر میں چلائے۔ اور شہر والوں پر ہتیار اٹھائے۔ اور عمرو سترنگ کے  
 دروازہ پر کھڑا ہوا۔ اور زبا وہاں آئی۔ کہ اوس میں ہرگز نکل جائے۔ جب دیکھا۔ کہ عمرو  
 وہاں کھڑا ہوا ہے تو اسے دیکھتے ہی پہچان گئی۔ کیونکہ اوس نے اوس کی تصویر  
 دیکھی ہوئی تھی۔ اس واسطے اوس نے زہر کھا لیا۔ جو اس کے ہاتھ کی انگوٹھی میں  
 تھا۔ اور کہا۔ یہ لکھی کا پیکار عسیر و اپنے ہاتھ سے مرنے ہونے کے ہاتھ سے نہیں مرنے  
 یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور عمرو نے اوس پر تلوار چلائی اور قتل کر ڈالا۔ اور شہر کا  
 بہر جو حال ہوا وہ خوب ہی ہوا۔

۴۴۔ حیرہ کی پادشاہی عمرو بن عدی کے  
 بعد اسی عمرو بن عدی بن نصر بن بصر بن عمرو بن  
 خاندان میں قائم ہوتا۔

الحارث بن مسعود بن مالک بن غنم بن غارہ بن لخم کے خاندان میں عراق کی پادشاہی تسلیم  
 ہو گئی۔ یہی عرب کا پادشاہ ہے جس نے سب سے اول حیرہ کو اپنا مسکن بنایا ہے۔ بہر  
 عمرو برابر اپنے مرنے تک پادشاہ رہا۔ اور ایک سو میں برس کی عمر میں اور ایک روایت  
 میں ہے کہ ایک سو اٹھارہ برس کی عمر میں مر گیا۔ بچانوں سے برس اس کی سلطنت ملوک  
 طوائف کے زمانہ میں رہی اور باقی ارد شیر بن بابک کے زمانہ میں چودہ برس اور کتنے ہی  
 مہینے اور کئی دن اور اس کے بیٹے شاپور بن ارد شیر کے عہد میں آٹھ برس دو مہینے

یہ اپنے ملک کا خود مختار پادشاہ تھا۔ اور کشور کشانی کر تا اور ملوک طوائف کا مطیع نہ تھا لیکن جب اردشیر بن بابک فارس کا پادشاہ ہوا۔ تو اوس کا مطیع ہو گیا تھا۔ اس کے خاندان میں وہاں کی ہمیشہ حکومت رہی۔ اور ملوک کندہ کے زمانہ تک برابر چلی آئی۔ اوس وقت اس خاندان کا آخری پادشاہ نعمان بن المنذر تھا جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

نصر بن ربیعہ کی اولاد کے عراق میں جانے کا سبب جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بعض لوگ اوس کے سوا اور بھی اسباب بیان کرتے ہیں۔ یعنی ربیعہ نے ایک خواب دیکھا تھا۔ جس سے یہ لوگ وہاں گئے تھے۔ اس کا ذکر حبشیوں کے بیان میں آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## طہم اور جدیس قومیں جو ملوک طوائف کے زمانہ میں تھیں

۳۳۔ طہم کے پادشاہ عملیق کے پاس ہنزیلہ کا اپنے شوہر پر نالش کرنا اور علیق کا جدیس کی لڑکیوں کے ازالہ بھارت کا حکم دینا۔

طہم بن لوز بن ازہر بن سام بن نوح اور جدیس بن عامر بن ازہر بن سام دو چھانراو بیائی تھے۔ اور ان دونوں کے مساکن پیامہ کے مقام میں تھے جس کا اوس زمانہ میں گونا گونا گویا نام تھا۔ یہ ملک نہایت ہی کسبیز اور زرخیز تھا۔ اور ان ملوک طوائف کے زمانے میں ان کا پادشاہ عملیق تھا۔ یہ بڑا ظالم اور بد معاش و بدکار تھا۔ پیامہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو خطا ملایا جائے اس کے نقطہ وسط پر عمود الکمر مشرق کو بڑبائیں تو یہ عمود پیامہ پر ہرگز گزرتا ہے۔ اور بصرہ اور کوفہ سے کوئی سولہ سولہ منزل کے فاصلہ پر ہے اور بحرین سے دس دن کا راستہ ہے۔ یہ پیامہ نجد میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور اسکا صدر مقام

حجر ہے) جدیس قیصلہ کی ایک عورت تھی۔ جس کا نام ہزلیہ تھا اور اسے اوس کے شوہر نے طلاق دیدی تھی۔ اور چاہتا تھا کہ اوس کا بیٹا اوس سے لے لے۔ اس پر اوس کی عورت نے عملیق کے پاس جا کر اپنے شوہر پر نالش کی۔ اور اوس نے کہا۔ کہ میں نے اس بچے کو نو مہینے پیٹ مین رکھا۔ اور مصیبت سے جنا۔ اور پرورش کے لیے پیچھے پیچھے لیے پری جب اوس کے جوڑ بند درست ہو گئے۔ اور جوانی کا زمانہ قریب آ گیا۔ تو وہ اوس سے مجھ سے زبردستی چہیتا ہے۔ جس سے میں دیوانی ہو جاؤنگی۔ اسکے جواب میں اوس کے شوہر نے کہا۔ پادشاہ مین نے اوس کا پورا پورا امر دیدیا۔ لیکن مجھے اس سے بجز ایک ناچیز بچے کے اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب جو حضور کی مرضی ہو وہ یہ کہئے۔

عملیق پادشاہ نے (ہس کا یہ کیا اچھا فیصلہ کیا۔ کہ حکم دیا۔ کہ لڑکا تو میرے لڑکوں کے پاس بھیج دیا جائے۔ اور ان زن و شوہر دو کو فروخت کر دیا جائے۔ شوہر کی جو قیمت اُسٹے اوس کا دسواں حصہ عورت کو اور عورت کی جو قیمت حاصل ہوا اوس کا پانچواں حصہ مرد کو دیدیا جائے اس پر ہزلیہ نے کہا۔

|                                          |                                              |
|------------------------------------------|----------------------------------------------|
| اَتَيْنَا خَاطِسِمٍ لِيُحْكَمَ بَيْنَنَا | فَانْفَقَدَ حُكْمًا فِي هِزْلِيلَةٍ ظَالِمًا |
|------------------------------------------|----------------------------------------------|

ہم طس کے بہائی کے پاس آئے تھے۔ کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ اوس نے جو حکم خزلیہ کی نسبت دیا وہ بالکل انصاف کے خلاف اور ظالمانہ ہے۔

|                                             |                                                    |
|---------------------------------------------|----------------------------------------------------|
| كَعَمْرٍؤْ لَقَدْ حَكَمْتَ لَا مُتَوَرِّعًا | وَلَا كُنْتَ فِيمَنْ يَأْتِرُمُ الْحُكْمَ عَالِمًا |
|---------------------------------------------|----------------------------------------------------|

مخوابی عمر کی قسم ہو۔ اے پادشاہ تو نے ایمان داری سے فیصلہ نہیں کیا۔ اور جو حکم تو نے جاری کیا وہ سمجھ کر نہیں کیا۔

|                                              |                                             |
|----------------------------------------------|---------------------------------------------|
| نَدَمْتُ وَلَمْ اَنْدَمْ وَاِنِّي لِعَشْرَةٍ | وَاَصْبَحَ بَعْلِي فِي الْحُكْمَةِ نَادِمًا |
|----------------------------------------------|---------------------------------------------|



اور پھر اس نے یہ بھاری اپنی قوم کی تحریص اور اشتعال کے واسطے کہے۔

أَجْمَلُ مَا يُؤْتَى إِلَى فِتْيَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ جَالٍ فَيْكُمْ عَدَدُ النَّحْلِ

کیا یہ اچھا معلوم ہوتا ہے جو تمہاری جوان لڑکیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ تم مرد موجود ہو اور اتنے ہو کہ چوٹیوں کے برابر تمہاری کثرت ہے۔

وَصَيَّرَ تَمِيْمَةً فِي الدَّمَاءِ عَفِيْرَةً جِهًا زَاوِرًا فِتْنِي النِّسَاءِ إِلَى الْبَقْلِ

کیا یہ اچھی بات ہو کہ عفیروہ دامنوں کے طور پر عورتوں کے ساتھ شوہر کے بیان کلمہ کلاما پاک میں جائے

وَلَوْ أَنَّكَ تَارِجًا لَوَكُنْتُمْ نِسَاءً لَكُنَّا لَا تُفِرُّ لَنَا الْفَعْلُ

اگر تم مرد ہوتے اور تم عورتیں ہو تین تو ایسی ذلت ہم کبھی گوارا نہ کرتے۔

فَمَوْلَاكُمْ أَمَّا أَوْامِيْتُوَا عَدَدُكُمْ وَذَبُّوْنَا دَا حَرْبٍ بِأَحْطَى الْجُرْلِ

تمہیں چاہیے کہ عورت والوں کی طرح مرجاؤ یا دشمن کو مار ڈالو۔ اور ایندھن کی کڑی سوزانی کی آگ خوب جلاؤ

وَالْأَفْحَاؤُ أَبْطَرْنَا وَنَحْمَلُوا إِلَى بَلَاءٍ قَفِيرٍ وَمَوْتٍ أَمِنْ الْهَزْلِ

ورنہ قوم کے درمیان سے نکل کر کہیں بیابان میں چلے جاؤ اور تباہ و برباد ہو کر مرجاؤ۔

فَلَلْبَيْنُ خَيْرٌ مِنْ مَقَامٍ عَلَى الْأَذَى وَلَكُمُ خَيْرٌ مِنْ مَقَامٍ عَلَى الدَّلَالِ

کیونکہ تکلیف میں رہنے سے فراق اور ہجرت بہتر ہے۔ اور ذلت میں رہنے سے مرجانا بہتر ہے۔

وَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَغْضَبُوا بَعْدَ هَذِهِ فَكُونُوا نِسَاءً لَا تَقِيْبُ مِنَ الْكُحْلِ

اور اگر اس کے بعد بھی تم کو غصہ نہ آئے تو تم عورتیں ہو جاؤ جنہیں سرمہ لگانا کچھ عیب نہیں ہوتا ہو۔

وَدَوْنَكُمْ طَيِّبِ النِّسَاءِ فَإِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِأَثْوَابِ الْعُرُوسِ لِلْخَلِ

اور عورتوں کی سی خوشبو لگایا کرو۔ کیونکہ ایسی حالت میں تم عورتوں کے کپڑے پہنے

اور نہانے دھونے کے لیے مخلوق ہوئے ہو۔

وَيَحْتَالُ عَيْشُهُ بَيْنَنَا مَشِيئَةُ الْفَعْلِ

فَبَعْدًا وَصَحْقًا لِلَّذِي لَيْسَ دَافِعًا

۱ اور خدا او سے ملیا میٹ کرے اور اوسکا کلام نہ کرے جو ہماری اب بھی حفاظت نہ کرے اور ساند کی طرح اکڑا کر اکڑا کر ہمارے پیچ میں پرتا بھرے۔

۴۵۔ جدیدین کا عملیت اور اوس کے رفیقوں کو جب اوس کے بہائی اسود نے اوس کی یہ باتیں ضیافت کے بہانہ سے ہلا کر مار ڈالنا۔  
سنین جو اپنی قوم کا سردار تھا اور لوگوں میں جسکی

بات خوب چلتی تھی۔ تو اوس نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اے جدیدین کے لوگو۔ یہ قسم کے لوگ ہم سے ہمارے ملک میں کچھ بڑی عزت والے نہیں ہیں۔ صرف اوس کی قوم کا ایک شخص ہم پر اور اوس پر بادشاہ ہے۔ اگر ہم عاجز نہ بنیں تو اوس نہیں ہم پر کوئی نفسیات نہیں۔ اور اگر ہم اپنی حفاظت کریں تو اوس سے ہم اپنا انصاف لے سکتے ہیں تنکو چاہیے کہ تم سب میرا کماناؤ۔ کیونکہ یہ بات زمانہ میں یادگار رہ جائیگی۔ اس وقت جدیدین عفیہ کی باتیں سنکر جوش میں بر آئے تھے۔ اوسوں نے اسود سے کہا۔ کہ ہم تو تیرے تابع اور فرمان بردار ہیں۔ مگر قسم کی قوم ہم سے تعداد میں بہت ہے۔ اسود نے کہا۔ میں قسم کے بادشاہ کی دعوت کرتا ہوں۔ اور اوسے اور اوسکو رفیقوں کو کمانے کی واسطے بلاتا ہوں۔ جب وہ اپنے لباس گھٹتے زیور پہنے ہوئے (بے ہتیار) آئینگے۔ تو ہم تلواریں لینگے اور اوس نہیں قتل کر ڈالینگے سب نے کہا۔ اچھا جو تو چاہے کر۔ ہکو منظور ہے۔

اس پر اوس نے کمانا پکڑ لیا۔ اور شہر کے میدان میں رکھا۔ اور اسود نے اور اوس کے لوگوں نے تلواریں ریت میں چسپا دیں۔ اور بادشاہ کو اور اوس کے رفیقوں کو بلوایا۔ جب وہ (دعوت کے کپڑے پہنے) خوبصورت لباسوں میں آئے اور کمانا کمانے کے لیے) اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھے۔ اور کمانے کے واسطے ہاتھ پھیلائے۔ تو نبی جیسی

نے ریت سے تلوار بن نکالیں اور اون کو بادشاہ سمیت قتل کر دیا۔ اور ہراون کے جو ادنیٰ اور بچے درجے کے آدمی تھے اونہیں بھی مار ڈالا۔

۴۴۔ حسان کا جدیس سے آکر طسم کا انتقام لینا۔ پہر طسم کے جو باقی لوگ رہ گئے تھے وہ حسان بن اور یامہ کی تیز نظری سے یامہ کا نام یاد ہونا اور تیج پاؤں شاہدین کے پاس گئے۔ اور اپنی قوم کا سرمد کا پتہ۔ انتقام لینے کے واسطے اوس سے مدد چاہی۔

وہ اون کے ساتھ یامہ کو چلا۔ پہر جب یامہ تین منزل رہا۔ تو طسم کے لوگوں میں سے کسی نے اوس سے کہا۔ کہ جدیس میں میری ایک بہن بیابھی ہوئی ہے۔ اوس کا یامہ نام ہے اوسکی نظر ایسی تیز ہے۔ کہ سوار کو تین دن کے راستے سے دیکھ لیتی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہمیں دیکھ کر جدیس کو ہماری خبر نہ کر دے۔ اس لیے تو اپنے آدمیوں سے کہدے۔ کہ ہر ایک شخص کسی درخت کی ایک ایک ڈالی توڑے۔ اور اوسے اپنے آگے کرے۔ حسان نے اس کی نسبت اپنے آدمیوں کو حکم دیدیا۔

اور ہر یامہ نے جب نظر اٹھائی۔ تو اونہیں دیکھ لیا۔ اور جدیس سے کہدیا کہ حمیر تمہاری طرف آرہے ہیں۔ اونہوں نے کہا۔ تو نے کیا دیکھا۔ جو تو کہتی ہے کہ حمیر آرہے ہیں بولی۔ کہ میں نے ایک شخص کو ایک درخت میں دیکھا۔ کہ وہ ایک شانہ کا گوشت کھا رہا ہے۔ یا جو تاجہاڑ رہا ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح تھی۔ مگر اون لوگوں نے اوسے جھوٹا سمجھا اور اوسکی کوئی تدبیر نہ کی۔ حسان صبح کو عین غم غفلت میں اون پر جا پڑا۔ اور اونہیں نیست و نابود کر ڈالا۔

اور پھر حسان کے پاس یامہ پکڑی آئی۔ اور اوس کی آنکھیں نکال ڈالی گئیں۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ اون میں کالی کالی رنگین ہیں۔ اوس سے حسان نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کہا

ایک سیاہ بہتر ہوتا ہے جسے اٹھ یعنی سرمہ کا بہتر کہتے ہیں اور اسے مین ہیکلر آنکھ مین لگایا کرتی تھی یہی عورت ہے جس نے سرمے سے اول سرمہ لگایا ہے۔ اور اسی ہیامہ عورت کے نام سے اس ملک کا نام میامہ پڑ گیا ہے۔ اس عورت کا ذکر شعرا نے اپنے اشعار میں بہت کچھ کیا ہے۔

۷۴۔ اسود کا بچہ کھڑے کے پہاڑوں میں جانا اور طر جب جدیس ہلاک ہو گئے۔ تو اسود وعلیق کا قاتل کا اس سے قتل کر کے اس مقام پر قابض ہونا۔ وہاں سے بہاگ کر بچ گیا اور بنی طے کے پہاڑوں میں چلا گیا۔ اور وہیں رہنے لگا۔ اس وقت وہاں طے نہیں آئے تھے۔ طے مین کے جرف مین رہتے تھے (جرف مدینہ جرف مین جرف مکہ تین مقام ہیں اس نے یہاں مین کے ساتھ اس کی تخصیص کر دی ہے) جو آج کل بنی مراد اور ہمدان کے قبضہ میں ہے۔

جب کبھی خلیف کے ایام ہوتے تو یہاں طے کے ملک میں بڑے موٹے موٹے اونٹ آتے۔ اور وہاں سے پہر لوٹ جایا کرتے تھے اور اونہیں یہ نہ معلوم تھا۔ کہ یہ اونٹ کہاں سے آتے ہیں۔ اس واسطے اونہوں نے ان کا پیچھا کیا۔ اور اونہیں کے ساتھ ساتھ ہو کر اور رفتہ رفتہ اجا اور سلمی پہاڑوں پر پہنچے۔ جو طے کے پہاڑ اب کہلاتے ہیں۔ اور وہ دونوں فید کے قریب ہیں۔ وہاں اونہوں نے دیکھا کہ نخلستان اور مرغزارین کثرت سے ہیں (فید کہ اور کوہ کے عین وسط میں بادیہ میں ایک چشمہ ہے اور وہاں ایک بستی اور قلعہ بھی ہے۔ اس حصن کا دروازہ آہنی ہے اور ایک فصیل سی او کی بنی ہے۔ اور وہ عراق کے حاجیوں کے راستہ میں پڑتا ہے۔)

اس پہاڑ اونہوں نے جب اسود کو وہاں دیکھا۔ تو اس سے قتل کر ڈالا۔ اور طے انہیں



دو پہاڑوں میں رہنے لگے اور اُس وقت سے اب تک وہیں رہتے ہیں۔ اسی وقت سے وہ وہاں گئے ہیں۔

## • اصحاب کھف جو ملوک طوائف کے زمانہ میں تھے

۴۸۔ اصحاب کھف در قیام اور اون کا زمانہ اصحاب کھف (دیا غار والے) ایک بادشاہ کو اور شریعت وغیرہ - زمانہ میں تھے جس کا نام وقیوس یا دتیا نوس تھا

اور روم کے ملک کے ایک شہر فسوس (یا انسیس) میں رہتے تھے۔ ان کا بادشاہ بت پرست تھا۔ اور کچھ لوگ اون میں سے ایسے ہی تھے۔ جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوا مِنَّا اٰیٰتِنَا عَجَبًا (اے پیغمبر کیا تم ایسا سمجھتے ہو۔ کہ اصحاب کھف اور قیام (یعنی غار اور کتبہ والی) ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھی۔) قیام سے مطلب یہ ہے۔ کہ اون کے حالات ایک تختی میں لکھے ہوئے تھے اور وہ تختی اوس غار کے دروازہ پر رکھی ہوئی تھی۔ جہاں وہ آکر چپے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ حالات اون میں کے زمانہ میں سے کسی نے لکھے اور اوس عمارت میں نصب کر دئے تھے۔ اوس میں اون کے نام تھے۔ اور اون کا زمانہ بھی اوس میں درج تھا۔ اور یہ سبب بھی لکھا ہوا تھا۔ کہ وہ وہاں کیوں آئے تھے۔ اور بعض یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ باتیں اوس بادشاہ نے لکھی تھیں جس نے اون کو آکر دیکھا تھا اور وہاں ایک کینسہ بنایا تھا۔ اور ابن عباس کی روایت کے بموجب اون کی تعداد سات تھی اور آٹھواں کتا ہے۔ اور ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ میں ہی اون لوگوں میں سے ہوں جو اون کے حالات سے واقف ہیں۔

بن اسحاق کا بیان ہے۔ کہ وہ آٹھ تھے۔ اس واسطے اس کے قول کے بموجب کتابوں ان ہوگا۔ یہ لوگ رومی تھے اور بت پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی۔ انکی شریعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت تھی۔ لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ نے ان کا حال اپنی قوم کو بتایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ان کے خواب سے حضرت مسیح کے ارتقاء کے بعد اٹھایا تھا۔ لیکن پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے۔

۴۹۔ اصحاب کف کا حضرت عیسیٰ کے اور ان کے ایمان کا سبب یہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ حواری پر ایمان لانا اور شاہنژادہ کے مہلے پر انکا بہاگ کر ایک غار میں چھپنا۔ شہر میں آیا۔ اور چاہا کہ اس شہر میں جائے لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ اس شہر کے دروازہ پر ایک بت ہے جو کوئی اس کے اندر جاتا ہے اسے ضرور ہے کہ پہلے اسے سجدہ کرے۔ اس لیے یہ حواری اس کے اندر نہ گیا۔ اور شہر کے نزدیک ایک حمام میں آکر ٹھہر گیا۔ اور اسی میں کام کرنے لگا۔ حمام کے مالک نے دیکھا۔ کہ اس کے کام سے وہاں برکت کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کچھ وہاں جوان تھے وہ بھی اس کو دوست و رفیق ہو گئے۔ وہ حواری ان کے دروازے آسمان زمین کے اور آخرت کے حالات بیان کیا کرتا تھا۔ جس سے رفتہ رفتہ وہ ایمان لے آئے۔ اور اس کو سچا سمجھنے لگے۔

اسی میں وہاں کے پادشاہ کا بیٹا اس مقام پر ایک عورت کو لیکر آیا۔ اور حمام میں گسا۔ اس حواری نے جب ایسی ناشائستہ حرکت دیکھی۔ تو اس کو نصیحت کی اور کہا کہ یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ اس سے اس کو شرم آگئی۔ اور وہ لوٹ گیا یہ کچھ دنوں کے بعد وہ مکرر آیا۔

جب اس حواری نے اسے نصیحت کی۔ تو اس نے اسے گالیان دین اور جھڑک کر حمام میں اس عورت کو لے کر گس گیا۔ خدا کی قدرت وہ دونوں حمام میں مر گئے۔ پادشاہ کو جب یہ حال معلوم ہوا۔ اور لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ حمام میں ایک شخص ہے۔ اس نے شاہزادہ کو مار ڈالا ہے۔ تو اس نے اس کی گرفتاری کا حکم دیا مگر وہ حواری چل دیا تھا کسی کو نہ ملا۔ اسی میں کسی نے اس کے رفیقوں کا ذکر کیا۔ اور اون جوانوں کا تذکرہ ہوا۔ اس لیے لوگ اونہیں پکڑنے کو آئے۔ یہ سن کر یہ لوگ ہلا گئے۔ اون کا آقا ایک کسیت میں تھا۔ جب وہ دہان پہنچے تو اون سے اپنا حال بیان کیا۔ وہ بھی اون کے ساتھ ہو لیا۔ اور اس کا کتا بھی اون کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب رات ہو گئی۔ تو وہ ایک غار میں آئے۔ اور بولے کہ رات کو اسی جگہ رہیں گے۔ جب صبح ہوگی۔ تو جیسا مناسب ہو گا ویسا کریں گے۔ پر وہ اس میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو دہان ایک چشمہ ہی اور کچھ پھل ہی موجود ہیں۔ اونہوں نے وہ پانی پیا اور وہ پھل کمائے۔ پھر جب رات ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون کے کان تھپک دئے (یعنی اونہیں سلا دیا) اور اون پر فرشتے مقرر کر دئے کہ اونہیں دھنے بائیں کروٹیں بدلاتے رہیں۔ کہ اون کے اجساد کو مٹی نہ کھا جائے۔ اور آفتاب بھی اون پر نکلا کرتا تھا۔

۵۰۔ اصحاب کف کا غار سے زمانہ نئے دراز کو دقتیا نوس نے اون کا حال سنا۔ اور اپنے رفیقوں بعد نکلا اور شہر میں طعام خریدنے کو جانا اور وہاں لوگوں کا تعجب کرنا اور اون کے غار پر جانا وغیرہ چلے۔ تو دقتیا نوس کو معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک کف میں یعنی غار میں گس گئے ہیں۔ اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔ کہ اندر گس کر اونہیں نکال لائیں۔ لیکن جب کسی نے چاہا۔ کہ اندر جائے۔ تو اس کی ہمت بڑھی۔ اور خوف

کے سبب سے لوٹ لوٹ گئے۔ اس پر ایک شخص نے وقیانوس سے کہا۔ کہ اگر آپ اونہین پکٹرین تو آپ کا یہی ارادہ ہے کہ اونہین قتل کر ڈالیں۔ اوس نے کہا ہاں کہا تو پھر اس غار کا دروازہ بند کر دیجئے اور اونہین ہمیں چھوڑ دیجئے۔ وہ بہوک پیاس سے خود ہی مرجا بیٹھے۔ اس واسطے بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس غار کا دروازہ بند کر دیا اسی طرح وہ ایک مدت دراز تک وہاں پڑے رہے۔ اور زمانہ بزمانہ گزرتا گیا۔ اتفاقاً ایک مرتبہ وہاں مینہ برسنے لگا۔ ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ اگر کسی طرح اس غار کا دروازہ میں کھول لوں۔ تو اوس میں پانی سے بکریوں کو امن مل جائیگی۔ اس واسطے اوس نے غار کا دروازہ کھولا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دوسرے روز اذن کی رو صبح اذن کے اجسام میں واپس کر دین صبح کا وقت تھا۔ اذن میں سے ایک کوا ونون نے ایک روپیہ دیکر بھیجا کہ اذن کے واسطے کمانا مول لے آئے۔ اس شخص کا نام تملیخا تھا۔ جب وہ شہر کے دروازہ پر آیا۔ تو اوس نے نئی نئی حالتیں دیکھیں اور وہاں سے ہوتے ہوتے ایک شخص کے پاس پہنچا۔ اور کہا کہ مجھے ان درہم ہون کا کمانا دیدے۔ اوس شخص نے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ درہم تیرے پاس کمان سے آئے تملیخا نے کہا۔ مین اور میرے ساتھی کل بیان سے گئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو اذن ونون نے مجھے کمانا خریدنے کے واسطے بھیجا ہے۔ اوس شخص نے کہا۔ یہ درہم تو فلان بادشاہ کے زمانہ میں مرجع تھے۔ اور تملیخا کو بادشاہ کے پاس لے گیا۔ اس زمانہ میں وہاں کا پادشاہ ایک نیک آدمی تھا۔ اوس نے بھی تملیخا سے درہم ہون کا حال پوچھا۔ تملیخا نے جو بات پہلے کہی تھی وہی پھر اوس سے ہی بیان کی۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کمان میں۔ کمان میرے ساتھ چلو میں بتاے دیتا ہوں۔ لوگ اوس کے ساتھ گئے۔ اور غار

کے دروازہ پر پہنچے۔ وہاں تبلیغی نے کہا۔ ذرہ مجھے اپنے لوگوں کے پاس آگے جانے دو۔ تاکہ وہ آپ کی آوازیں سن کر کمین یہ خیال نہ کریں کہ دقیانوس کو ہمارا حال معلوم ہو گیا ہے۔ اور اس سے وہ ڈر جائیں۔ اس لیے وہ آگے آگے اندر گیا۔ اور اون سے سارا حال بیان کیا اور سب نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اب انہیں موت دیدے۔ اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا قبول کی۔ اور اوس کے اور نیز اوس کے سب رفیقوں کے کان تھپک دئے (یعنی سلا دیا) بادشاہ نے چاہا۔ کہ اوس کے اندر جائے لیکن جب کوئی شخص اوس کے اندر گستاخوں کے سبب اندر پاؤں نہیں رکھ سکتا تھا اس واسطے وہ اوس کے اندر نہ جا سکے مجبوراً بادشاہ لوٹ گیا۔ اور وہاں ایک کنیہ بنا دیا کہ اوس میں لوگ عبادت کیا کریں۔

عکرمہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اٹھایا تھا۔ تو اوس وقت ایک مومن بادشاہ کی حکومت تھی۔ اس زمانہ میں اوس کے ملک والے روح اور جسم کی نسبت اور اون کے قیامت کے دن اٹھنے کے باب میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ کوئی تو کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ فقط زمین ہی مبعوث کرے گا جسم نہیں ہوگا۔ اور کوئی کہتا تھا کہ زمین قیامت کے دن زمین اور جسم دونوں اٹھیں گے۔ اسکی نسبت جب بادشاہ کا اطمینان نہ ہوا۔ تو اسکو بڑا رنج ہوا۔ اور کس لڑکچہ پر ہنر اللہ تعالیٰ اسو درخت کی کہ یہ بات اوس پر ٹیک ٹیک ظاہر کر دی۔ کہ سچ اس میں کیا ہے۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اصحاب کھف کو صبح کے وقت اٹھایا۔ جب آفتاب روشن ہوا۔ تو اون میں ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ آج رات ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑی غفلت کی۔ اور اٹھ کر وہ بانی کی طرف گئے۔ وہاں غار کے پاس درخت بھی تھے اور پانی کا چشمہ بھی تھا دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہ چشمہ اور درخت سوکھ گئے ہیں۔ کسی نے اون میں سے کہا۔ ہمارے

عجیب حالت ہے۔ کہ ایک ہی رات میں یہ کنواں بھی خشک ہو گیا۔ اور رخت بھی سوکھ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو بہوگ لگا دی۔ اس لیے وہ بوے کہ کوئی شہر کہ جائے فلان تھا اُن کے حکام اُن کو لے کر پورے قریب میں لے گئے۔ اور جاکر دیکھے۔ کہ کمان اچھا کمان لے سکتا ہے۔ تو اس میں سے بقدر ضرورت کمان لے آئے۔ اور چپکے سے لے کر چلا آئے۔ اور کسی کو خبر نہ ہونے دی (پہرہ دن میں سے ایک شخص کمانا خریدنے کے لیے گیا۔ جب اس نے وہاں جاکر بازار کو دیکھا۔ تو اسے تو پہچان لیا۔ مگر صورتیں جو دیکھیں وہ نئی نئی دیکھیں اور نہیں پہچانا۔ اور طرز انداز سے معلوم ہوا۔ کہ وہ لوگ ایمان والے ہیں۔ پہرہ ایک شخص کے پاس مول لینے کے لیے گیا۔ اس نے جب اس کے دھرم دیکھے تو غیر مروج سکھ پایا۔ اس واسطے وہ اس خریدار کو بادشاہ پاس لے گیا۔ اس جوان نے کہا۔ کیا تمہارا بادشاہ فلان شخص نہیں ہے۔ وہ کا ندارنے کہا۔ نہیں بلکہ فلان شخص ہے۔ اس سے اس خریدار کو بڑا تعجب ہوا۔ جب بادشاہ کے سامنے اسے لے گئے۔ تو اس نے اپنے رفیقوں کی ساری کمانی سنائی۔ اس واسطے بادشاہ نے لوگوں کو جمع کیا۔ اور کہا تم لوگوں کو روح اور جسد کے باب میں اختلاف تھا دیکھو اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے فلان قوم میں سے یعنی اس بادشاہ کی قوم میں سے جو اون اصحاب کھف کے بہا گئے کے وقت تھا ایک نشانی کے طور پر بھیجا ہے۔ پہرہ اس جوان نے کہا۔ چلو میرے ساتھ۔ میں اپنے لوگوں کو بتا دیتا ہوں۔ بادشاہ سوار ہوا۔ اور اس کے لوگ بھی اس کے ساتھ چلے جب وہ اس کھف پر پہنچے۔ تو اس جوان نے بادشاہ سے کہا۔ مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں آپ سے آگے ہی اپنے رفیقوں کے پاس جاؤں اور انہیں آپ کی خبر کروں۔ نہیں تو جب وہ آپ کی آوازیں اور آپ کے

گھوڑوں کے سمون کی آہٹ سینگے تو بھیجا کہ آپ لوگ دقیانوس کے آدمی ہیں اور اوس سے وہ ڈرجائی گئے۔ اس واسطے بادشاہ نے اوسے اجازت دیدی وہ اپنے لوگوں کے پاس پہلے گیا۔ اور وہاں جا کر اون سے یہ سارا قصہ بیان کیا۔ تو اونہیں اس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ غار میں کتنی مدت سے ہیں۔ اور خوشی کے مارے رو پڑے۔ اور خدا سے دعا مانگی کہ اونہیں اب ماروے۔ اور جو لوگ کہ اونہیں دیکھنے کو آئے ہیں اونہیں اون کو نہ دکھائے جس سے وہ اوسی وقت مر گئے۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے اوس کے اور اوس کے رفیقوں کے کان تھپک دئے۔ اور اونہیں سلا دیا۔ جب اوس کو اندر دیر ہوئی۔ تو اس بادشاہ کے لوگ اون جوانوں کے پاس گئے دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہاں جسم پڑے ہوئے ہیں اور کوئی چیز اون کی بگڑی نہیں ہے۔ صرف یہی ہے کہ اون میں جان نہیں ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ دیکھو یہ ایک اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔

بادشاہ نے یہاں ایک تانبے کا صندوق دیکھا۔ اوس پر ہر گلی ہوئی تھی۔ جب اوسے کہولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس میں ایک سیسہ کی تختی ہے۔ اوس میں اون جوانوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ”وہ دقیانوس بادشاہ سے اپنی جانوں کو اور اپنے دین کو بچانے کے لئے بہا گئے ہیں۔ جب وہ اس غار میں گس گئے۔ اور دقیانوس کو اون کا اس غار میں ہونا معلوم ہوا۔ تو اوس نے یہ غار بند کرادیا۔ جو شخص ہمارے اس نوشتہ کو پڑھے اوسے اون کا حال معلوم ہو جائیگا“ جب اونہوں نے یہ پڑھا۔ تو اونہیں سخت تعجب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اونہوں نے تعریف کی۔ جس نے اونہیں مخلوق کے پر جلا اٹھانے کی قدرت پر یہ نشانی دکھائی تھی۔ اور خوب زور زور سے اونہوں نے تسبیح اور تحمید کی آوازیں بلند کیں۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بادشاہ اور اوس کے ساتھی اور ان جو انون تک پہنچ نہی گئے تھے۔ اور اور ان کو زندہ دیکھا تا ان کے چہرے نور سے چمکتے تھے۔ اور اور ان کے رنگ روشن تھے اور اور ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوئے تھے اور اور ان جو انون نے اپنے دیکھنے والوں سے وہ حالات بیان کیے تھے۔ جو اور ان کے اور وقیانوس کے درمیان گزرے تھے۔ اور بادشاہ اور ان سے بنگلیہ ہوا تا۔ اور وہ لوگ بادشاہ کے ساتھ بیٹا کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے اور اور اوس کا ذکر کرتے رہے تھے۔ پھر اور انون نے بادشاہ سے کہا۔ کہ اب آپ خدا کے سپرد۔ اور لوٹ کر جہان لیٹے تھے وہیں جا لیٹے۔ اس واسطے بادشاہ نے اور ان میں سے ہر شخص کے واسطے ایک طلا کی تابوت بنوایا۔ لیکن جب بادشاہ سوچا تو اسے خواب میں وہ لوگ نظر آئے۔ اور کہا کہ ہم سونے کے نہیں بنائے گئے ہیں ہم مٹی کے بنائے گئے ہیں۔ اور اوس میں مل جائینگے۔ اس واسطے اور ان کے لیے لکڑی کے صندوق بنوائے۔ پھر باہر کے لوگوں کے اور اور ان کے درمیان اللہ تعالیٰ نے خوف کا پردہ ڈال دیا۔ اور اور اوس بادشاہ نے غار کے دروازہ پر ایک مسجد بنوادی۔ اور اور ان کی زیارت کا ایک میلہ مقرر کر دیا۔

ان جو انون کے نام یہ ہیں۔ میکینا۔ تملینا۔ مرطوس۔ نیرڈس۔ کسٹوس۔ دینوس۔ ریطوس۔ قانوس۔ مخلیمینا۔ یہ سب نوناں ہوئے اور یہ سب سے مکمل روایت ہے۔ اور اور ان کے کتے کا نام قطمیر تھا۔ واللہ اعلم۔

## حضرت یونس بن متی

۱۵۔ حضرت یونس اور ان کا اپنی قوم پر بدعاکرنا ان کا واقعہ بھی ملوک طوائف کے ہی زمانہ کا ہے



اور عذاب کا نازل ہوتا۔

کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت یونس

ابن ممتی کے سوا کوئی نبی اپنی ماں کے نام سے منسوب نہیں ہوا ہے۔ ممتی اذن کی ماں کا نام تھا۔ اور یہ موصصل کے پاس کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام نیزبئی تھا۔ (اور جو قدیم زمانہ میں اسیہ یا کا دار السلطنت تھا) ان کی قوم کے لوگ بت پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو اذن کی طرف بھیجا تھا۔ کہ اونہیں بت پرستی سے منع کریں اور توحید سکھائیں۔ یہ تینتیس برس اذن میں رہے۔ اور اونہیں بہت کچھ ہدایت کی۔ مگر دور و میسون کے سوا ان پر کوئی ایمان نہ لایا۔ جب وہ ان کے ایمان سے مایوس ہو گئے۔ تو اذن پر بد دعا کی۔ نہ آئی۔ کہ تو نے میرے بندوں پر بڑی جلدی بد دعا کی۔ پھر اذن کے پاس جا۔ اور چالیس روز تک اذن کو ہدایت کر۔ یا ورنے پاس گئے۔ اور سیٹتیس روز تک اذن کو ہدایت کرتے رہے۔ مگر کسی نے ان کی نہ سنی۔ تب انہوں نے اذن سے کہا۔ کہ تم بہترین روز میں عذاب نازل ہوگا۔ اور اوس کی نشانی یہ ہے۔ کہ تمہارے رنگ متغیر ہو جائیٹھے۔ جب صبح ہوئی تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ اذن کے رنگوں میں تغیر آگیا۔ یہ دیکھتے ہی اونہوں نے کہا۔ کہ یونس نے جو کہا تھا۔ وہ ہی بلا نازل ہوئی۔ ہم نے اسے کبھی جھوٹ بولنے نہیں دیکھا ہے۔ دیکھو۔ اگر وہ رات کو یہیں رہیں۔ تو تمہیں عذاب سے کچھ اندیشہ نہیں۔ اور اگر وہ رات کو یہاں نہ ہوں۔ تو جاننا کہ صبح کو ہم پر عذاب آئیگا۔ جب چالیسویں شب ہوئی۔ تو حضرت یونس کو عذاب کے نازل ہونے کا یقین ہو گیا۔ اور اذن کے پاس سے وہ نکل کر چلے گئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو عذاب نے اگر اذن کے سر وں کو ڈھانک لیا اور ایک سیاہ ابر بڑا خوفناک اذن پر آگیا۔ جس میں سے سخت دھواں نکلتا جاتا تھا۔ پھر

وہ سہرا گیا۔ اور اون کے اجسام کا لے پڑ گئے۔

۵۲۔ حضرت یونس کی قوم سے توبہ کرنے پر جب اون لوگوں نے یہ حالت دیکھی۔ تو انہیں عذاب کا رعب ہونا۔ اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہو گیا اور انہوں نے

حضرت یونس کو جاکر ڈھونڈا تو وہ نہ ملے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کے دل میں ڈالا۔ کہ توبہ کریں۔ اور انہوں نے اخلاص کے ساتھ توبہ کی۔ اور ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہا۔ کہ دیکھو یہ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے۔ ہم کیا کریں۔ اوس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اور توبہ کرو۔ اور کہو یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم یا حی لا الہ الا انت پر وہ گائے سے باہر ایک ٹیلے پر پڑے میدان میں گئے۔ اور جتنے جاندار تھے خدا تعالیٰ سے فریاد و زاری کیلئے اونسراون کے بچے جدا کر دئے۔ اور ہر سب نے اللہ تعالیٰ سے چلا چلا کر فریاد کی اور معافی مانگی۔ اور جو جو برائیاں اور ظلم کیے تھے اوس کی تلافی کرنے لگے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے کسی کا کوئی پتہ اپنہ گھر کی عمارت میں لگا لیا تھا تو اسے بھی اُکھٹا کر کھینچ کر دینے لگا۔ اس منت و زاری اور خوف کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے اون سے عذاب دور کر دیا۔ یہ دن عاشورہ کا اور روز چار شنبہ کا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ شوال کا نصف مہینا اور دن چار شنبہ کا تھا۔

۵۳۔ حضرت یونس کا خدا سے روٹہ کر جانا اور اہر حضرت یونس انتظار میں تھے۔ کہ گائے کا کشتی سے گرنا اور مچھلی کا اون میں نکل لینا۔ اور گائے والوں کا دیکھتے کیا حال ہوتا ہے۔ کہ اسی میں ایک شخص اون کو جاتا ہوا ملا۔ انہوں نے اوس سے بیتی کا حال پوچھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ بیتی والوں نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اور اوس نے اون کی توبہ منظور کر لی۔ اور عذاب اون سے ٹال دیا۔ اس سے حضرت یونس کو بڑا غصہ آیا۔ اور قسم

کھائی۔ کہ اب تو میں اوس بستی کو چھوٹا ہو کر نہیں جاؤنگا۔ حضرت یونسؑ کی قوم کے سوا ایسی اور کوئی بستی نہیں ہے کہ جس پر عذاب آیا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ٹال دیا ہو۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے روٹھ کر چلے گئے۔ اون کا مزاج بڑا تند اور تیز تھا۔ اور صبرِ ادا میں بہت ہی کم تھا۔ اور اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے نبی صلعم کو اون کی اقتدا سے ممانعت کی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ لَا تَكُنْ كَصَلَاحِ الْخَوْتِ (اے پیغمبرِ یونسؑ، پھلی والے کی طرح نہ ہونا) اور جب چلے گئے تو اون کو یہ خیال گزرا کہ اللہ تعالیٰ اون پر قہر نہیں۔ یعنی اون پر عذاب نہیں کر سکیگا۔ یا اون کو نہایت تنگ قید میں نہ ڈال سکے گا۔ غرض وہ چلے گئے اور چلتے چلتے ایک کشتی میں سوار ہوئے اوس کشتی پر ایک طوفان آگیا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ وہ ٹھیر گئی۔ آگے چلی ہی نہیں ناخن لے کر۔ تم میں کون مجرم ہے اوسکے سبب سے یہ کشتی نہیں چلتی ہے۔ حضرت یونسؑ نے کہا۔ یہ مجرم میں ہوں۔ میں نے ہی خطا کی ہے۔ مجھے دریا میں ڈال دو۔ اونہوں نے اس بات کو اون کی تسلیم نہیں کیا۔ اور کہا۔ کہ لاؤ قرعہ ڈالیں فَسَاهُمْ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (پھر اونہوں نے کشتی والوں کے ساتھ قرعہ ڈالا۔ تو ہار گئے) مگر اونہوں نے اونہیں دریا میں نہ ڈالا۔ اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اور پھر بھی اونہیں نہ گرایا۔ آخر کار حضرت یونسؑ خود ہی دریا میں گر گئے۔ یہ رات کا وقت تھا فَالْتَقَمَهُ الْخَوْتِ (تو پھلی نے اون کو نگل لیا) پھر اللہ تعالیٰ نے پھلی پر وحی بھیجی۔ کہ اونہیں اپنے پیٹ میں تولے مگر نہ تو اون کے گوشت پر کوئی کھروچا لگائے۔ اور نہ اون کی ہڈی توڑے۔ چنانچہ پھلی نے لے لیا۔ اور جہان دیا میں اوس کا مسکن تھا وہاں چلی گئی۔

۵۴۔ حضرت یونسؑ کی تسبیح و تہنیت ہے جب حضرت یونسؑ اوس جگہ پہنچ گئے۔ تو وہاں

نجات ہوتا اور مچلی کے پیٹ سے نکلنا۔ اونہون نے گس پس کی آواز سنی۔ تو اپنے

دل میں کہا۔ کہ یہ کیسی آواز ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مچلی کے پیٹ میں ہی اون پر چبھی  
کہ یہ بھری جانوروں کی تسبیح کی آواز ہے۔ اس لیے اونہون نے ہی مچلی کے پیٹ  
میں ہی تسبیح پڑھنا شروع کی۔ اور ملائکہ نے اون کی تسبیح کی آواز سنی۔ تو کہا پروردگار ہمیں  
ایک باریک آواز کہیں دوزمین میں سنائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یہ میرا بندہ یونس ہے۔ اس نے میری کچھ خطا کی ہے۔ اس لیے میں نے اس سے  
مچلی کے پیٹ میں دریا میں قید کیا ہے۔ فرشتے بولے۔ وہ تو بندہ بڑا نیک ہے  
اس کے نیک کام تو ہر روز آسمان پر آیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اون کی شفاعت

کی فِئِ الدُّنْيَا فِي الظُّلُمَاتِ دَہر حضرت یونس نے ہی تائیکہ یونس یعنی ظلمت بحر ظلمت نکلا ہی  
اور ظلمت شب میں اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ اور کہا۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ**

(اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے۔ اور میں نے بڑا ہی ظلم کیا ہے) اور اونہون

نے پہلے ہی نیک کام کئے تھے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون کے حق میں فرمایا  
ہے **فَلَوْلَا اِنَّہٗ كَانَ مِنَ الْمُسْتَجِیْبِیْنَ لَکُنْتَ فِی الْبَطْنِ اِلٰی یَوْمٍ یُّبْعَثُوْنَ**۔ (تو اگر یونس

خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔ تو اس دن تک کہ جب لوگ (قیامت کے دن)  
اُٹھا کر کھڑے کیے جائیں گے یونس ہی اس کے پیٹ میں پڑے رہتے) اس سے معلوم ہوتا ہی

کہ جب کسی لغزش ہو جائے تو عمل صالح آدمی کے اس وقت بڑی مفید ہوتے ہیں۔  
**فَبَلَدْنَا نَاوًا بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ** (تو ہم نے اون کو مچلی کے پیٹ سے نکال کر کھلمیدان

میں ڈال دیا اور وہ مچلی کے پیٹ میں رہنے سے بیمار ہو گئے تھے) دریا کے کنارے پر اگر پڑ گئے  
اور وہ ایسے ہو گئے تھے کہ جیسے بچا ابھی کا جنا ہوا ہو۔ وہ مچلی کے پیٹ میں جائیں گے

رہے۔ ایک روایت ہے۔ کہ بیس روز یا تین روز یا سات روز مچلی کے پیٹ میں رہے۔  
 والدہ اعلم اور اللہ تعالیٰ نے اون پر ایک یقطن کا پیڑ پیدا کر دیا۔ یقطن قرع یعنی کدو  
 کو کہتے ہیں۔ اوس سے دودھ نکل نکل کر اون پر گرتا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ  
 نے کچھ پہاڑی جنگلی بکریاں اون کے واسطے مقرر کر دی تھیں وہ صبح شام اونہیں دودھ  
 پلا جاتی تھیں۔ اور اسی سے اون میں بہ قوت آگئی تھی۔ بہرہ چلنے لگے۔ اور ایک روز  
 اوسی پٹیر کے پاس آگئے۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہ خشک ہو گیا ہے۔ اس سے اونہیں رنج  
 ہوا اور رو پڑے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون پر عتاب کیا۔ اور نہ آئی کہ تو ایک درخت پر  
 رنج کرتا اور روتا ہے اور ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ آدمیوں پر تجھے کچھ افسوس نہ ہوا  
 جن کے مارنے کی تو نے دعا کی تھی۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونس کا پر اللہ تعالیٰ نے اونہیں حکم دیا۔ کہ وہ اپنی قوم کے  
 بہ اپنی قوم میں جانا اور قوم والوں کی اطاعت۔ پاس جائیں۔ اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اون کی  
 خطا معاف کر دی ہے۔ چنانچہ وہ پہلے راستے میں ایک راعی سے اون کی ملاقات  
 ہوئی۔ حضرت یونس نے اوس سے اپنی قوم کا حال پوچھا۔ اوس نے کہا۔ وہ بڑی آرزو  
 کر رہے ہیں کہ اون کا رسول کسی طرح اون کے پاس آجائے۔ حضرت یونس نے کہا۔  
 تو اون سے جاکر کہہ۔ کہ میں یونس کو دیکھ کر آیا ہوں۔ راعی نے کہا میں تو اون سے جاکر جب  
 کہ لوں گا۔ کہ تمہاری اس بات کے کہنے کا مجھے کوئی گواہ مل جائے۔ اس لیے حضرت یونس  
 نے اوس کی بکریوں میں سے ایک بکری کو بتایا۔ اور جان دہ کھڑی تھی اوس جگہ کو بھی بتایا  
 اور وہاں ایک درخت کی طرف ہی اشارہ کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ سب اس بات کے گواہ ہیں۔  
 تب راعی لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور اون سے کہا۔ کہ میں نے یونس کو دیکھا ہے

وہ سنتے ہی اوس پر دوڑے۔ کہا جلدی مت کرو۔ صبح ہونے دو جب صبح ہوئی۔ تو وہ اوس زمین اوس مقام پر لے گیا جہاں اوس نے یونس کو دیکھا تھا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ گواہی دے چنانچہ اوس مقام نے گواہی دی اور ایسی ہی بکری اور درخت نے بھی گواہی دی۔ حضرت یونس بھی وہیں کہیں چہے تھے جب بکری نے گواہی دی۔ تو اوس نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر تم اللہ کے نبی کو دیکھنا چاہتے ہو۔ تو وہ فلاں مقام پر ٹینگے۔ وہ لوگ حضرت یونس کے پاس آئے۔ اور جب اون کو دیکھا۔ تو اون کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔ اور پیر چومے۔ اور انہیں منت خوشامد کر کے شہر کو لے گئے۔ پھر وہاں وہ اور اون کے اہل و عیال چالیس دن رہے۔ اور بعد اسکے وہ سیر کے طور پر نکلے۔ اور بادشاہ بھی اون کے ہمراہ نکلا۔ اور اپنے ملک کا کاروبار اوس راعی کے حوالہ کر آیا۔ اور وہ بھی چالیس سال تک اوس کے ملک کا انتظام کرتا رہا۔ پھر اُس کے بعد حضرت یونس لوٹ کر پھر وہاں آگئے۔

۵۶۔ حضرت یونس کے پھل کے بیٹ میں جانے ابن عباس اور شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت کی ایک اور روایت۔

وہ پھل کے بیٹ سے نکل آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصافات میں ایسے ہی فرمایا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے قَتَبْنَا بِالْعِزِّ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝۹۰ اَبْنَتْنَا عَلَيْهِ نَجْمٌ ۝۹۱ وَارْسَلْنَاهُ اِلَىٰ مَآثِنِ الْاَلْفِ اَوْ يَنْبِذُوْنَ تَوْبَهُنَّ اَوَّلُوْهُنَّ ۝۹۲ کے بیٹ سے نکال کر کہیں میدان میں ڈال دیا اور پھل کے بیٹ میں رہنے سے ڈھال ہو رہے تھے۔ اور پھر بتے اون پر (کدوکا) ایک بیلدار دشت بھی اُگایا۔ اور اونکو اچا کر کے ایک لاکھ آدمی کی طرف اور (اگر بال بچوں کو بھی ملا تو) اون سے بھی زیادہ کی طرف پیغمبر کے سپہا۔ اور شہر نے کہا ہے کہ جب پھل یونس کے پاس آئے۔ اور کہانی تو سہ والوں کے پاس چل۔ اور اونکو غذا سے

ڈرا۔ کیونکہ اون پر عذاب آنے والا ہے۔ کہنا مجھے ایک جانور سواری کے لیے چاہیے ہو  
 کہا اتنی مہلت نہیں ہے۔ کہا تو میں جو تباہی بہن لون۔ کہا اتنی بھی مہلت نہیں ہے۔  
 راوی کہتا ہے۔ تو وہ غصہ ہو گئے اور کشتی کی طرف چلے گئے اور اوسمین سوار ہوئے جب  
 وہ کشتی میں سوار ہوئے۔ تو اوس کا چلنا موقوف ہو گیا۔ راوی کہتا ہے پہرا و نمون نے  
 قرعہ ڈالا۔ تو حضرت یونس کا نام نکلا۔ پہر مچلی آئی۔ اور غیب سے اوس مچلی کو ندا آئی  
 کہ یونس کو ہم نے تیری روزی نہیں بنایا ہے۔ ہم نے تجھے اونکے واسطے پناہ بنایا ہو۔  
 پہر مچلی نے اونمین نکل لیا۔ اور یہاں سے وہ اونمین لیکر چلی گئی۔ اور ابلکہ پر گزرتی ہوئی  
 دجلہ ہی دجلہ چلی گئی۔ اور جا کر اونمین نینو سے مین نکا لکڑا لیا۔

اللہ تعالیٰ کا تین رسولوں کا شمار انطاکیہ کو بھیجنا جو ملوک طوائف کو زمانہ کا واقعہ ہے

۵۷۔ حضرت عیسیٰ کے دو رسولوں کا انطاکیہ یہ لوگ حضرت مسیح کے جواری اور اصحاب تھے  
 جانا اور بادشاہ کا اونمین قید کرنا اور پٹوانا۔ اونہون نے پہلے دو کو بھیجا تھا۔ جن کے نامون  
 کی نسبت اختلاف ہے۔ وہ دونوں انطاکیہ کو آئے۔ وہاں اونہون نے ایک بزرگ کو  
 دیکھا۔ جو بکریان چرا رہا تھا۔ اوسکا نام حدیب النجار تھا۔ اونہون نے اوس پر سلام کیا۔ اوس  
 نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ بولے۔ کہ حضرت عیسیٰ کے رسول ہیں۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت  
 کی ہدایت کرنے کو آئے ہیں۔ کہا کوئی نشانی بھی تمہارے پاس ہے۔ وہ دونوں رسول پہلے  
 بان ہے۔ ہم رضیون کو اچھا کرتے ہیں۔ اور اندھون کو آنکھین دیتے ہیں۔ اور کورہیون کو  
 چنگا کرتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں۔ حدیب نے کہا۔ کہ میرا ایک بیٹا  
 بیمار ہے۔ اوسے کئی برس ہوتے ہیں اچھا نہیں ہوتا ہے۔ اور اونمین اپنے گھر لے گیا۔

انہوں نے ادس کے بیٹے کے اوپر ہاتھ بھر دیا۔ وہ اسی وقت اچھا بچا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پہرہ خیر شہر میں مشہور ہوئی۔ اور بہت مریض ادس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے اچھے کر اوائے۔

ادس کا ایک پادشاہ تھا جس کا نام لطیف بن تھا۔ وہ بتوں کو پوجا کرتا تھا۔ جب ادس ان کی خبر ہوئی تو ادس نے انہیں بلایا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم حضرت عیسیٰ کے پیچھے ہوئے ہیں۔ اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے راستہ کی ہدایت کرنے آئے ہیں۔ ادس نے بھی کہا کہ کوئی نشانی یہی لائے ہو۔ کہا۔ ہم اندھوں کو آنکھیں دیتے اور جذامیوں کو اور مریضوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کرتے ہیں۔ پادشاہ نے کہا اٹھو تو ہم تمہارا حال دیکھیں کہ کیسے ہو جب وہ اٹھے تو سب لوگوں نے انہیں ماننا شروع کر دیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ وہ دونوں شہر میں جب آئے تو مدت تک پادشاہ تک ادس کی رسائی ہی نہیں ہوئی۔ ایک مدت کے بعد جب ادس نے دیکھا کہ پادشاہ باہر نکلا ہے۔ تو تکبیروں کے بغیر مارے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔ اس سے پادشاہ کو غصہ آیا۔ اور انہیں دونوں کو قید خانہ میں بھیج دیا اور ہر ایک کے تلوں پر دوڑ لگوائے۔

۵۸۔ حضرت عیسیٰ کا ایک تیسرے رسول کو جب لوگوں نے انہیں جھوٹا بنایا۔ اور انہیں انکی مدد کے لیے بھیجا اور انطاکیہ والوں کا ایمان مار پیٹ کی۔ تو حضرت مسیح نے ادس کی مدد کے لئے شمعون حواری کو بھیجا۔ جو ادس کے حواری بن لانا۔

میں سب سے بڑا تھا۔ وہ شہر میں جھبیس بدل کر آیا جیسے وہ حضرت عیسیٰ کا حواری نہیں ہے۔ اور پادشاہ کے دربار میں ان کے ساتھ رہنے لگا۔ جنہوں نے پادشاہ تک انکا ذکر پہنچا دیا۔ اور پادشاہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسکی صحبت سے خوش



ہوا۔ اور اوس سے مانوس ہو گیا۔ اور عزت کرنے لگا۔ جب ایک مدت گزر گئی۔ تو موقع پا کر شمعون نے پادشاہ سے عرض کیا۔ کہ میں نے سنا ہے کہ تیرے ملک میں دو شخص آئے تھے اور اونہوں نے تجھے اپنے دین کی دعوت کی تھی اس واسطے تو نے اون کو قید میں کر رکھا ہے۔ اور اونہیں پڑوایا یہی ہے۔ کیا تو نے خود اون سے بات چیت کی تھی۔ اور اون کی باتیں سنی تھیں۔ یا کسی اور نے اون کی نسبت کچھ تجھ سے کہہ دیا تھا۔ پادشاہ نے کہا۔ کہ مجھے اون پر غصہ آگیا تھا۔ شمعون نے کہا۔ ہللا اب تو بولائے دیکھیں تو وہ کیا کہتے ہیں۔ پادشاہ نے اونہیں بلوایا شمعون نے اون سے پوچھا کہ تمہیں کس نے یہیجا ہے۔ بولے۔ کہ ہمیں اوس پروردگار نے یہیجا ہے۔ جس نے تمام چیزیں بنائیں۔ اور اوس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ شمعون نے کہا۔ ہللا اوس کی مختصر مختصر تعریف اور صفت کیا ہے۔ بولے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو اوس کا ارادہ ہوتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے پوچھا۔ کہ ہللا تمہارے پاس کوئی نشانی بھی ہو کہ تم اوس کے بیٹے ہوئے ہو۔ کہا۔ نشانی یہ ہے۔ کہ جو تیری آرزو ہو وہ پوری ہو جائیگی اس پر پادشاہ نے حکم دیا۔ تو ایک لڑکے کو لائے۔ جس کی آنکھیں جاتی رہی تھیں اور اون کی جگہ گوشت کے ٹوٹے ہوئے تھے پہر اونہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی۔ جس سے آنکھوں کی جگہ چر گئی۔ اور اونہوں نے مٹی کے دو گولہ بنائے اور اونہیں آنکھ کے حلقوں میں رکھ دیا۔ وہ اوس کی بلیاں ہو گئے۔ اور اون سے وہ دیکھنے لگا۔ پادشاہ اس سے تعجب میں رہ گیا۔ اور بولا۔ اگر تمہارے خدا میں جس کی تم پرستش کرتے ہو۔ یہ طاقت ہو کہ مرد سے کو زندہ کر دے۔ تو میں اوس پر اور تم پر ایمان لے آؤنگا اونہوں نے کہا۔ ہمارا اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ پادشاہ نے کہا۔ یہاں ایک مرد مر گیا ہے

اور سات روز سے مڑا ہوا ہے۔ ہم نے اسے دفن نہیں کیا ہے۔ اس کا باپ بیان  
 نہیں ہے اس کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر اس نے مردہ کو مشکایا۔ اس میں  
 بدبو اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور دونوں نے علانیہ اور شمعون نے آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ سے  
 دعا کی۔ اور مردہ جی کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بولنے لگا۔ کہ میں مشرک مرا تھا۔ اور دوزخ کے  
 گڑبھوں میں ڈال دیا گیا تھا۔ تمہیں چاہیے اس شرک کی خرابی سے بچو۔ پھر کہا۔ آسمان  
 کے دروازے کھل گئے۔ اور میں نے اُدھر دیکھا۔ تو دیکھا کیا ہوں کہ ایک خوبصورت  
 جوان ہے اور ان تینوں کی سفارش کر رہا ہے۔ پادشاہ نے پوچھا وہ تینوں کون ہیں  
 کہا یہ اور شمعون کی طرف اشارہ کیا۔ اور یہ دونوں اور دونوں پہلے رسولوں کی طرف ہاتھ کر کے  
 بتایا۔ اس سے پادشاہ کو تعجب ہوا۔ اور شمعون نے اس وقت پادشاہ کو اپنے دین کی  
 دعوت کی۔ اور اس کی قوم ان پر ایمان لے آئی۔ اور پادشاہ بھی ایمان لایا۔ اور کچھ لوگوں  
 نے ان کو نہ مانا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ پادشاہ کا فرہی رہا۔ اور اس نے اور اس کی  
 قوم نے ارادہ کیا۔ کہ رسولوں کو قتل کر ڈالیں۔ جب یہ بات جمیت بنجار نے سنی جو شہر کے  
 دروازہ پر رہتا تھا وہ وہاں سے دوڑ آیا۔ اور ان سے اللہ تعالیٰ کی باتیں کہیں اور  
 اللہ تعالیٰ کی اور رسولوں کی اطاعت کے واسطے کہا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے  
 اپنے اس قول میں فرمائی ہے اِذَا رُسُلُنَا الَیْہِمْ اَتٰنَیْنِ فَلَکَ بُوْہُمَا فَعَزَّ زَنَا بِنَا لِیْثِ  
 داس طرح کہ پہلے ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے ان کو نہ مانا۔ اس پر ہم نے  
 ایک تیسرے رسول سے ان کی اور مدد کی اس تیسرے کا نام شمعون تھا۔ بیان اللہ تعالیٰ نے  
 بھیجے کہ اپنی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ انہیں مسیح نے بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔  
 کہ مسیح نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں بھیجا تھا۔ اس واسطے وہ اللہ ہی کے بھیجے

ہوئے تے۔

۵۹۔ انطاکیہ والوں نے قحط اور حبیب کا غرض جب اون لوگوں نے ان رسولوں کو جھوٹا بنایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر خشک سالی کی قتل و جنت میں جانا۔

بلا نازل کی۔ اس واسطے ادن لوگوں نے رسولوں سے کہا اِنَّا نَطِيرُ نَايِكُمْ لَيْتَ لَكُمْ  
 نَشْرُ هَؤُلَاءِ الْجَحَنَّمَ وَيَكْسِبُكُمْ مِّنَّا عِلَابُ الْاِيْمِ (میں تمہیں جہنم سے لایا کرتا ہوں اگر تم اپنے عطا  
 و نصیحت سے) باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں (پتھروں سے) ماریں گے اور ضرور تم کو ہم سے بڑی سخت  
 تکلیف پہنچیں گی)

یہ بڑی بات تھی۔ پھر جب حبیب آیا۔ شیخص مومن تھا۔ اور اپنا ایمان چھپا سے رہتا تھا۔ اور اپنی جو کمائی ہوتی اسے جمع کرتا اور نصف اپنے عمیل کے خرچ میں اٹھاتا۔ اور نصف صدقہ میں دیدیا کرتا تھا۔ قَالَ لَيَقْعِمَنَّ الْكُرْسِيُّ لَيْسَ لَكَ كَمَا سَبَّاهُ يَوْمَ رَسُولُونَ كَاتِبَاعِ كَرْدِ يَسْكُرُ اوس کی قوم نے کہا۔ کیا تو بھی ہمارے رب سے مخالف ہو گیا۔ اور اوس کے الید پر ایمان لے آیا۔ مَا لِي لَا اَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَالَّذِي تُرْجِعُونِ رَجْعًا کیا جنون ہے کہ جس نے مجھ پیدا کیا ہے اوسکی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کو اوس کی طرف لوٹ جانے ہے جب اوس نے یہ بات کہی۔ تو اوسے اونمون نے قتل کر ڈالا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اوس کے لیے جنت واجب کر دی۔ اور اس طرح فرمایا۔ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ لِيَلْبَسَ قَوْمِي يَعْلمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسے ارشاد ہوا۔ کہ جنت میں جا داخل ہو (لیکن دیکھو کہ اوسے اب بھی اپنی قوم کی بھلائی کا خیال تھا کیونکہ) اوس نے کہا۔ کیا اچھا ہوتا جو میری قوم جان جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا۔ اور اپنے مقبول بندوں میں مجھے شامل کر لیا۔

## شمسون کا حال جو انھیں ملوک طوائف کرمانہ میں تھا

۴۰۔ شمسون مومن کا بت پرستوں پر جہاد اور شمسون روم کو ایک قریب میں رہتا تھا اور یہاں لڑتا تھا لیکن اس اور سکا زور اور عورت کا اسے بالوں سے بانڈنا بستی کے لوگ بت پوجتے تھے۔ شمسون شہر اور شمسون کا ستون نکال کر شہر کو گرا دینا۔ سے کچھ دور کئی میل پر رہتا تھا۔ اور اکیلا ہی ان

بستی والوں پر جاتا اور اونٹ کے جترے کی ٹہنی سے اون سے لڑا کرتا تھا۔ بہر جب کہیں اسے پیاس لگتی تو جہان کہیں شیریں پانی ہوتا بہتر دن سے چشمے پہوٹ کر نکل آتے۔ اور وہ اسے لے لیا کرتا تھا اور وہ ایسی قوت والا اور طاقتور تھا۔ کہ لوہا وغیرہ اس کے سامنے کچھ اصل نہ رکھتا تھا۔ اسی طرح وہ اون پر جہاد کرتا اور انہیں لوٹ کھسوٹ لاتا تھا۔ اور وہ اس کا کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔

اس واسطے اس شہر والوں نے اس کی عورت کو گمانٹا۔ اور اسے کچھ دنیا کیا۔ کہ کسی طرح سے وہ اسے باندھ دے وہ راضی ہو گئی۔ اور اونہوں نے اسے ایک مضبوط رسی دی۔ اور اس نے وہ رسی لیکر رکھ لی۔ جب وہ رات کو سو رہا۔ تو اس عورت نے رسی سے اس کے ہاتھ باندھے۔ لیکن جب وہ بیدار ہوا۔ تو اس نے کہنچا اسے توڑ ڈالا۔ عورت نے یہ بات شہر والوں سے کہلایہی۔ اس واسطے اونہوں نے اسے کی ایک زنجیر بھیجی اور اس نے اس زنجیر سے اس کے ہاتھ باندھے۔ اور گردن میں بھی زنجیر ڈال دی وہ سو رہا تھا۔ جب وہ اٹھا تو اس نے کہنچ تان کر ہاتھ اور گردن دونوں سے اسے توڑ ڈالا۔ اور عورت سے کہا۔ یہ دومرتبہ تو نے باندھا اس کا کیا سبب تھا۔ کہا میں تیرا زور مانا چاہتی تھی۔ اب مجھے معلوم ہو گیا

کہ دنیا میں تیرے برابر کوئی زور آور نہیں ہے۔ ہبلا کوئی چیز ایسی ہی ہے جس سے تجھے باندھا جائے اور وہ تجھ سے نہ ٹوٹ سکے۔ کہا ہاں ایک چیلہ ہے۔

اوس عورت نے پوچھا۔ کہ وہ کیا چیلہ ہے تو اوس نے ایک مدت تک اوسے نہ بتایا لیکن جب بہت پوچھا تو اوس نے کہدیا بال ایسے ہیں کہ اگر تو اوس سے مجھے باندھ دو تو میں اونہیں زمین توڑ سکوں گا۔ جب وہ سو گیا تو اوس نے اوسکے کمر بالوں سے اوسکے ہاتھ باندھے۔ اوسکے سر پر بال بہت بڑے بڑے تھے اور اونہیں یہ حال کہلا بھیجا۔ وہ فوراً آئے۔ اور اوسے پکڑ لیا۔ اور ناک کان کاٹ ڈالے۔ آنکھیں نکال ڈالیں اور مخلوق کے دیکھنے کے واسطے اوسے کھڑا کر دیا۔ اور پادشاہ بھی اوسے دیکھنے کے واسطے آیا۔

اس شہر کی عمارت ستونوں پر تھی۔ شمسوں نے اللہ تعالیٰ سے اون کے حق میں بدعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ کہ شہر کے عمود و ستون سے دو عمود لے۔ اور اونہیں کینچ لے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکی آنکھیں وغیرہ چیزیں جو جاتی رہی تھیں وہ اوسے سب دیدیں۔ پھر اوس نے دوستوں کینچ لئے۔ جس سے وہ تمام شہر وہاں کے باشندوں پر گر پڑا۔ اور پادشاہ اور وہ سب کے سب مر گئے یہ شمسوں بلوک طوائف کے زمانے میں تھا۔

## جر حبیس کا قصہ جو ملوک طوائف کے زمانہ میں تھا

۶۱۔ جر حبیس اور اسکی تجارت وغیرہ اور وہ اصل کہتے ہیں کہ وہ اصل میں ایک پادشاہ تھا۔ جس کا وازاں کو جانا اور وہاں کے پادشاہ کی بت پرستی اور ظلم نام تھا یہ بڑا جبار ظالم تھا۔ اور جر حبیس فلسطین کا ایک نیک باشندہ تھا۔ اور ایمان چھپائے رہتا تھا۔ اور اوسکے ساتھ اور بھی چند صالح لوگ تھے۔

انہوں نے کچھ حواریوں کو دیکھا ہی تھا۔ اور اوس سے کچھ مذہب کی باتیں سیکھی تھیں۔ اور جرجیس ایک بڑا تاجر تھا اور بہت کچھ صدقہ دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی اپنا تمام مال صدقہ میں دیدیا کرتا تھا۔ اور پھر اپنی کمائی سے اوسط سطح مال پیدا کر لیتا تھا۔ اور اگر اوسے صدقہ دینے کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ دولت سے فقیری کو بہتر سمجھتا تھا۔

چونکہ اوسے شام میں یہ اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ کہیں اوس کی دینداری میں کچھ خرابی نہ آجائے اس واسطے وہ موصل کو چلا گیا اور پادشاہ کے واسطے کچھ تحفہ تحائف لیتا گیا۔ کہ کہیں وہ اوسے اوسکے دشمنوں کے حوالہ نہ کر دے۔ یہاں جب یہ آیا۔ تو اوس وقت آیا۔ کہ پادشاہ نے اپنی قوم کے عظماء اور اکابر کو جمع کیا تھا۔ اور آگ جلائی تھی۔ اور کتنے ہی حکم عذاب تیار کئے تھے۔ اور ایک بت کو جس کا نام اقلون تھا کڑا کر دیا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی اوسے سجدہ نہ کرے اوسے عذاب کیا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے۔

۴۴۔ جرجیس کی اور موصل کے پادشاہ کی بت پرستی اور خدا پرستی پر بحث۔ ہوا۔ اور اپنے دل میں جہاد کے لیے تیار ہو کر جو کچھ

اپنے پاس مال و اسباب تھا اپنے اہل بیت میں تقسیم کر دیا۔ اور پادشاہ کے پاس نہایت بخشش آورا اور غضب آلود ہو کر آیا۔ اور کہا تو ایک بندہ اور غلام ہے۔ نہ تو تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے۔ اور نہ کسی غیر پر کچھ اختیار ہے۔ تیرے اوپر ایک پروردگار ہے اوس نے تجھے پیدا کیا۔ اور روزی دی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اور اوس کے بت کے عیب کا بیان کیا۔ یہ سنکر پادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے۔ اور کہاں سے آیا ہے۔ جرجیس نے کہا۔ میں اللہ کا بندہ اور اوس کی لونڈی کا بیٹا ہوں۔ خاک سے پیدا ہوا۔ اور خاک میں ہی لمبا و نکھا۔ پادشاہ نے اوس سے عنقریب

پرستش کے واسطے کہا۔ اور کہا اگر تیرا پروردگار تمام دنیا کا پادشاہ ہوتا تو تجھ پر بھی اوس کی عنایت کے کچھ آثار نظر آتے۔ جیسے میری قوم کے امرا پر میری مہربانی کے آثار نظر آتے ہیں جرجیس نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی تجھے تعظیم و تمجید کرنا چاہیے۔ اور کہا۔ کیا اقلون کی عبادت بہتر ہے جو نہ تو سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ اور نہ تجھے پروردگار عالم سے پچاسکتا ہے۔ یا اوس کی عبادت بہتر ہے جس کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں پھر جرجیس نے حضرت عیسیٰ کا اور اون کے معجزات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اونہیں اپنا خاص بندہ بنایا اور اونہیں اعزاز و اکرام بخشا ہے۔ پادشاہ نے یہ باتیں سن کر اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو ایسی باتیں کہی ہیں۔ کہ ہم اونہیں جانتے ہی نہیں ہیں۔ اب دوہی باتیں ہیں۔ یا تو تو اس بت کو سجدہ کرنہیں تو میں تجھے سخت سزا دوں گا۔ جرجیس نے کہا۔ کہ تیرا بت جو ہے۔ اگر اسی نے آسمان بنایا ہے اور فلان فلان چیزیں بنائی ہیں تو تو سوچ کھتا ہے اور تیری بات ٹھیک ہے اور اگر ایسا نہ ہیں ہے تو ملعون تیرا کالا سنہ۔

۴۔ موصول کے پادشاہ کا جرجیس کو سخت ایذا پہنچا اور اوس کا مرنہ نہیں۔ جب پادشاہ نے جرجیس کی یہ باتیں سنیں تو اوسے قید کا حکم دیا اور لوہے کی کنکلیوں سے اوس کا بدن کمر چڑھایا۔ جس سے اوس کا گوشت اور گین ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ اور اوزیر سے کہہ کر اور رانی چہر کوا لی۔ مگر اس پر بھی وہ نہ مرا۔ جب پادشاہ نے دیکھا۔ کہ اس سے وہ نہ مرا۔ تو لوہے کی چھ سلاخیں گرم کرائیں۔ کہ وہ آگ کی طرح گرم ہو گئیں۔ اور اوس کے سر میں گھسیڑ دیں جس سے اوس کا مغز نکل پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی اوسے بچا دیا۔ جب پادشاہ نے دیکھا کہ اس سے بھی وہ نہ مرا۔ تو اوس نے ایک تانبے کا حوض لیا۔ اور اوس پر آگ جلا کر اوسے خوب گرم کر دیا۔ اور پھر اوس میں جرجیس کو ڈال دیا۔ اور اوسے

ڈہانک دیا۔ جس سے وہ ٹنٹڑا ہو گیا۔ پہر جب دیکھا۔ کہ اس سے بھی وہ نہ مرا۔ تو اسے بلایا۔ اور پوچھا کہ میں نے جو ایسی ایسی تھکواندائیں دین تجھے اس سے دکھ درد ہوا یا نہیں جرجیس نے کہا۔ کہ میرے رب نے یہ اندائیں مجھ سے دور کر دیں اور مجھے صبر عطا فرمایا کہ تجھ پر اس کی حجت قیام ہو جائے۔

۶۴۔ بادشاہ کا جرجیس کو قید کرنا اور اس کا ٹھکانا اب اس نے یہ تجویز کی۔ کہ جرجیس کو ہمیشہ کے لیے قید کر دیا جائے لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ اگر تو نے اسے مجس بن ایسے ہی آزاد چھوڑ دیا۔ تو وہ لوگوں سے باتیں کرے گا۔ اور انھیں تیرے برخلاف بٹھکا دیگا۔ چاہیے کہ اسے ایسی ایذا دی جائے۔ کہ جس سے وہ بات بھی نہ کر سکے۔ اس واسطے اسے پٹ لٹا دیا۔ اور اس کے ہاتھ اور پیر وں میں لوہے کی سیخیں گڑا دیں۔ اور پہر سنگ رخام کا ایک ستون لیا۔ جسے اٹھارہ آدمیوں نے اٹھایا۔ اور اس کی پیٹھ پر رکھ دیا۔ اور وہ دن بہر اس پتھر کے نیچے دبا پڑا رہا۔ جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو بھیجا یہ پہلا ہی موقع تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کے ذریعے سے آدمی کی مدد کرائی تھی اور اس پتھر کو اس پر سے اٹھایا اور جنھیں نکالیں اور کھلا بلا کر اسے خوش کیا اور تسلی دی۔ اور جب صبح ہوئی تو اسے قید خانہ سے نکال دیا۔ اور کہا تو اپنے دشمن کے پاس جا اور جہاد کر۔ کیونکہ تھے سات برس ماسی معاملہ میں مبتلا کیا ہے۔ وہ تجھے عذاب دیگا اور چار مرتبہ قتل کرے گا اور ہر مرتبہ تیری روح تیرے جسم میں پہنچے گی جب چوتھی مرتبہ وہ قتل کرے گا۔ تو تیری روح قبول کر لے گی۔ اور تجھ کو عطا کرے گی

۶۵۔ بادشاہ کا جرجیس کو چروانا اور اس کا پہر جرجیس بادشاہ کے پاس گیا۔ اور حاکم اس کے زندہ ہونا اور سحر کا اس پر نہ چلنا۔

بھی نہ ہوا۔ کہ اسی میں دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہ اسے دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ کہاں ہجرت



ہے۔ کہا بان۔ پوچھا۔ قید خانہ سے تجھے کس نے نکال دیا۔ کہا مجھے اوس نے نکال دیا۔ جسکی حکومت تیری حکومت سے بڑی ہے۔ اس سے پادشاہ کو بڑا غصہ آیا۔ اور طرح طرح کی اوسے ایذا دینے کا حکم دیا۔ اور اوسے دو لکڑیوں کے درمیان کھڑا کیا۔ اور آرد سے چیرا۔ اور پیرون تک چیر کر دو ٹکڑے کر دئے پھر اوسکو کاٹ کر اور بھی ٹکڑے کڑاے اور پادشاہ کے یہاں سات خونخوار شیر ایک کنوے میں رہا کرتے تھے اوس کا بدن انکو سامنے ڈال دیا جب ادن شیرون نے اوسے دیکھا۔ تو اپنے سر جھکا دئے۔ اور بچون پر کھڑے ہو گئے۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچایا۔ وہ اسی طرح تمام دن نیچے مردہ پڑا رہا۔ یہ پہلے ہی مرتبہ اوس کی موت ہوئی تھی۔ پھر جب رات ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوس کے جسم کو جمع کیا۔ اور برابر کر کے اوسمیں جان ڈال دی اور کنوے سے اوسے باہر نکال دیا جب صبح ہوئی تو دیکھتے کیا بہن۔ کہ جرجیس چلا آ رہا ہے۔ وہ یہاں اوسکے مرنے کے سبب سے عیدین منار ہے۔ تھے دیکھتے ہی بولے۔ کہ یہ شخص تو جرجیس سے کیسا مشابہ ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ یہ تو وہ ہی ہے جرجیس بولا۔ کہ ہاں میں ہی ہوں۔ تم بہت ہی بُرے لوگ ہو۔ مجھے تم نے مار ڈالا۔ اور ہاتھ پاؤ کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر جلا دیا۔ تمہیں چاہیئے کہ اس پروردگار عظیم کی عبادت کرو۔ جس کی قدرت ایسی ہے کہ۔ یہ تو بڑا ساحر ہے۔ تمہاری نظر بندی کر دی ہے۔ اور تم کو اُس پر کچھ اختیار نہیں رہا ہو۔ اس لیے انہوں نے اپنے ملک کے ساحرون کو جمع کیا جب وہ آئے تو پادشاہ نے ادن میں جھڑپا اٹا اوس سے کہا۔ کہ مجھے کچھ اپنے جادو دکھا۔ تاکہ مجھے معلوم ہو۔ کہ تو جرجیس کی برابری کر سکتا ہے یا نہیں۔ جادوگر نے ایک بیل منگایا۔ اور اوس کے کانوں میں بہونکا۔ اوسی وقت ایک بیل کے دو بیل ہو گئے۔ پھر کچھ دانہ منگائے۔ اور انہیں

ہو یا جوتا۔ اور پٹر پڑے ہوئے۔ بھراؤ نہیں کاٹا کٹا۔ ہوسہ صاف کیا۔ پیاروٹی بکائی۔ اور اوسی وقت اسے کہا لیا۔ پیر بادشاہ نے اوس سے کہا۔ کیا تجھے یہ طاقت ہے کہ توجہ جس کو کتا بنا دے کہا ملن ایک پانی کا پیالہ لائے۔ جب پانی آیا۔ تو اوس پر ہونکا پھر کہا جہیں سے اسے پی لے۔ جہیں اوسے سب کا سب پی گیا۔ جادو کرنے کہا اب تیر کیا حال ہے۔ کہا بہت اچھا حال ہے مجھے پیاس لگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے مجھے پانی پہنچا دیا۔ ساحر نے بادشاہ سے کہا۔ تو اگر اپنے کسی ہمسر بادشاہ سے زور آزمائی کرتا تو بے شک تو غالب ہو جاتا لیکن تو تو ایسے جبار سے مقابلہ کرتا ہے جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔ اوس کی برابری نہیں ہو سکتی۔

۳۲۔ جہیں کا ایک بیل کو زندہ کرنا اور بادشاہ کے ذریعہ کا اور چاندھڑا دیون کا ایمان لانا۔ اوس وقت جہیں کے اوپر سخت عذاب ہو رہا تھا۔ عورت بولی۔ کہ میرے پاس صرف ایک بیل تھا۔ اوسے کی کاشتکاری کی محنت سے میرا گزر جوتا تھا۔ وہ مر گیا ہے۔ میں تیرے پاس آئی ہوں۔ کہ مجھے تو رحم کر کے خدا سے اوس کے جلاوینے کے لئے دعا مانگے۔ جہیں نے اوسے اپنا عصا دیدیا۔ اور کہا۔ بچو۔ بیل کے پاس جا۔ اور اوسے اس عصا سے مار۔ اور کہو خدا کے حکم سے زندہ ہو جا۔ اس عورت نے عصا سے لیا۔ اور جان بیل مر اتھا وہاں آئی۔ دیکھا تو وہاں اوس کی ٹہیان اور دم کے بال پڑے ہوئے تھیں۔ اوس نے اونہیں اکٹھا کیا۔ اور عصا سے مارا۔ اور جہیں نے جو اوس سے کہہ دیا اتھا وہ کہا۔ بیل فوراً زندہ ہو گیا۔ اور یہ خبر ہوتے ہوئے بادشاہ کو

پاسس بھی آئی۔

اوس جہب ساحر نے بادشاہ کو نصیحت کی۔ تو بادشاہ کے درباریوں میں سے ایک نے جو اونہیں

سب سے بڑا تھا کما۔ میری بات سنو تم اسے ساحر اور جادوگر بتاتے ہو۔ اور اوس کی یہ حالت ہے کہ اوس پر نہ تو تمہارا عذاب کارگر ہوتا ہے اور نہ تم اسے قتل کر سکتے ہو کیا کوئی ساحر تم نے ایسا ہی دیکھا ہے۔ کہ جو موت کو اپنے سے دور کر دے۔ اور مردوں کو زندہ کر دے اور یہ میل کا قصہ اور اس کے زندہ کر نیکا حال بیان کیا۔ وہ سب کہنے لگے۔ کہ یہ باتیں تو تو ایسی کرتا ہے جیسے کہ تو اوسی کا ہو گیا ہے کما۔ میں تو اوس پر ایمان لے آیا۔ اور جن چیزوں کو تم لوہتے ہو میں اون سے بیزار ہوں۔ یہ سنکر پادشاہ اور اس کے درباری اوس پر پہیل پڑے اور اس سے خنجر دن سے مارا۔ اور زبان خنجر سے کاٹ ڈالی۔ جس سے وہ ذرا دیر میں مر گیا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ وہ بلوخی بھی نہیں پایا۔ اور فوراً طاعون سے مر گیا۔ اور ان لوگوں نے اوس کے حال کا ذکر کسی سے نہ کیا اور اسے چھپا دیا۔ لیکن جرجیس نے لوگوں سے کہمدا۔ اور چار ہزار آدمی نے اس کا اتہل ع کیا۔ اور وہ مراڑا ہوا تھا۔ اس لیے پادشاہ نے اون سب کو انواع عذاب دیدیکر قتل کر دیا۔ اور اونہیں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔

۴۶۔ جرجیس کی دعا سے خشک لکڑی نکلا پہر ایک شخص نے پادشاہ کے اراکین دولت میں سے کما۔ جرجیس تو کہتا ہے کہ تیرا خدا مخلوق کو پیدا

خنجر اور بار آور ہونا۔

کرتا ہے۔ میں ایک بات کہتا ہوں۔ اگر تیرا خدا وہ کر دے تو میں تجھے سچا جانوں گا اور تجھ پر ایمان لے آؤنگا اور جتنے میری قوم کے آدمی ہیں انہیں ہی تیرا تابع کر دوں گا۔ یہاں جو وہ منبر (درکیان) اور ماندہ (میز) اور پیالہ اور صحاف (درکابیان) خشک لکڑی کے ہیں اور قسم قسم کے درختوں کی لکڑی سے بنے ہیں۔ اپنے رب سے دعا کر۔ کہ اونہیں سے بزرگ کر دے جیسے اوس نے اونہیں پہلے پیدا کیا تھا۔ اور اونہیں سے ہر لکڑی اپنے رنگ

اور پتوں پہلون اور ہولون سے معلوم ہو جائے جرحیں نے کہا۔ یہ جو تو نے سوال کیا ہے  
مجھ پر اور تجھ پر تو بڑا سخت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر یہ بات بڑی آسان ہے۔ پہر اس نے  
اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تو فوراً وہ سرسبز ہو گئیں۔ اور جڑیں بہوٹ نکلیں۔ اور شاخیں  
نکل پڑیں۔ اور پتے اور کلیان نمودار ہو گئیں جس سے ہر لکڑی کا نام معلوم ہو گیا۔

۶۸۔ جرحیں کو ایک مورت میں جلا کر مار ڈالنا۔ پہر ادسی شخص نے جس نے یہ سوال کیا تھا کہا۔  
اور اوس کا پھر زندہ ہونا۔ کہ میں جرحیں کو اب عذاب دیتا ہوں۔ پہر اوس

نے تائب لیا۔ اور اوس سے بیل کی ایک مورت بنائی۔ اور اندر سے اس سے خوف  
رکھا۔ اور اوس میں رال سیہ گندگ اور ہر تال بہر دیا۔ اور جرحیں کو اوس میں گسیٹ دیا۔ پہر اس  
مورت کے نیچے آگ جلائی۔ جس سے وہ بڑک اٹھی۔ اور اوس کی سب چیزیں بچل کر  
مخلوط ہو گئیں۔ اور حضرت جرحیں اس کے اندر مر گئے۔ جب وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ نے  
اون پر آنندھی اور عدد برق اور تاریک ابر ہیجا۔ جس سے تمام آسمان زمین میں اندھیرا ہو گیا  
اور کتنے ہی دن تک یہ لوگ متحیر پھرتے رہے۔ پہر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل کو  
بھیجا۔ اونہون نے آکر اوس مورت کو اٹھایا۔ اور اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ جس سے  
اوس کے دھماکے کی آواز سن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور وہ مورت ٹوٹ گئی۔ اور اوس سے  
حضرت جرحیں زندہ نکل آئے۔ جب وہ کھڑے ہوئے۔ اور اوس سے بات چیت  
کی۔ تو پہر اندھیرا جاتا رہا اور آسمان زمین میں جو غبار بہا ہوا تھا وہ سب صاف ہو گیا۔

۶۹۔ جرحیں کا سترہ مردوں کو زندہ کرنا۔ اوس لوگوں کے ایک امیر نے حضرت جرحیں

سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ کہ ہمارے مردے جو ان قبروں میں ہیں انہیں  
جلادے۔ حضرت جرحیں نے اوس قبروں کو کھدوایا۔ دیکھیں تو وہاں بالکل بوسیدہ ٹریاں

ہیں۔ پہر جبرجیس نے دعا مانگی۔ دعا کے مانگتے ہی سترہ آدمی نظرون کے سامنے آگئے جن میں نومرد بائیں عورتیں اور تین بچے تھے۔ اور اودن میں ایک بوڑھا آدمی بھی تھا۔ جبرجیس نے اس سے پوچھا کہ تو کب مرا تھا۔ کہنے لگا کہ فلان فلان وقت میں میں مرا تھا۔ معلوم ہوا کہ اسے چار سو برس گزرے تھے۔

۷۰۔ حضرت جبرجیس کا ایک دھت کو بن کرنا اور ایک اندھے کو آنکھیں کان دینا۔  
 طح سے اسے اور اس کے رفیقوں کو عذاب دے

چلے۔ اب ہو کہ پیاس کا عذاب اور باقی رہا ہے۔ اس واسطے اسے ایک بوڑھیا کے گھر میں لے گئے۔ یہ نہایت محتاج تھی۔ اور اس کا ایک اندھا بہرا اور لنگڑا بیٹا تھا۔ جبرجیس کو اس کے گھر میں بند کیا۔ اور ایسی نگرانی کی کہ کوئی اسے کھانا پینا وہاں نہ پہنچائے جب وہ بہرے کے ہوئے۔ تو اودنوں نے اس بوڑھیا سے پوچھا۔ کہ تیرے پاس کچھ کھانے پینے کو بھی ہے یا نہیں۔ وہ بولی کہ میں نے اتنے روز سے نہ کچھ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا ہے اب میں جاتی ہوں اور کچھ کمین سے تیرے لیے مانگ کر لاتی ہوں اودنوں نے اس سے کہا کیا تو اس کی عبادت کرتی ہے۔ کہا نہیں۔ کہا تو کریگی۔ کہا ہاں اور ایمان لائی۔ اور کچھ لینے کے واسطے باہر گئی۔ اس کے گھر میں ایک خشک لکڑی کا ستون تھا۔ جس پر گھر کی پت کا بوجھ تھا۔ حضرت جبرجیس نے اس سے دعا مانگی۔ وہ فوراً سنبھو گیا۔ اور ہر قسم کے پہل اوس میں لگ گئے۔ جو کھانے کے تھے اور جنہیں سب جانتے تھے۔ اور اس ستون میں شاخیں نکلیں۔ اور گھر کے اوپر اور گردا گرد اس کا سایہ ہو گیا۔ اسی میں وہ بڑھیا لوٹ کے آئی دیکھتی کیا ہے کہ وہ روٹی کھا رہے ہیں۔ اور جب گھر کی حالت دیکھی تو بول اٹھی۔ کہ میں اوس پر ایمان لائی۔ کہ جس نے اس بہرے کے ننگے گھر میں تجھے کھانا کھلایا۔ اُس پروردگار عظیم

سے دعا مانگ کہ وہ میرے بیٹے کو اچھا کر دے۔ کہا اوسے میرے پاس لا۔ وہ اوس کے پاس لے گئی۔ اونہوں نے اوس کی آنکھ پر ہاتھ پیر دیا وہ اوسی وقت مینا ہو گیا۔ پھر کانوں مین پہونک دیا۔ وہ سننے لگا پھر وہ بڑھیا بولی۔ کہ اوس کی زبان اور پالو بھی درست کر دے۔ جرجیس نے کہا۔ اسکے بلے بھی ٹھیر جا۔ اوس کا وقت آنے والا ہے۔

جب بادشاہ نے اوس درخت کو دیکھا۔ تو کہا مین نے تو یہاں اس درخت کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ کہاں سے آگیا۔ کہا یہ درخت اس ساحر نے ادگیا ہے جسے حضور نے ہوک سے ایذا دینا چاہا ہے۔ اور اوس درخت کے پھل اس نے بھی کماے مین اور اودن کو بھی کما لے مین۔ اور بڑبڑیا کے بیٹے کو بھی اچھا کر دیا ہے۔ پھر اوس بادشاہ نے حکم دیا کہ کوکر اودن سودہ گرا دیا گیا۔ اور حکم دیا کہ درخت کو کاٹ ڈالین۔ جیسی اوسے کاٹنے کو گئے اللہ تعالیٰ نے اوسے خشک کر دیا۔ اس لیے اونہوں نے اوسے چھوڑ دیا۔

اسے جرجیس کا قتل گاریون کے نیچے ڈالکر اور پھر زندہ ہوتا۔

لاوے۔ اور اودن کے نیچے خنجر اور چھریان لگا مین۔ پھر چالیس بل منگائے۔ اور اونیں گاریون مین جو ٹکر ایک ساتھ بانک دیا۔ اور جرجیس اودن کے نیچے ڈال دے گئے۔ اس سے اونکے تین ٹکڑے ہو گئے۔ پھر ایک ٹکڑے کو جلوادیا۔ اور اوس کی راکہ لوگون کو دی۔ کہ جا کر دریا مین کبیرین جیسی اونہوں نے دریا مین راکہ کبیرین ہی کہ لہر آواز آئی دریا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس جسم پاک کی راکہ جو تخرین پڑی اوسے محفوظ رکھنا۔ کیونکہ مین اوسے پھر زندہ کرنا چاہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پھینکا اور اوس نے وہ راکہ جیسی تھی پھر جمع کر دی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے راکہ پھینکی تھی ابھی کھڑے ہی ہوئے تھے گئے ہی نہ تھے کہ اسی مین جرجیس زندہ

گرد آلود نکل آئے۔ اور وہ لوگ لوٹے اور جرجیس بھی اون کے ساتھ ہی لوٹے۔ اور ادن لوگوں نے جا کر اوس آواز کی اور ہوا کی سب کیفیت بیان کی۔

۴۔ جرجیس کا بیٹا کو جاننا اور تبون کو پہر پادشاہ نے جرجیس سے کہا۔ ایک بات زمین میں دھسا دینا۔ میرے اوتیرے دونوں کے لیے بہتر ہے۔

آؤ وہ کریں۔ اگر تو یہ نہ کہے۔ کہ تو مجھ پر غالب آگیا۔ تو میں تجھ پر ایمان لے آؤں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ تو میرے صنم کو ایک مرتبہ سجدہ کر لے۔ یا اوس کے واسطے ایک بکری ذبح کر دے۔ پہر جو کہے گا میں وہ ہی کر دوں گا۔ جرجیس کے دل میں آیا۔

کہ جب اس کا صنم سامنے آئے لاؤ اسی کو بر باد کر ڈالیں۔ اور پہر پادشاہ بھی ایمان لے آئیگا۔ جرجیس نے اس لئے جھوٹ موٹ اوس سے کہدیا اچھا مجھے اپنے بت کے پاس لیچئے۔ میں سجدہ کر دوں گا۔ اور وہاں بکری بھی ذبح کر دوں گا۔ پادشاہ اس سے

سنایت خوش ہو گیا اور اوس کے ہاتھ پانوں پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ آج تو رہنے دیجئے۔ اور اب آج کے دن اور آج کی رات میری مٹاں میری کل دیکھا جائیگا۔ جرجیس وہاں رہے۔ اور پادشاہ نے اون کے لیے ایک گھر خالی کر دیا۔ وہاں جرجیس گئے۔ جب رات ہوئی

تو اونوں نے نماز بھی پڑھی اور زبور بھی پڑھی۔ اون کی آواز بت بھی تھی جب پادشاہ کی بی بی نے اون کی آواز سنی۔ تو وہ فریفتہ ہو گئی اور ایمان لے آئی۔ مگر دل کا سید چپائے رکھا۔ جب صبح ہوئی تو پادشاہ اونہیں بتجانہ کو لے گیا۔ تاکہ وہ اوسے سجدہ کریں۔ لوگوں نے

بڑھیا سے کہا۔ کہ جرجیس بگڑ گیا۔ اور پادشاہ کے بعد اوس کے ملک کے لالچ میں آگیا۔ وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو کندھے پر اٹھا کر نکلی۔ تاکہ جرجیس کو اس سے روکے۔

جب وہ تجا نہیں گئے۔ تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ بڑھیا اور اس کا بیٹا اون کے بہت ہی نزدیک موجود ہیں۔ جرجیس نے اس کے بیٹے کو بلایا۔ تو اس نے جواب دیا۔ اس سے پہلے وہ کبھی نہیں بولا تھا۔ پھر وہ اپنی ماں کے کندھوں پر سے اُترا۔ اس کے پانوں اچھے ہو گئے۔ اس سے پہلے کبھی وہ پانوں سے نہیں جلا تھا۔ جب وہ جرجیس کے سامنے کھڑا ہوا۔ تو اس سے کہا۔ کہ ان تون کو میرے پاس بلا۔ وہ طلائی کرسیوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اور وہ سب اکٹھے تھے۔ اور وہ آفتاب اور مانتا۔ باکوہی پوجتے تھے۔ جب اس نے اونہیں بلایا۔ تو وہ لڑکتے ہوئے چلے آئے۔ جب وہ اون کے پاس آئے تو اونہوں نے اون کے ایک لات ماری۔ وہ سب کرسیوں سمیت زمین میں دھس گئے۔ پادشاہ نے کہا جرجیس تو نے مجھے دھوکا دیا۔ اور میرے بت برباد کر دیے۔ کہا کہ میں نے تو یہ جان کر کیا ہے۔ تاکہ تو ان سے عبرت لے سکتا ہو۔ اور جان جائے۔ کہ اگر وہ خدا ہوتے تو اپنی حفاظت کرتے۔

۴۷۔ پادشاہ کی بی بی کا ایمان لانا اور پادشاہ جب حضرت جرجیس نے یہ کہا۔ تو پادشاہ کا اسے مروا ڈالنا۔  
 کی بی بی نے کہا۔ اور اپنا ایمان ظاہر کر دیا۔ اور

جرجیس کے معجزات کا ذکر کیا۔ اور بولی تم لوگ کس خیال میں ہو۔ یہ شخص جس وقت بد دعا کرے گا۔ تم سب فوراً ہلاک ہو جاؤ گے۔ بعینہ اسی طرح جیسے کہ تمہارے یہ بت غارت ہو گئے۔ پادشاہ نے کہا اور ہو کیا اس ساحر نے تجھے بھی بہکالیا۔ اور اسے ایک لکڑی میں لٹکوا دیا۔ اور آہنی کنگیوں سے اس کا بدن کھجوا یا۔ جب اس سے اس سے تکلیف ہوئی۔ تو اس نے جرجیس سے کہا۔ اللہ تعالیٰ ہے دعا مانگو کہ مجھ سے وہ اس تکلیف کو کم کر دے۔ جرجیس نے کہا اور تو دیکھ۔ جب اس نے نظر اٹھائی تو ہنس پڑی۔



پادشاہ نے پوچھا کیون نہستی ہے۔ کہا میں دیکھتی ہوں کہ میرے سر پر دو فرشتے ہیں۔ اور اون کے پاس جنت کے دو تلخ ہرین۔ اور انتظار کر رہے ہیں کہ روح نکلتے ہی مجھے وہ پہنائیں اور جنت کو مجھے اٹھالیا جائیں۔ بہرہ مر گئی۔

۴۷۔ جرجیس کا قتل اور اوس شہر والوں کا جب وہ مر گئی تو جرجیس بددعا کرنے کی دواف جلتا اور شہر کا اٹک جانا۔ متوجہ ہوئے۔ اور عرض کیا اے اللہ تو نے

مجھے اس بلا میں مبتلا کر کے اعزاز بخشا۔ تاکہ تو مجھے شہدا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب عنایت فرمائے۔ اور اب میرے آخر دن آگئے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ یہ جو تیری سطوت اور عقوبت کے منکر ہرین ان پر تو ایسا عذاب بھیج کہ جس سے یہ لوگ کچھ نہ کر سکیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون پر آگ کا مینہ برسایا۔ جس نے اونہیں جلادیا۔ جب اونہیں اوسکی گرمی معلوم ہوئی تو وہ حضرت جرجیس کی طرف آئے۔ اور اونہیں تلواروں سے مار کر قتل کر ڈالا۔ یہ اون کا چوتھا قتل تھا۔ جب شہر جل گیا۔ اور اوس میں کچھ نہ رہا۔ تو پھر اوس کی زمین اٹک دی گئی۔ اور مدتوں تک اوس میں سے دھواں نکلتا رہا۔ اور مٹری بواتی ہی جو لوگ کہ جرجیس پر ایمان لائے تھے اور قتل ہوئے تھے اون کی تعداد چونتیس ہزار تھی اور ایک پادشاہ کی بی بی بھی تھی۔

## خالد بن سنان العبسی

۴۸۔ خالد کی نبوت اور اوس کا آگ میں نثرہ کے زمانہ میں (یعنی اوس زمانہ کے درمیان جو حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان گزرا ہی)

گسکر اوسے بچھا تا۔ ایک شخص خالد بن سنان العبسی ہی ہوا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی نبی تھا۔ اور اوس کے

مہجرات میں سے یہ معجزہ بیان کیا کرتے ہیں کہ اوسکے عہد میں عرب کے ملک میں ایک آگ پیدا ہوئی تھی جس سے عرب لوگ دھوکے میں آ گئے تھے۔ اور مجوسی ہونے کے قریب پہنچ گئے تھے۔ اس پر خالد نے اپنا عصا لیا۔ اور اوسکے اندر گس گیا اور جہنم میں جا کر اوسے پر گندہ کر دیا۔ اور بولا۔ **بَدَا اَبْدَا كُلُّ هَادٍ مَوَدٍّ اِلَى اللّٰهِ لَا غَلَا لَا ذُخْلَتْهَا وَهِيَ تَلْقٰهُ وَلَا تُخْرِجُ مِنْهَا وَنِيَا كَيْ تَنْدٰى** اور وہ ایک ہادی اللہ کیطرت بلا کر لپچاتا ہے۔ میں اس آگ میں جاتا ہوں۔ گو کہ وہ جل ہی اور شعلے مار رہی ہے۔ لیکن اوسمیں سے جب نکلون گا تو میرے کپڑے تر ہی رہیں گے اور آگ کا نذر خشت کرنے اور جلانے کا ہے مجھ پر کچھ بھی نہ ہوگا۔) پھر وہ آگ بجھ گئی۔ اور ابھی تک وہ آگ کے اندر ہی تھسا۔

۴۷۔ خالد کی قبر پر گورخزون کا آنا اور اوسکی جب خالد کی وفات کا وقت آیا۔ تو اوس نے بیٹی کا مسلمان ہونا۔ اپنے لوگوں سے کہا۔ کہ جب مجھے تم لوگ دفن کر دو گے۔ تو گورخزون کا ایک غول آئیگا۔ اور اوس کے آگے آگے ایک بے دم کا گورخز ہوگا۔ اور اپنے سمون سے میری قبر کو دینگا۔ پھر جب تم ایسا دیکھو تو میری قبر کو دونا میں تمہیں جتنا حال آئندہ کا ہوگا سب بتا دوں گا۔ پھر جب وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اوسے دفن کر دیا۔ پھر اونمون نے وہ ہی حال دیکھا۔ جو وہ کہہ رہا تھا۔ اسواسطے اونمون نے چاہا۔ کہ اوس کی قبر کو دین۔ لیکن بعض لوگوں نے اوسے پسند نہ کیا۔ اور بولے اگر تم قبر کو دین گے تو لوگ ہمیں بدنام کریں گے۔ اور عرب لوگ گالیان دیں گے کہ تم نے مردہ کی قبر کو دیا۔ اسواسطے اوسے ویسے ہی چھوڑ دیا۔

کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے اس کی نسبت فرمایا ہے **ذٰلِكَ نَبِيٌّ ضَلَّ عَنْ قَوْمِهِ**

دینی ہوتا لیکن اوس کی قوم نے اوس کی قدر نہ کی اس کی بیٹی نبی صلعم کے پاس آئی۔  
اور ایمان لائی تھی۔

کتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ ملوک طوائف کے زمانہ کا آخری واقعہ ہے۔ مگر ملوک طوائف  
کے زمانہ کا واقعہ ہونے کے لیے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ حسن شخص کی مٹی  
نے نبی صلعم کو دیکھا ہے وہ شخص ار د شیر بن بابک کی بادشاہی کے ایک مدت دراز کے  
بعد ہوا ہوگا۔ اور ار د شیر کے وقت سے ملوک طوائف کا خاتمہ ہو چکا۔ تو یہ واقعہ ملوک  
طوائف کے عہد کا نہیں ہو سکتا۔

اب ہم سیاق و سباق کے لیے شاہان فارس کا بیان کرتے ہیں اور ان کے بیان سے  
پیشتر ملوک طوائف میں سے شاہان اشکانیہ کی گنتی لکھتے ہیں۔ اور شاہان فارس کے  
طبقات بیان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## شاہان فارس کے طبقات

### طبقہ اول شاہان پیشدادی

کے۔ پیشدادی بادشاہوں کے نام۔ دنیا کے بادشاہوں میں سے کیو مرث کے بعد  
ہونشنگ بادشاہ ہوا اور پھر پیشداد نے چالیس برس بادشاہی کی۔ پیشداد کے معنی ہیں۔  
اول حاکم۔ اسکے بعد طہورث ابن نوجمان تیس برس بادشاہ رہا۔ پھر اوسکا بھائی جمشید ہوا۔  
اور سات سو سولہ برس بادشاہی کی۔ پھر میروہاسپ ابن اردناسب نے ہزار برس حکومت  
کی پھر فردون ابن اقلیان نے پانچ سو برس سلطنت کی۔ پھر منوچہر نے ایک سو بیس برس

پہر افراسیاب ترکی نے بارہ برس پہر زون تہاسب نے تین برس پہر کشاب نے  
نوبرس پادشاہی کی۔

## طبقہ ثانی شاہان کیانی

۷۸۔ کیانی پادشاہوں کے نام۔  
پہر کیتباد ایک سو چھتیس برس پادشاہ رہا۔ پہر کیکاؤس  
ایک سو پچاس برس پہر کینخسرو انشی برس پہر کے لہر اسپ ایک سو تیس برس پہر کے بشتاسب  
ایک سو تیس برس پہر کے بہمن ایک سو بارہ برس پہر دارا ابن دارا چودہ برس پادشاہ رہا۔ یہی  
دارا ہے جس سے سکندر نے پادشاہی چین لی تھی۔ اور سکندر کی پادشاہی اسکے  
بعد بارہ برس رہی۔

## طبقہ ثالث شاہان اشکانی

۷۹۔ شاہان اشکانی کے نام۔  
یہ لوگ عراق اور جبال کے پادشاہ تھے۔ اور تمام  
طوائف ان کو بڑا مہتے تھے ان میں سے ملوک طوائف کے زمانہ میں اول پادشاہ  
اشک ہوا۔ اور اس نے باون برس پادشاہی کی۔ پہر اس کے بعد شاپور ابن اشک  
جو بیس برس پہر گودرز بن شاپور پچاس برس پادشاہ رہا۔ اسی گودرز نے یحییٰ بن زکریا کے  
قتل کے بعد یحییٰ اسیریں پر چڑھائی کی تھی۔ پہر اس کے بعد اس کے بھائی کا بیٹا ویکن بن  
بلاش اکیس برس پادشاہ رہا پہر گودرز بن ویکن نے اونیس برس حکومت کی۔ پہر اس کا  
بھائی نرسہ تیس برس حکومت کرتا رہا۔ پہر اس کا چچا ہرمزان بن بلاش بن شاپور اونیس برس  
پہر اس کا بیٹا فیروز بن ہرمزان بارہ برس پہر اس کا بیٹا خسرو چالیس برس پہر اس کا بھائی

فیروز چو پنکھیں برس پہر اوسکا بیٹا اردوان بن بلاش پچپن برس پادشاہ رہا۔ لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ہرمزان بن بلاش کے بعد اردوان اکبر نے بارہ برس پادشاہی کی ہے ملوک طوائف کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور اہل فارس ہی اس امر کے معترف ہیں۔ کہ ملوک طوائف اور حکومت بیوراسب اور افراسیاب ترکی کے زمانہ کی تاریخ منسوب ہے۔ اوس وقت اون کی حکومت جاتی رہی تھی۔ اور اس وجہ سے اوس زمانہ کی تاریخ صحیح صحیح لکھی نہ گئی۔

### طبقہ چہارم شاہان ساسانی

۸۰۔ اردشیر کا نسب اور اوس کا ان میں سب سے اول اردشیر بن بابک داراب گرد کا حاکم ہونا۔ پادشاہ ہوا ہے۔

### اردشیر ابن بابک اور شاہان فارس

کہتے ہیں کہ جب سکندر سرزمین بابل کا پادشاہ ہوا۔ تو قول نصاریٰ اور اہل کتاب اول کے بموجب اوس کے پانچ سو تیرہ برس بعد اور مجوس کے قول کی رو سے دو سو چھیانوے برس بعد اردشیر بن بابک ابن ساسان اصغر ابن بابک ابن ساسان ابن بابک ابن مہر ابن ساسان ابن بہمن پادشاہ ابن اسفندیار بن ہشتاسپ پیدا ہوا۔ جس کے نسب کی نسبت اختلاف ہے۔ اور اوس نے چاہا۔ کہ دارا ابن دارا کے خون کا عوض لے۔ اور جن لوگوں کے پاس ہمیشہ سے ملک چلا آتا تھا اور ملوک طوائف سے پہلے ملک کے مالک تھے انہیں کے قبضہ میں ملک کو پیر ویدے۔ اور تمام ملک کا

ایک ہی پادشاہ بناوے۔

کہتے ہیں کہ اصطخر کے پاس (جسے انگریزی میں پرسپولس کہتے ہیں اور جو فارس کا قدیمی دار الحکومت تھا) ایک بستی میں یہ پیدا ہوا تھا جس کا نام طیرودہ تھا۔ اور جو رستاق اصطخر میں سے تھا درستان ایک ایسے گانو کو کہتے ہیں جہاں بینظ لگا کرتی ہے۔ یا چھوٹی وغیرہ ہوتی ہے) اوس کا دادا ساسان بڑا شجاع اور شکار کا بڑا شوقین تھا۔ اور نسل شاہان فارس میں جو مادرنگین کے نام سے مشہور تھی ایک عورت سے اوس نے بیاہ کیا تھا۔ اور آتشکدہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہ آتشکدہ اصطخر میں تھا۔ اور زہرہ کا آتشکدہ کہلاتا تھا۔

اس ساسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بابک تھا جب وہ بڑا ہوا تو باپ کے بجائے کام کرنے لگا۔ اور لوگوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر اوس کے بیان اردشیر پیدا ہوا۔ اس زمانہ میں اصطخر کا پادشاہ مادرنگین کی نسل میں سے تھا اور اوس کا نام گوزہر تھا اور اوس کا ایک خواجہ سراج کا نام پیری تھا۔ اوی پادشاہ نے دارا بکر کی حکومت دے رکھی تھی جب اردشیر سائت برس کا ہو گیا۔ تو اوس کا باپ او سے گوزہر کے پاس لے گیا۔ اور درخواست کی کہ او سے پیری کے پاس پرورش کے لیے سپرد کر دے۔ اور جب وہ دم جائے تو او سے بعد یہی وہاں کا حاکم کیا جائے۔ پادشاہ نے اسے منظور کر لیا۔ اور پیری کے پاس بھیج دیا۔ اوس نے او سے لے لیا۔ اور اپنا متبنی کر کے پالا۔ جب پیری مر گیا۔ تو یہی اوس کا کام دیکھنے بہانے لگا۔ اور بہت اچھی طرح انتظام کیا۔

### اردشیر بن بابک اور شاہان فارس

۸۱۔ اردشیر کو ایک نجوی کا پادشاہ ہونے کی (یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کو لوگ ہونما)

بشارت دینا اور ابتدائی ترقی اور بابک کا گوزہر کو مارتا پاتے ہیں تو اس کی طرح طرح سے خوشامد کیا کرتے

ہیں۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ اردشیر کی ترقی کے آثار نظر آتے ہیں تو انھیں نے کہیں اوس سے کہہ دیا۔ کہ تو بہت اچھے وقت میں پیدا ہوا ہے۔ اور تو بادشاہ ہو گا اس لیے وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے لگا۔ اور (اسی وجہ سے) اوس نے خواب میں بھی دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ اوس کے کمر پاس کہہ اُپا ہے اور کہتا ہے۔ کہ تو بڑے ملک کا بادشاہ ہو گا۔ اس سے اوس کی ایسی ہمت بندھ ہی اور ایسا جوش آیا۔ کہ پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اور پہلے اوس نے یہ کام کیا۔ کہ داراب گرد کے ایک مقام موسومہ خوابان کو گیا۔ اور وہاں کے حاکم کو مار ڈالا جس کا نام ماسین تھا۔ پہر ایک دوسری جگہ کو سن کو گیا اور وہاں کے بادشاہ منوچہر کو بھی قتل کر دیا۔ پہر ایک اور مقام لر دیزمین پہونچا۔ اور وہاں کے حاکم دارا کا بھی صفایا کیا۔ اور ان مقامات میں اپنے آدمی متعین کر دے اور اپنے باپ کو یہ حالات لکھ بھیجے۔ اور کہا۔ کہ گوزہر کو مار ڈالنا چاہیئے۔۔۔ وہ اس وقت بنیفا مقام میں تھا۔ بابک نے اوسے مار ڈالا۔ اور اوس کا تاج لے لیا۔ اور اردوان کو جو جبال اور اوس کے گرد نواح کا بادشاہ تھا ایک عرضی بھیجی۔ کہ میرے بیٹے شاپور کو گوزہر کا تاج پہنا دے مگر اوس نے اسے منظور نہ کیا۔ اور اوسے ایک فرمان تہدید آمیز لکھا۔ لیکن بابک نے اس کی کچھ پروا نہ کی۔ مگر تین روز کے اندر مر گیا۔

۸۴۔ اردشیر کا شاپور کو بھوکا بادشاہ بننا اور کہان بابک نے اپنے سر پر تاج رکھا۔ اور کو لینا اور اسیدون اور مرک کو قتل کرنا۔ باپ کے بجائے حاکم بن بیٹا۔ اور اردشیر کو اپنے

پاس بلایا۔ اور جب اردشیر نہ گیا تو بہت غصہ میں آیا۔ اور فوج جمع کر کے اوس کی طرف لڑائی کے لئے روانہ ہوا۔ اور اصطرخ سے اپنے دوست و معتمد بہائی بند اور رشتہ دار دن کو لیکر

نکلا۔ ان لوگوں میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جو اوس سے عمر میں بڑے تھے۔ انہوں نے تخت و تاج اوس سے لیکر اردشیر کو دیدیا۔ پھر اردشیر نے تاج پہنا۔ اور ملکہ اری اور کشور کشائی کا کام بڑے جوش و خروش سے شروع کیا۔ اور ایک وزیر مقرر کیا۔ اور موبہویدان کے درجہ پر ایک شخص کو معین کیا۔ اور جب دیکھا کہ اوس کے بہائیوں میں بعض اوس کے قتل کے درپے ہیں تو اومین سے بہت آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور جب دارا ب گرو کے باشندوں نے اوس سے بغاوت کی۔ تو وہاں لوٹ کر آیا۔ اور اوسے فتح کر کے وہاں دشمنوں کو خوب قتل کیا پھر کرمان کو گیا۔ وہاں پلاش بادشاہ تھا۔ اوس سے خوب لڑا۔ اور خود نبات خاص لڑ کر اوسے قید کر لیا۔ اور شہر کا مالک ہو گیا۔ اور وہاں اپنے بیٹے کو جس کا نام بھی اردشیر تھا حاکم مقرر کر دیا۔ یہاں سواصل بحر فارس پر ایک بادشاہ اسیرن نام تھا۔ اوسے بھی جا کر اردشیر نے مار ڈالا۔ اور اوس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ اور وہاں سے اوسے بہت مال و اسباب ملا۔ پھر اوس نے کتنے ہی بادشاہوں کو جن میں سے ایک مہرک مقام ابرساس علاقہ اردشیر خرد کا حاکم بھی تھا اپنی اطاعت کے لیے لکھا۔ مگر انہوں نے اوس کی بات نہ مانی اس واسطے وہ اودن پر چڑھ کر گیا۔ اور مھرک کو مار ڈالا پھر گور کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس کی بیٹی ڈوالی۔ اور ایک کوشک بنایا۔ جس کا نام طوبال مشہور ہے اور وہاں ایک آتشکدہ بھی بنایا۔

۸۳۔ اردوان کی دہلی اردشیر کو اور اسی میں اردوان کے پاس سے ایک ایلچی آیا اور ایک فرمان اپنے ساتھ لایا۔ اور بہت

آدمیوں کو جمع کر کے اردشیر کے سامنے اوسے چڑھا۔ اومین لکھا تھا۔ کہ اے گرو دی۔ تو اپنے درجہ سے آگے بڑھ گیا۔ اور تو نے بڑے ظلم پر کربا بنی ہے۔ کس نے تجھ کو



تلق پہننے کی اجازت دی ہو۔ اور کس طرح تو ملک گیری کرنے لگا ہو۔ اور کس نے تجھ کو شہر بسا نیکا حکم دیا ہو۔ مینے اہواز کو بادشاہ کو حکم دیا ہو کہ وہ تجھے باندہ کر میرے حضور میں لاکر پیش کرے۔ اور شیر نے اس کے جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تاج بخشا ہو۔ اور ملک کا مالک کیا ہو۔ اور مجھے امید ہو کہ وہ تجھے میرے قابو میں کر دیگا۔ اوس وقت میں تیرا سر کاٹ کر اوس آتشکدہ میں چڑھاؤنگا جو میں نے بنایا ہے۔

پہر ارد شیر اصطخر کی طرف چلا گیا۔ اور ارد شیر خرمین اپنے وزیر ابرسام کو چھوڑ گیا۔ وہاں اوسے چند روز کے بعد خبر ملی کہ اہواز کا بادشاہ ابرسام کے پاس آیا تھا۔ اور وہاں سے مشکوب و مخدول واپس چلا گیا ہے۔ (اہواز سات گویا ضلعوں کو کہتے ہیں اوس کے نام یہ ہیں۔ راقم مر جو خورستان میں ایک شہر ہے۔ عسکر کرم۔ قسٹر جند گیا پور۔ سوس۔ شترق۔ نہ تیری اور بعض نو ضلع بتاتے ہیں اور یہ دو اور زیادہ کرتے ہیں اینج۔ متاؤر) پہر ارد شیر اصفہان کو گیا۔ اور اوس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور پہر فارس کو لوٹا۔ اور نیر و فردائے اہواز کی طرف توجہ کی اور ارجان کو گیا اور پہر میسان اور طاسار پونجا۔ پھر شرق کی طرف آیا۔ اور دجیل کے کنارے اکڑھیرا۔ اور شہر کو لیکر وہاں سوق اہواز شہر بسایا۔ اور مال غنیمت کے ساتھ فارس کو لوٹ گیا۔ پہر فارس سے براہ خرمہ کا رزون اہواز کو آیا۔ اور میسان کے بادشاہ کو قتل کیا۔ اور کرخ میسان وہاں آیا وکیا۔

۸۴۔ اردوان کو مارکر اور بابا کو مطیع کر کے پہر ارد شیر فارس کو لوٹ آیا۔ اور اردوان کو لڑائی اور شیر کا شاہنشاہ ہونا۔ کا اذن دیدیا۔ اور کہا کہ کوئی لڑائی کا مقام متعین

کرے۔ اوس نے لکھا۔ کہ میں صحرا سے ہرمز جان میں آتا ہوں اور مہرماہ کے اخیر تک وہاں پہونچ جاؤنگا۔ اس واسطے ارد شیر وہاں کو روانہ ہوا۔ اور قبل از وقت وہاں جا کر اپنے مورچوں کے گرد خندق تیار کر لی۔ اور پانی پر قبضہ کر لیا۔ پہر اردوان اور ارمینون کا بادشاہ

دونوں کر آئے۔ اور یہ دونوں پہلے آپس میں لڑ رہے تھے۔ مگر اردشیر کے مقابلہ میں دونوں ایک ہو گئے۔ اور اوس سے دونوں لڑنے لگے۔ اور انہوں نے باری باری مقرر کر لی ایک روز بابا ارمینون کا پادشاہ اردشیر سے لڑنے آتا اور ایک روز اردوان جبال کا پادشاہ آتا۔ لیکن ارمینون کا پادشاہ بڑست تھا۔ اردشیر اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ البتہ جب اردوان آتا۔ تو اردشیر اس سے پس پا کر دیتا تھا اس واسطے اردشیر نے بابا سے تو صلح کر لی۔ اور اسے اس بات پر راضی کر لیا۔ کہ جب تک اردوان سے فیصلہ نہ ہو جائے تب تک وہ نہ بولے۔ اس طرح چرب اکیلہ اردوان رہ گیا۔ تو اسے اردشیر نے بہت جلد مار لیا۔ اور اس کے ملک کا مالک ہو گیا۔ اور اس کے بعد بابا نے بھی اردشیر کی اطاعت قبول کر لی۔ اور اس وقت سے اردشیر شاہنشاہ کہلانے لگا۔

۸۵۔ اردشیر کے باقی فتوحات اور ملک کا آباد کرنا [پھر اردشیر ہمدان کو گیا۔ اور اسے فتح کر لیا۔ اور جبل اور آذربائیجان اور زوصل اور ارمینیہ کو بھی جا کر چمپین لیا۔ اور پھر مصل سے سواد کو گیا اور اس کا بھی مالک ہو گیا۔ اور دجلہ کے کناروں پر قبائل طیسون کو بسایا۔ جو مدائن کے مشرق میں ہے۔ اور ایک اس کے مغرب میں شہر آباد کیا۔ اور اس کا نام اردشیر رکھا۔ پھر سواد ہی اصطخر کو لوٹ گیا۔ اور وہاں سے سیستان کو اور ہرجان کو گیا۔ پھر نیشاپور مرو بلخ و خوارزم کی سیر کی۔ پھر فارس کو لوٹ آیا اور گورمین قیام کیا۔ یہاں اس کے پاس پادشاہ کوسان اور پادشاہ طوران (طهران) اور پادشاہ کرمان کے قاصد آئے۔ اور سب نے اطاعت کا اظہار کیا۔ پھر اردشیر گورستہ بحرین کو گیا۔ یہاں کا پادشاہ اس کی آمد کی خبر سن کر ایسا مضطرب ہوا کہ قلعہ پر سے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا۔ اور مر گیا۔ پھر اردشیر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور وہاں اپنے بیٹے شاپور کو اپنے حین حیات ہی تاج شاہی پہنایا۔

پہر اردو شیر نے آٹھ شہر بسائے۔ مدینہ المنظر بحرن میں شہر بہر سیر مدائن کے مقابل  
 جس کا نام اوس نے اردو شیر رکھا تھا۔ اور عربوں نے اوسے مغرب کر کے بہر سیر  
 کر لیا ہے۔ اور اردو شیر خزرہ بھی اوس نے بسایا۔ جس کا نام عضد الدولہ بن بویہ نے  
 فیروز آباد رکھ دیا ہے۔ اور کرمان میں بھی ایک شہر بسا کر اوس کا نام اردو شیر رکھا۔ اوسے  
 بھی عربوں نے برد شیر کر لیا ہے۔ ایک شہر اوس نے بہمن اردو شیر دجلہ کے کنارے  
 بصرہ کے پاس بسایا تھا بصرہ والے اوسے بہمن شیر کہتے ہیں۔ اور فرات کے  
 پاس مینان بھی اوسی کا بسایا ہوا ہے۔ رام ہرمز بھی خوزستان میں اور سونق الا ہواز  
 اور موصل میں پودر اردو شیر بھی اوسی کے آباد کیے ہوئے ہیں۔

یہ پادشاہ نہایت محمود السیرت اور مظفر و منصور تھا۔ کہیں اوسے شکست نہیں  
 ہوتی تھی۔ اس نے شہر بسائے۔ ضلع مقرر کیے اور اہل کاروں کے مراتب قرار دئے  
 اور ملک کو آباد کیا۔ اس کی پادشاہی اردوان کے قتل کے دن سے شمار کی جاتی ہے  
 اور چودہ برس پادشاہی کی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ چودہ برس دس مہینے  
 اوس کی حکومت رہی ہے۔

۸۶۔ حیرہ انبار اور کوفہ کی آبادی۔ جب اردو شیر عراق کا مالک ہو گیا تو تنوخ میں سے بہت  
 لوگوں نے وہاں کی سکونت چھوڑ دی۔ قضاہ وہاں سے نکل کر شام کو چلے گئے  
 اور حیرہ اور انبار کے لوگ اوسکے مطیع ہو گئے حیرہ اور انبار بخت نصر کے زمانہ میں  
 آباد ہوئے تھے۔ لیکن جب وہاں کے باشندے انبار کو چلے گئے۔ تو حیرہ خراب ہو گیا  
 اور انبار پانچ سو پچاس برس تک آباد رہا۔ لیکن جب عمرو بن عدی۔ کے زمانہ میں حیرہ  
 آباد ہوا۔ تو پانچ سو تیس برس سے بھی زیادہ برسوں تک آباد رہا۔ اور پہر کوفہ نے اوسکی

جگہ لے لی۔ اور اہل اسلام وہاں رہنے لگے۔

## شاپور بن اردشیر بن بابک کی پادشاہی

۸۷۔ شاہوکی پیدائش پرورش اور ولی عہد ہونا جب اردشیر بن بابک مر گیا۔ تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا شاپور پادشاہ ہوا اردشیر نے اشکانیوں کو خوب قتل کیا تھا۔ یہاں تک کہ اون کو فنا ہی کر دیا تھا۔ اوس کا سبب یہ تھا۔ کہ اوس کے پردادا ساسان بن اردشیر بن بہمن نے قسم کھائی تھی۔ کہ اگر مین ایک دن کے واسطے ہی پادشاہ ہو جائے۔ تو اشک بن جہ کی نسل سے کسی کو زندہ نہ چھوڑو گا۔ اور یہ قسم اُس نے اپنی اولاد کو بھی دیدی تھی۔ پھر جب اردشیر اوس کی اولاد میں پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اوس کی تمام اولاد کو خواہ عورتیں ہوں خواہ مرد ہوں سب کو قتل کر ڈالا۔ ایک لڑکی رہ گئی۔ جسے اوس نے دال الملکت میں پایا تھا اور اوس پر فریفتہ ہو گیا تھا۔ وہ وہاں کے مقتول پادشاہ کی بیٹی تھی۔ اردشیر نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ تو اوس نے کہا۔ میں پادشاہ کے ایک بی بی کی خاوند ہوں۔ تو اوس نے پوچھا۔ کہ تیرا بیاہ ہو گیا ہے یا نہیں۔ کہا۔ نہیں میں باکرہ ہوں اس واسطے اردشیر نے اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ اور ہم بستر ہوا۔ جس سے وہ حاملہ ہو گئی جب وہ حاملہ ہوئی تو اوس نے جان لیا کہ پادشاہ اب قتل نہ کرے گا۔ تب اوس نے کہا کہ میں اشک کی بیٹی ہوں۔ اس سے اردشیر کو اوس سے نفرت ہو گئی اور بر جہاں سام کو بلایا۔ جو ایک بڑا بوڑھا آدمی تھا۔ اور اوس سے یہ سب حال کہا۔ اور حکم دیا کہ اسے قتل کر دے۔ تاکہ اس کے دادا کی قسم پوری ہو جائے۔ اوس بزرگ نے اس سے قتل کرنے کو لے لیا۔ لیکن عورت نے کہا۔ کہ میں پیٹ سے ہوں۔ اس واسطے دایان

بلای گئیں۔ اور ادھونہون نے اوس کے حاملہ ہونے کی شہادت دی۔ اس واسطے برجد  
 نے اوسے ایک تہ خانہ کے اندر بند کر دیا۔ اور اپنا آلتہ ناسل کاٹ ڈالا۔ اور اوسے ایک  
 ڈبیا میں بند کیا۔ اور اوس پر مہر کر دی۔ اور پادشاہ کے پاس آیا۔ پادشاہ نے پوچھا تو نے  
 کیا کیا۔ کہا میں نے زمین کے سپرد کر دیا۔ اور وہ ڈبیا پادشاہ کو دیدی اور درخواست کی  
 کہ اس پر اپنی مہر کر دے۔ اور خزانہ میں رکھ چھوڑے۔ کسی وقت یہ کام آئیگی۔ پادشاہ  
 نے رکھ چھوڑی۔ پھر اوس عورت کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور اوس نے  
 یہ پسند نہ کیا۔ کہ پادشاہ کی اجازت بغیر اوس لڑکے کا کچھ نام اپنی طرف سے رکھ دے۔  
 اور یہ بھی اوسے خوف ہوا۔ کہ ابھی بچپن میں ہی اوسے پادشاہ کو بتا دے پھر اوس کا  
 زلیخچہ نکلے۔ اور اوس کا نام شاہ پور (پادشاہ کا بیٹا) رکھ دیا۔ جو صفت کی صفت اور نام کا نام  
 تھا۔ پہلے پہلے یہ نام اسی شخص کا رکھا گیا ہے۔

پھر ایک مدت تک ارد شیر کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ پھر وہ ہی بزرگ جس کے پاس بیچا تھا  
 ایک روز پادشاہ پاس آیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ محزون و مغموم بیٹھا ہے۔ پادشاہ سے پوچھا  
 کہ آپ کیوں رنجیدہ خاطر نظر آتے ہیں۔ پادشاہ نے کہا۔ میں نے اپنی تلوار سے مشرق  
 و مغرب کا ملک فتح کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے ملک کا مالک ہو گیا۔ اب میں مرجاؤنگا  
 میرے کوئی اولاد نہیں ہے۔ جو ملک کا میرے پیچھے مالک ہو۔ اوس بزرگ نے کہا  
 اللہ تعالیٰ تجھے خوش رکھے۔ میرے پاس تیرا ایک بیٹا ہے۔ آپ مجھے وہ ڈبیا  
 دیجئے جو میں نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے۔ تاکہ میں اوس کے صدق کی دلیل  
 لاؤں۔ ارد شیر نے وہ ڈبیا منگائی۔ اور کہولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس میں اوس بزرگ کا  
 آلتہ ناسل رکھا ہوا ہے۔ اور ایک خوش تہ بھی موجود ہے۔ اور اوس میں لکھا ہوا ہے۔ جب

مجھے اشک کی بیٹی نے جو شاہنشاہ سے حاملہ ہوئی تھی۔ اور اوس نے مجھے اوس کے قتل کا حکم دیا تاکہ بادشاہ کے تخم کو ضائع نہ کر۔ نوین نے اوسے زمین میں امانت رکھ دیا۔ جیسا کہ بادشاہ نے مجھے حکم دیا تھا۔ اور میں نے اپنی بریت کے لیے وہ کام کر لیا۔ کہ جس سے مجھے کبھی الزام ہی عائد نہیں ہو سکتا ہے۔

پھر اردشیر نے حکم دیا۔ کہ شاہپور کے حکماء و سولہ کے اور ایک قول کے بموجب ہزار روپے کے اوس کی ہیئت اور قیامت کے کئے جائیں۔ اور ایک ہی سال باس پہنکر وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ اوس بزرگ نے ایسا ہی کیا۔ جب اردشیر نے شاہپور کو دیکھا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا۔ اور اوس کے خط و خال سے معلوم کر لیا کہ یہ اوس کا بیٹا ہے۔ پھر اوس کو گیند بٹے دئے۔ اور گیند سے وہ کھیلنے لگے۔ شاہی ایوان میں ہی کھیل رہے تھے۔ کمین گیند ایوان کے اندر جا پڑی۔ لڑکوں کو خوف ہوا مکان میں اندر نہ گھسنے کے مگر شاہپور بے دھڑک آگے بڑھ کر اندر گس گیا۔ اور اس سے بادشاہ نے جان لیا کہ اوس کا بیٹا ہے۔ اور پہلے اوس کے دل کو گمان ہو گیا تھا۔ اب بالکل یقین آ گیا۔ کہ اگر وہ اوس کا بیٹا نہ ہوتا تو اس قدر جرات بھی نہ ہوتی۔ اردشیر نے اوس سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا نام ہے۔ کہا شاہپور۔ جب اردشیر کو کامل طرح پر بات ہو گیا کہ شاہپور اوس کا بیٹا ہے تو اوس نے پھر اس امر کی شہرت دیدی۔ اور اپنے بعد اوسے ولی عہد قرار دیا۔

۸۸۔ شاہپور کی بادشاہی اور نیشاپور جندی شاہپور شاہپور زمین کا عاقل طبیعت کا رسا اور فاضل تھا۔ وغیرہ شہر، سامنا اور نصیبین اور انطاکیہ وغیرہ۔ جب بادشاہ ہوا اور اپنے سر پر تاج رکھا۔ تو جو لوگ کی فتنہ اور شاہ روم کا گرفتار کرنا۔

نزدیک و دور تھے اور سب پر انعام و اکرام کی خوب بہرہ بخشی۔ اور سب پر احسان کئے۔ اس سے مخلوق میں اوس کی نیک نامی کی

خوب شہرت ہو گئی اور تمام بادشاہوں سے بڑھ گیا۔ اور اوس نے فارس میں شہر نیشاپور اور شہر شاپور بسایا۔ اور فیروز شاپور بھی آباد کیا۔ جسے انبار کہتے ہیں۔ اور جندی شاپور بھی اوسے فنے بسایا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ نصیبین میں اوس نے رومیوں کو محصور کیا تھا اور وہاں رومیوں کو ایک مدت تک پکڑ پکڑ کر جمع کیا تھا۔ پھر اوسے خراسان کی طرف کچھ ایسی ضرورت ہوئی کہ وہاں جانا پڑا۔ اس لیے وہ وہاں چلا گیا۔ اور وہاں کا انتظام اچھی طرح کر دیا۔ پھر نصیبین کو لوٹ کر آیا۔ پھر کہتے ہیں۔ کہ اوس کی دیوار دہل گئی۔ اور اوس میں ایک شکاف پڑ گیا۔ جس سے وہ اندر گس گیا۔ اور دشمنوں کو قتل و قید کیا۔ اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور پھر وہاں سے آگے بلاد شام میں پہونچا۔ اور کثرت سے وہاں کے شہر فتح کیے۔ فالوقیہ اور قدوقیہ تک اوس کی فتوحات پہونچ گئیں اور انطاکیہ میں اوس نے روم کے بادشاہ کو محصور کیا۔ اور اوس سے قید کر کے اور کثرت سے رومیوں کو پکڑ کر لے گیا۔ اور جندی شاپور میں جا کر انہیں آباد کر دیا۔

### شہر حنفہ

۸۹۔ شاپور کا محاصرہ حضرت برادر نصیرہ کو بہتان تکریت میں (جو موصل کے نواح میں ایک شہر ہے) اور جو تکریت بنت وائل خنت قاسط کی مدد سے اوسے فتح کرنا۔

کے نام سے مشہور ہے) و جلد اور فرات کے درمیان اعراف میں علاقہ مسکن کے محاذی ایک شہر تھا جس کا نام حضرت تارا سے بعض لوگوں نے جزیرہ میں اور بعض نے ناحیۃ الفنا میں بھی بتایا ہے) اور اوس میں ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا جس کا نام ساطون تھا۔ وہ جہاں قوم سے تھا۔ عرب اوسے ضیمرن کے نام سے پکارتے ہیں (ضیمرن برزخ حیدر اوس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے باپ کی بی بی کو یا اپنے بیٹے کی

عورت کو اداس کے بعد باطلاق دینے پر اپنے پاس رکھ لے اور اس سے نکاح کر لے یہ  
 مجوسین میں جائز تھا۔) یہ خیزن قضا عین سے تھا۔ اور جزیرہ کا بادشاہ تھا اور اس کا  
 لشکر ہی بہت تھا۔ جب شاہ پور خراسان میں تھا۔ تو اس نے سواد کے ایک حصہ پر  
 تاخت کی تھی۔ جب شاہ پور دوسرے لوٹ کر آیا۔ تو اس کی تاخت کا حال معلوم ہوا  
 اس واسطے وہ اس پر چڑھ گیا۔ اور اس پر چار سال تک اور ایک قول کے بموجب  
 دو سال تک محاصرہ ڈالا۔ مگر قلعہ کی دیوار کسی طرح نہ گر سکی۔ اور وہاں تک رسائی  
 نہ ہو سکی۔

خیزن کی ایک بیٹی تھی۔ اس کا نام نضیرہ تھا۔ اس کے حیض آیا (یعنی بالغ ہو گئی) تو  
 اسے اس جگہ کے دستور کے بموجب قلعہ کی دیوار پر لائے۔ یہ نہایت خوبصورت لڑکی  
 تھی۔ اور شاہ پور ہی نہایت خوبصورت تھا۔ جب ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔  
 تو ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے۔ نضیرہ نے شاہ پور کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ اگر میں اس  
 قلعہ کی دیوار کے گرانے کی تدبیر بتا دوں تو تو مجھے کیا دیگا۔ شاہ پور نے کہا جو تو مانگے۔  
 اور تجھ سے میں اپنی شادی کر لوں گا۔ نضیرہ نے کہا۔ ایک بادامی رنگ کی فاختہ کٹھن دار  
 لے۔ اور اس کے پیر پر کسی کبھی اور کنواری لڑکی کے حیض سے لکھ پھر اسے چھڑ دے۔  
 وہ شہر کی دیوار پر آئیگی۔ اور دیوار اس سے گر جائیگی۔ یہ ایک طلسم تھا۔ جو اس شہر میں  
 کسی نے کر رکھا تھا۔ اور اس کے توڑنے کی یہی صورت تھی۔ شاہ پور نے ایسا ہی کیا۔  
 اور شہر کی دیوار گر گئی۔ اور شاہ پور اس میں گھس گیا۔ اور خیزن اور اس کے آدمیوں کو مار ڈالا  
 یہاں تک کہ اس قوم میں سے اب ایک ہی معلوم نہیں رہتا اور شہر کو غارت کر ڈالا۔

۹۔ شاہ پور کا نضیرہ کی بیوی بننے سے اسے پھر نضیرہ کو لے گیا۔ اور عین التمرین جا کر اس سے



قتل کرنا اور مانی زندین۔ بیاہ کیا۔ اور ہم بہتر ہوا (عین التمر کوفہ کے قریب

بغداد سے تین منزل پر فرات کے مغرب میں ہے) لیکن نصیرہ رات بہر بہتر پر بے  
چین ٹپتی رہی۔ شاہ پور نے پوچھا کہ تجھے کس بات کی تکلیف ہے۔ دیکھتے کیا مہین۔ کہ  
وہاں آس کے درخت کا ایک پتا اوسکے پیٹ کی شکنتوں پر چپٹا ہوا ہے شاہ پور نے  
پوچھا۔ تیرا باپ تجھے کیا کہلایا کرتا تھا۔ نصیرہ نے کہا۔ مکن انڈے کی زردی شہدا اور جوہر  
شہر اب شاہ پور نے کہا۔ جس باپ نے تجھے ایسے ناز و نعمت سے پالا تو نے اوسکے  
ساتھ وفاداری نہ کی تو میرے ساتھ کیا کر گئی اور ایک شخص کو نہایت سرکش گھوڑے پر  
سوار کرایا۔ اور عورت کی چوٹی کے بال اوس کی دم سے باندھ دئے۔ اور گھوڑے  
کو ہنگا دیا۔ جس سے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ شعرانے اس ضحین کا ذکر  
اپنے اشعار میں بہت کیا ہے۔

اسی شاہ پور کے زمانہ میں مانی زندین بھی ہوا ہے۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا  
اور بہت مخلوق اوسکے تابع ہو گئی تھی۔ ادھنیں لوگوں کو مانویہ کہا کرتے مہین۔  
شاہ پور نے تیس برس پندرہ دن بادشاہی کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اکتیس برس  
چہ مینے نو دن اوس کی حکومت بھی ہے۔

## ہرمز ابن شاہ پور بن اردشیر

۹۱۔ ہرمز کی پیدائش اور اوس کی مان کا یہ بادشاہ شکل و صورت میں تو اردشیر کے ہی  
مہرک کی نسل سے ہونا۔

تھا۔ اور بڑا جری اور دلاور تھا۔ اس کی مان مہرک بادشاہ کی بیٹیوں میں سے تھی۔ جسے

ارد شیر نے قتل کیا تھا۔ اور اوس کی نسل کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ جہاں پاتا مہا قتل کرویت تھا اور اون کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ کہین منجمین نے اوس سے کہا تھا۔ کہ مہرک کی نسل سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ اس واسطے اوس کی نسل سے اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے ہرمز کی مان جنگل کی طرف بھاگ گئی تھی۔ اور کسی چرواہے کے پاس رہتی تھی۔

اتفاقاً شاہ پور ایک مرتبہ شکار کھیلنے کو گیا تھا۔ وہاں اوس کو پیاس لگی۔ اور اوسے دھیمی نظر آئے جہاں ہرمز کی مان تھی وہ اُدھر کو گیا۔ اور وہاں جا کر پانی مانگا۔ تو ایک لڑکی نے پانی اوسے لا کر دیا۔ جو نہایت خوبصورت تھی۔ اسی میں وہ چرواہی بھی آگئے۔ شاہ پور نے اون سے پوچھا کہ یہ کون لڑکی ہے۔ ایک نے اون میں سے کہا۔ کہ یہ میری بیٹی ہے۔ شاہ پور نے اوس سے سیادہ کر لیا۔ اور اوسے اپنے گھر لے گیا۔ وہاں اوسے اپنے کپڑے پہنوائے اور خوشبو لگائی۔ جب اوس نے اوس سے ہم بستر ہونا چاہا۔ تو اوس نے نہ مانا۔ اور ایک مدت تک انکار ہی کرتی رہی۔ جب ایک مدت گزر گئی تو اوس نے اوس کا سبب پوچھا اوس نے کہا۔ کہ میں مہرک کی بیٹی ہوں۔ میں یہ چاہتی ہوں۔ کہ ارد شیر کی طرف سے تجھے کچھ نقصان نہ پہنچے۔ اس واسطے شاہ پور نے یہ عہد کر لیا۔ کہ میں تیرا حال کسی سے نہ کہوں گا۔ پہر ہم بستر ہوا۔ اور اوس کے پیٹ سے ہرمز پیدا ہوا۔ اوسے بھی شاہ پور نے جو چاہئے رکھا۔ جب وہ کئی برس کا ہو گیا۔ تو اتفاقاً ارد شیر شاہ پور کے گھر کو آیا۔ کچھ اوس کو بیٹے سے مشورہ کرنا ہوتا۔ اور ایک ایک اوس کے گھر میں چلا آیا۔ اسی میں ہرمز اوس کے سامنے آگیا اوس کے ہاتھ میں بلا تھا۔ اور چلاتا ہوا گنبد کے پیچھے دوڑتا آتا تھا۔ جب ارد شیر نے دیکھا تو اوسے تعجب ہوا۔ اور اوس کے چہرے کے حسن اور جسم کے ثقل وغیرہ سے پہچان لیا

کہ وہ شاپور کے مشابہ ہے۔ اور اوسے اپنے پاس بلا کر شاپور سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔  
 شاپور نے سر جھکا کر کچھ مذاحت آمیز اقرار کیا۔ اور سارا قصہ اوسے سنایا۔ اردشیر  
 یہ سن کر خوش ہو گیا۔ اور کہا کہ جو بات منجمون نے کہی تھی وہ سچ نکلی کہ مھر کی اولاد میں  
 یہاں کی پادشاہی ہوگی۔ لیکن اس بات سے اب میری تسلی ہوگئی۔ کہ تیرے لطف سے  
 سے یہ بچا پیدا ہوا ہے۔ پھر اوسے اپنے ساتھ لے گیا اور پرورش سنبھال کی۔

۹۲۔ ہرمز کا اپنے باپ کے اطمینان کے جب شاپور پادشاہ ہو گیا۔ تو اوس نے ہرمز کو  
 واسطے اپنا ہاتھ کٹوانا اور اوس کی پادشاہی خراسان پر حاکم کر دیا اور وہاں بیسجیدیا۔ اس نے  
 جا کر دشمنوں کو خوب مغلوب و مقہور کیا۔ اور بلا استقلال حاکم بن گیا۔ اسے میں مجذون نے  
 آکر شاپور کو خبر دی۔ کہ ہرمز کا ارادہ آپ سے ملک چھیننے کا ہے۔ اور اوس میں خوب لگاؤ  
 بھائی کی۔ جب ہرمز کو اس بات کی خبر پہونچی۔ تو اوس نے اپنا ایک ہاتھ کاٹا۔ اور باپ کے  
 پاس بیسجیدیا۔ اور لکھا کہ میں نے ایسے ایسے سنا تھا اور اس تہمت کے ازالہ کے واسطے  
 میں نے اپنا ہاتھ کٹوا دیا ہے۔ کیونکہ اوس زمانہ میں رسم یہ تھی۔ کہ عیب دار کو پادشاہ نہیں  
 کیا کرتے تھے۔ جب شاپور کے پاس اوس کا ہاتھ پہونچا تو اوس کو سخت افسوس ہوا۔ اور  
 ہرمز کو لکھا۔ کہ مجھے اس بات سے سخت رنج ہوا۔ اور میں نے تجھے اپنے بعد ولی  
 عہد کیا۔

غرض جب یہ پادشاہ ہوا۔ تو اس نے رعیت پر درمی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور بڑی  
 عدل و داد سے ملکہ اسی کی وہ طرار استباز تھا۔ اور اپنے آبا کے طریق پر چلتا تھا۔ اوس  
 نے رام ہرمز کا ضلع قرار دیا ہے۔ اوس کی پادشاہی ایک برس دس مہینے رہی۔

## بہرام بن حم مزین شاپور

۹۳۔ بہرام کی پادشاہی اور مانی کا قتل۔ بہرام بڑا حلیم متانی اور نیک سیرت پادشاہ تھا۔ اس نے مانی زندیق کو قتل کیا۔ اور اس کی کمال کچھ اگر اوسمین ہنس بہر دایا۔ اور جندی شاپور کے دروازے پر اسے لٹکوا دیا تھا جسے دروازہ مانی کہا کرتے ہیں۔ اس نے تین برس تین مہینے اور تین دن پادشاہی کی ہے۔

۹۴۔ امر القیس الکندی کی حکومت عرب پر جب عمرو بن عدی مر گیا۔ تو ربیعہ اور ضر و غیرہ عراق حجاز اور جزیرہ کے بدویوں پر شاپور اور ہمز اور بہرام کی طرف سے امر القیس الکندی عمرو بن عدی کا بیٹا عامل رہا۔ یہی شخص آل نصر بن ربیعہ میں اور فارس کے عاملوں میں سب سے اول نصرانی ہوا ہے۔ اسکی ایک سو چودہ برس کی عمر ہوئی تھی۔ اور اس نے شاپور کے زمانہ میں تیس برس ایک مہینا اور ہمز کے وقت میں ایک برس دس مہینے اور بہرام کے زمانہ میں تین برس تین مہینے تین دن اور بہرام بن بہرام کے زمانہ میں اٹھارہ برس حکومت کی تھی۔

## بہرام ابن بہرام ابن حم مز

۹۵۔ بہرام ابن بہرام اور بہرام ابن بہرام ابن بہرام اس نے اچھی طرح ملکداری کی۔ اور اموریات اور نرسی ابن بہرام کی پادشاہی۔ کو غوب جانتا تھا۔ جب اس نے اپنے سر پر تاج شاہی رکھا۔ تو لوگوں سے وعدہ کیا۔ کہ نیک بیٹی کی کام کر دنگا۔ اس کی حکومت کی مدت میں اختلاف ہے۔ کوئی تو اٹھارہ برس اسکی حکومت کی مدت بتاتا ہے۔ اور کوئی سترہ برس و اسدا علم۔

## بہرام ابن بہرام ابن بہرام

جب یہ تخت و تاج کا مالک ہوا۔ تو عطا اور اکابر سلطنت نے اسے دعا دی۔ اس نے بھی اوس کا جواب بہت اچھی طرح سے دیا۔ پادشاہ ہونے سے پیشتر یہ سیدستان کا حاکم تھا۔ اس نے چار برس پادشاہی کی۔

## نرسی ابن بہرام ابن بہرام

یہ بہرام ثالث کا بہائی تھا۔ جب اسے تخت و تاج ملا۔ تو اس کے پاس اشراف اور عظمائے سلطنت آئے۔ اور اس کے حق میں دعا دی۔ اس نے بھی اون سے بحسن سلوک پیش آنے کا وعدہ کیا۔ اور اون کے ساتھ بہت ہی اچھی طرح سلوک کرتا رہا۔ وہ کہا کرتا تھا امدتِ تعالیٰ نے جو ہم پر انعام و اکرام کیا ہے اس کا شکر فراموش نہ کرنا چاہیئے اس نے نو برس پادشاہی کی۔

## ہرمز بن نرسی

۹۶۔ ہرمز بن نرسی کی پادشاہی اور شاہی اس کی سختی سے لوگ بہت ڈرتے تھے۔ اس کا اس کے بعد میں پیدا ہونا۔

ہے آپ لوگ میری سخت مزاجی سے ڈرتے ہیں۔ اور میری حکومت سے خوف کرتے ہیں۔ اس واسطے میں آپ سے کہہ دیتا ہوں کہ امدتِ تعالیٰ نے میرے مزاج کی سختی کو وقت اور رافت سے بدل دیا ہے۔ اس نے ملکہداری اور ریاست نہایت نرمی اور رفق کے ساتھ کی۔ اس کو اس بات کا شوق تھا کہ ضعیف اور غریب کو قوی اور امیر بنا دے اور ملک آباد کرے اور ملک میں عدل و داد پھیلے۔



پر قابض ہو گئے اور وہاں فتنہ و فساد اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن فارس سے ان کے دفعیہ کے واسطے ایک مدت تک کوئی بھی نہ آیا۔ کیونکہ بادشاہ نہایت خرد سال تھا۔

۹۸۔ شاہور کی دانائی اور عربوں کو اوس کا قتل اور قید کرنا اور ذوالاکتاف کی وجہ تسمیہ

جب شاہ پور پر چلنے لگا اور بڑا ہوا۔ تو سب سے پہلے اوس کی سمجھ کی خوبی اس سے ظاہر ہوئی کہ اوس نے دریا کی طرف بڑا شور و غل سنا۔ تو پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ لوگ دجلہ کے پل پر سے آمد و رفت کرتے ہیں اور اونکے آنے جانے میں آدمیوں کی کثرت کے سبب سے دھکام کی کا شور ہوا کرتا ہے۔ اس لیے شاہ پور نے حکم دیا کہ اوس پر ایک پل اور بنادیا جائے کہ ایک پل پر سے لوگ آئیں اور دوسرے پر سے جایا کریں۔ اس دانائی کی بات کو سنکر لوگ نہایت خوش ہوئے۔ اور پل بنا دیا گیا۔

جب یہ سولہ برس کا ہوا۔ اور ہتھیار اٹھانے کے لائق ہو گیا۔ تو اوس نے اپنے اراکین و دربار کو جمع کیا۔ اور اپنے مملکت کے کاموں میں جو غل و غفلت ہو رہی تھی اس کے باب میں اون سے شورہ لیا۔ اور کہا۔ کہ میں دشمنوں کو دفع کرنا اور اون پر جانا چاہتا ہوں۔ سب لوگوں نے اس سے دعا دی۔ اور عرض کیا۔ کہ وہ تو دار السلطنت میں رہے۔ اور کسی سردار کو لشکر دیکر روانہ کرے۔ وہ اس کام کو بخوبی کرینگے۔ مگر اوس نے نہ مانا اور اپنے لشکر سے ہزار آدمی چنے۔ اگرچہ لوگوں نے کہا کہ اور بھی لشکر لے۔ مگر اوس نے اور لشکر نہ لیا۔ صرف اونہیں آدمیوں سے چل دیا۔ اور حکم دیدیا۔ کہ جو عرب ملے

اوسے قتل کر دیں زندہ نہ چھوڑیں۔ عرب تو ابھی اپنی لوٹ ہی میں لگے تھے۔ کہ یہ یکایک اون پر جا پڑا۔ اور اونہیں خوب قتل اور اسیر کیا۔ پھر دریا میں ہو کر خط تک پہنچا خطا جبرین اور عمان کے ساحل کو کتے ہیں۔ جسکے قطیف عقیر اور قطر مشہور مقامات ہیں اور جبرین کے

لوگوں کو بھی خوب قتل کیا۔ اور مال غنیمت کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر ہجرت کو گیا دجو  
 بحرین کا دار الحکومت تھا۔ اور بحرین سے سات منزل کے فاصلے پر بستا تھا) وہاں  
 تمیم بکر بن وائل اور عبدالقیس کے لوگ رہتے تھے۔ انہیں اتنا قتل کیا کہ اونکے  
 خون زمین پر بہہ گئے۔ اور عبدالقیس کو تو نیست و نابود ہی کر دیا۔ پھر یہاں میں جا کر وہاں  
 کے لوگوں کو بھی خوب قتل کیا اور اون کے پانی خشک کر دئے۔ پھر بکر اور تغلب کی  
 طرف مناظر شام اور عراق پر توجہ کی۔ اور انہیں بھی خوب قتل و قید کیا۔ اور اون کے  
 پانی خشک کر دئے۔ اور مدینہ کے قریب پہونچا۔ اور وہاں بھی یہی حال کیا۔ اس کا  
 یہ قاعدہ تھا کہ عربوں کے سرداروں کو پکڑ وانا اور اون کے کتف یعنی شانہ نکلو اڈا لانا  
 اور قتل کر دیتا تھا۔ اس واسطے عربوں نے اس کا لقب شاہ پور ذوالاکتاف  
 رکھ دیا تھا۔

پہر ایاد جزیرہ کی طرف چلے گئے۔ اور سوا پر تاخت و تاراج کرنے لگے۔ اس لیے  
 شاہ پور نے اون پر فوج بھیجی۔ اس فوج میں ایک عرب لقیط الایادی ساتھ تھا۔ اس  
 نے اپنی قوم ایاد کو ہوشیار کرنے کے واسطے یہ اشعار لکھ کر بھیجے۔

|                                      |                                        |
|--------------------------------------|----------------------------------------|
| سَلَامٌ فِي الصَّيْفَةِ مِنْ لَقِيطٍ | إِلَى مَنْ بِالْجَزِيرَةِ مِنْ أَيْادٍ |
|--------------------------------------|----------------------------------------|

اس خط میں پہلے تو لقیط کی طرف سے ایاد کے اون لوگوں کو سلام پہونچے جو جزیرہ میں رہتے ہیں۔

|                                           |                                        |
|-------------------------------------------|----------------------------------------|
| يَا لَللَّيْلِ كَسْرًا وَسَلًّا أَتَاكُمْ | فَلَا تَشْعَلُكُمْ سَوْدُ اللَّفْتَادِ |
|-------------------------------------------|----------------------------------------|

پہر انکو یہ معلوم ہو کر سری جو شیر کی طرح ہے تھمادی طرف آنا جو تین جاہوں کو بیڑوں کی رکوالی کی سرداری میں ہی مشغول نہ رہے ہو

|                                      |                                     |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| أَتَاكُمْ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا | يَزْجُونَ الْكَتَائِبَ كَالْحِجَارِ |
|--------------------------------------|-------------------------------------|

اوسکے ستر ہزار آدمی آ رہے ہیں جو لشکروں پر ایسی کثرت سے تیر پہنکتے ہیں جیسے ٹیری دل ہو۔



مگر یاد دہانے اوس کی یہ بات نہ سنی۔ اور اپنی لوٹ مار میں مشغول رہے۔ اس واسطے اوس نے بہراون کو لکھا۔

اَبْلِیْعَ اَیَا دَا وَخَلَلٍ فِی سَرَائِمٍ اِنِّیْ اَرِیْ الرَّامِیْ اِنْ لَمْ اَعْصِرْ قَدْ لَصَعًا

اے قاصد تو آیا دے پاس جا۔ اور خاک تو اونٹنے اشترن سے کہہ کہ میری یہ رائے اگر مانی جائیگی تو نہایت بہتر ہوگا

یہ ایک مشہور قصیدہ ہے۔ اور لڑائی کے باب میں نہایت ہی اچھا لکھا گیا ہے۔ لیکن یاد دہانے پر بھی اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہ کی۔ اور شاہ پور وہاں جا پہنچا۔ اور اون کو بالکل برباد کر ڈالا۔ **ض** وہ ہی بج رہے جو شام کے ملک کو چلے گئے۔

**۹۹۔** ایانوس بادشاہ روم کی چڑھائی شاہ پور یہ تو اوس کے وہ معاملات تھے جو عربوں کے برابر اور ایانوس کا قتل۔ ساتھ گزرے۔ اب رہے رومی۔ سہا دن کا

حال سنئے۔ شاہ پور نے روم کے بادشاہ سے صلح کر لی تھی۔ اس رومی بادشاہ کا نام قسطنطین تھا۔ یہی رومی بادشاہوں میں سے اول بادشاہ ہے جو نصرانی ہوا ہے۔ اس کے نصرانی ہونے کا سبب ہم شاہ پور کے ذکر کے بعد بیان کریں گے۔ انشا اللہ تعالیٰ۔ پھر قسطنطین مر گیا اور اوس نے اپنا ملک تین بیٹوں میں منقسم کر دیا۔ وہ بادشاہ ہوئے۔ پھر رومیوں نے قسطنطین کے خاندان کے ایک آدمی کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ جس کا نام ایانوس تھا۔ اس کا مذہب پہلے رومیوں کا سا تھا۔ اور اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا۔ جب بادشاہ ہوا تو اوس نے اپنا مذہب ظاہر کر دیا۔ اور رومیوں کے مذہب کو بھرپور رواج دیا۔ اور کینٹون کو خراب و برباد کر ڈالا۔ اور اسقفوں کو مار پھینکا۔

پھر رومیوں کے اور خیر و رون کے آدمی جمع کیے اور شاہ پور کی طرف روانہ ہوا۔ اور عرب بھی اپنا انتقام لینے کے لیے جمع ہوئے۔ اور ایانوس کے لشکر میں جا کر بہت کثرت سے

اونکے لوگ شامل ہو گئے۔ اور شاہ پور کے پاس پڑوس کے جاسوسوں نے اگر خبر دی اور طرح طرح کی روایتیں بیان کیں۔ جس کا شاہ پور کو یقین نہ آیا۔ اس واسطے شاہ پور خود اپنے معتبر آدمی لیکر رومیون کی طرف گیا۔ اور جب یوسانوس کے پاس پہونچا۔ چہ الیائوس کا مقدمہ ابخیش تھا تو وہاں چہپ رہا۔ اور اپنے بعض ہمراہیوں کو وہاں بھیجا۔ رومیون نے اومین سے کسی کو بکڑ لیا۔ اور اس نے شاہ پور کا حال اونہیں بتا دیا۔ اس پر یوسانوس نے غصہ شاہ پور کو کھلا بھیجا کہ بکڑ بکڑا گیا۔ اس سے شاہ پور اپنے لشکر کو چل دیا۔ پھر اس سے اور عرب و روم سے لڑائی ہوئی۔ شاہ پور کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور اس کے بہت آدمی مارے گئے۔ اور رومیون نے طیسور پر قبضہ کر لیا۔ طیسور مدائن شہر قیہ کو کتے ہیں اور نیز شاہ پور کا مال و خزانہ بھی لے لیا۔

اب شاہ پور نے اپنے لشکر اور سرداروں کو لکھا۔ کہ بیان یہ حال ہوا ہے۔ اور رومیون اور عربوں سے ایسا نقصان پہونچا ہے۔ اور ان سے کہا کہ جلد میرے پاس آؤ۔ اس لیے لوگ جمع ہو گئے۔ اور وہ فوج لیکر ٹوٹا اور طیسور آ کر لے لیا۔ اور الیائوس شہر بہر شہر پر پہونچا۔ اور فریقین میں رسل رسائل آنے جانے لگے۔ اسی میں الیائوس بیٹھا ہوا تھا کہ ناگمانی ایک پتھر آ کر اس کے لگا۔ اور وہ مارا گیا۔

۰۰۔ رومیون کی پریشانی اور یوسانوس کی جب الیائوس مارا گیا۔ تو رومی سخت حیران و پادشاہی اور شاہ پور کا نصیب لیکر رومیون کو چھوڑا۔ پریشان ہو گئے۔ اور بلاد فارس سے خلاصی کی ہی اونکو امید نہ رہی۔ اور یوسانوس سے کہا۔ کہ بادشاہ ہو جائے۔ مگر اس نے کہا۔ میں اس وقت تک پادشاہ نہیں ہوتا۔ جب تک کہ تم نصرانی نہ ہو جاؤ۔ سب لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ ہم تو پہلے ہی سے نصرانی ہیں۔ صرف الیائوس

کے خوف سے پہنچے اس مذہب کو چھوڑ کر آتا تھا۔ یہ سنکر اوس نے بادشاہی قبول کر لی اور ہرشاپور نے رومیوں کو دہکیان دین - اور اودن سے کلاہیجا جو تمہیں بادشاہ ہوا سے میرے پامن بھیج - تاکہ اوس سے ملکر میں بات چیت کروں - اس واسطے یوسانوس انشی آدمی لیکر اوس کے پاس گیا - اور شاہ پور بھی اوس سے ملا - اور دونوں نے آپس میں دعا و سلام کیا - اور ملکر کمانا کیا - اور شاہ پور نے یوسانوس کو مدد دی - اور رومیوں سے کہا - تم نے ہمارے ملک کو خراب کیا - اور یہاں فساد پھیلایا - یا تو تم ہم کو اودن نقصانات کی قیمت دو جو تم نے کئے ہیں - ورنہ نصیبین کا علاقہ ہمیں دیدو (نصیبین بلاد جزیرہ میں سنجاہ سے نو فرسخ پر ایک شہر ہے - اور اودن لوگوں کے راستے میں بڑا ہے جو موصل سے شام کو جاتے ہیں سنجاہ موصل سے نو فرسخ پر واقع ہے - اوس کے گرد فصیل بنی ہوئی ہے - اور پانی بافراط ملتا ہے - مگر قدیم زمانے کے کسٹلر بھی وہاں بہت دکھائی دیتے ہیں - دیار ربیعہ کا دارالحکومت تھا - آئندہ چلکر معلوم ہوگا کہ اسے عباس بن غنم الاشعری نے فتح کیا ہے غرض یہ علاقہ قدیم سے اہل فارس کا تھا - رومیوں نے اسے چند روز سے لے لیا تھا - مجبوراً رومیوں نے اوسے شاہ پور کو دیدیا - اور وہاں کے باشندی وہاں سے چلے گئے - اور شاہ پور نے اصطخر اور اصفہان وغیرہ کے بارہ ہزار گروہ لے وہاں بھیج کر آباد کر اوسے پر رومی اپنے ملک کو چلے گئے - اور نوڑے دونوں کے بعد اودن کا یہ بادشاہ بھی مر گیا -

۱۰۱۔ شاہ پور کا روم میں گرفتار ہونا اور قیصر کا علم ایک روایت یہ بھی ہے - کہ شاہ پور روم کی حدود جندی شاہ پور پر اور شاہ پور کا جوٹ کر قیصر گرفتار کیا گیا - اور وہاں اپنے لوگوں سے کہا کہ میں خود روم کو مخفی طور پر جاتا ہوں - اور وہاں کے حالات اور شہروں کی کیفیت جا کر دیکھتا ہوں

چنانچہ وہ گیا۔ اور کچھ روزوں تک وہاں گشت کرتا رہا۔ اسی میں اسے خبر ملی کہ قیصر کچھ بیمار ہوا ہے۔ اس نے لوگوں کو کمانا کمانے کے لیے جمع کیا ہے۔ شاہ پور بھی ایک سال کے لباس میں وہاں پہنچا کہ قیصر کو کمانا کمانے وقت خود دیکھے۔ مگر قیصر تار گیا۔ اور شاہ پور کو پکڑ لیا۔ اور ایک میل کی کمال میں اسے بند کر دیا۔ پھر قیصر اپنا لشکر لیکر فارس کو روانہ ہوا۔ اور شاہ پور بھی اس حال میں اس کے ساتھ تھا۔ قیصر نے فارس میں خوب قتل کیا۔ اور ملک کو خراب و برباد کرتا ہوا جندی شاہ پور تک پہنچا۔ وہاں کے لوگ یہ دیکھ کر متحسین ہو گئے اور اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔

اتفاقاً اسی محاصرہ کی حالت میں شاہ پور پر جو نگران مقرر تھے وہ غافل ہو گئے۔ اور ایسے ہی اتفاق سے کچھ لوگ اہواز کے قیدی بھی اس کے پاس تھے۔ شاہ پور نے ان سے کہا۔ کہ اس کمال چڑھ میں وہ بند تازیون کا تیل ڈالو جو وہیں کمین موجود تھا اور انہوں نے ڈالا۔ اور چڑھ اتر پڑ گیا۔ اور وہ اوسمیں سے نکل گیا۔ اور نکل کر جندی شاہ پور میں جا پہنچا۔ اور وہاں کے نگہبانوں کو اطلاع دی۔ اور انہوں نے فوراً اسے اندر لے لیا۔ اور قلعہ والوں نے نو شیعوں کے نعرے مارے۔ جس نے رومیوں کو غفلت کی نیند سے جگا دیا۔

پھر شاہ پور نے اپنے لوگوں کو جمع کیا۔ اور آراستہ کر کے رومیوں کی طرف اسی رات کی صبح کو نکل آیا۔ اور ان سے لڑ لڑا کر بادشاہ روم کو قید کر لیا۔ اور اس کا مال لوٹ لیا۔ اور عورتوں کو پکڑ لیا۔ اور اس کے ہاتھ پیرہن میں زنجیریں ڈال دیں اور حکم دیا۔ کہ جو ملک اس نے فارس کا برباد کیا ہے اسے آباد کرے۔ اور روم کے ملک سے مٹی منگائے اور جو نجین جندی شاہ پور کے اس نے گرائے ہیں انہیں اس مٹی سے بنائے۔ اور خراسان کے بجائے زیتون کے درخت لگائے۔ پھر اس کی ایڑیاں کاٹ گدھے

پرسوا کر دے کہ تو نے جو ہم سے بغاوت کی اوس کی یہ سزا ہے۔ پہر ایک مدت تک شاپور نے آرام کیا۔ پہر تاخت و تاراج کے لیے گیا۔ اور لوگوں کو قتل و قید کیا۔ اور قیدیوں سے سوس کی طرف ایک شہر بسا کر اوس کا نام ایران شہر شاپور رکھا۔ اور خراسان میں ایک شہر نیشاپور بسایا۔ اور علق میں بزرگ شاپور آباد کیا۔ اس نے کل بہتر برس حکومت کی۔

۱۰۲۔ امر القیس کی وفات اور عمرو بن امر القیس  
عربوں پر عامل تھا اسی کے زمانے میں مر گیا  
کی ولایت۔

اس کے اوسکے بعد اوس کے بیٹے عمرو بن امر القیس کو ہی عامل مقرر کر دیا۔ اور وہ تمام بقیہ شاپور کے زمانے میں اور اوسکے بعد اوس کے بھائی اردشیر بن ہرز کے کل زمانے میں اور کچھ شاپور بن شاپور کے زمانے میں اون پر عامل رہا۔ اور کل اوس کی ولایت تین برس رہی۔

۱۰۳۔ قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ  
اب قسطنطین کے نصرانی ہونے کا سبب ہے  
یہ بادشاہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا اور اوسکے خلق سے  
اور قسطنطین کی آبادی۔

لوگ راضی نہ تھے۔ اور اوسے برص کا مرض بھی ہو گیا تھا۔ اس واسطے روزیہ رسا نے چاہا کہ اوسے معزول کر دیں اس لیے اوس نے اپنے دوستوں سے مشورہ لیا۔ اونوں نے کہا۔ کہ دشمنوں کا دفعیہ تو تجھ سے ممکن نہیں ہے۔ اون کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اون سب نے تجھے معزول کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اب تو اگر کچھ تدبیر اسکے رفع کی کرنا چاہتا ہے تو کوئی دین اختیار کر کے کر سکتا ہے۔ نصرانی مذہب اوس وقت پھیل گیا تھا۔ مگر جہاں چاہا تھا۔ اونوں نے اوسے راے دی۔ کہ اپنے بھائی افریق سے کچھ مہلت لے۔ اور بیت المقدس

کو جا۔ جب تو وہاں جاے تو نصرانی ہو جا۔ اور لوگوں سے کہہ کہ اوس دین میں آجائیں تو بہت لوگ نصرانی ہو جائینگے۔ پھر تو اون لوگوں کی مدد سے جو نصرانی ہو جائیں اون لوگوں سے لڑ جو تیرے مخالف ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب کوئی قوم دین کے واسطے لڑتی ہے تو اسے ضرور نصرت و فتح ہوتی ہے۔ اس نے یہی کیا۔ اور بہت کثرت سے مخلوق اس کے تابع ہو گئی۔ اور بہت لوگ اوس کے مخالف بھی ہو گئے۔ اور یونانیوں کے بھی مذہب پر رہے۔ اور یہ اون سے لڑا۔ اور اون پر فتح پا کر انہیں خوب قتل کیا۔ اور اون کی کتابوں اور فلسفہ کو جلا ڈالا۔ اور قسطنطنیہ شہر بسایا۔ اور وہاں لیجا کر لوگوں کو آباد کیا۔ ابھی تک شہر رومیہ و مکا دارالسلطنت تھا۔ یہ وہاں کا بھی بادشاہ رہا اور شام پر بھی اس نے قبضہ کر لیا۔

۱۰۴۰۔ اکاسرہ کا دارالسلطنت شاپور ذی الکثاف سے پہلے جتنے اکاسرہ تھے وہ سب طیسٹور میں رہتے تھے جو مدائن سے مغرب میں بتاتا تھا۔ پھر جب شاپور بڑا ہوا۔ تو اس نے مدائن شرقیہ میں ایوان بنایا۔ اور وہیں رہنے لگا۔ اس لیے یہی دارالسلطنت ہو گیا۔ جو اب تک برابر موجود ہے۔ اور اس ہمارے زمانہ ۲۵۰ھ تک آباد ہے۔

## اردشیر ابن ہرمز شاپور ذی الکثاف کا بہائی

۱۰۵۔ اردشیر ابن ہرمز شاپور ابن شاپور جب یہ بادشاہ ہوا اور اس کی حکومت جم گئی۔ تو اس نے عظمیٰ سلطنت اور ذی الریاست لوگوں کی خوب خبر لی۔ اور اون میں سے بکثرت لوگ مار ڈالے۔ اس واسطے چار سال کے بعد لوگوں نے اسے معزول کر رکھا۔

## شاپور ابن شاپور ذی الکثاف

سبب اپنے چچا کے خلع کے بعد یہ پادشاہ ہوا۔ تو اس کے باپ کی حکومت اس کے ہاتھ میں دیکر لوگ نہایت خوش ہوئے اور اس نے اپنے عمال کو لکھا۔ کہ مخلوق پر عدل و داد اور رفیع و مروت سے حکومت کریں۔ اور یہی بات اس نے اپنے وزیر اور اراکین سلطنت سے بھی کہی۔ اور اس کے مخلوع چچا نے بھی اس کی اطاعت اختیار کر لی۔ اور رعیت اس سے بہت چاہنے لگی۔ پھر عظمیٰ سلطنت اور عمارت دولت نے اس کے خیمہ کی طنائیں کاٹ دیں۔ جس کے نیچے دیکر یہ مر گیا اس کی پادشاہی پانچ برس رہی۔

## بہرام بن شاپور ذی الکثاف

اس کا لقب کرمان شاہ تھا۔ کیونکہ اس کے باپ نے ایام حیات میں اسے کرمان کا حاکم کر دیا تھا۔ اس نے اپنے سپہ سالاروں کو پادشاہ ہو کر ایک فرمان بھیجا۔ اور اس نے اپنی اطاعت کی انھیں رغبت دلائی۔ یہ اپنے کاموں میں بڑا نیک نام تھا۔ اور کرمان میں اس نے ایک شہر آباد کیا تھا۔ اس پر بلوایوں نے آکر حملہ کیا۔ اور ایک نے تیرے اسے مار ڈالا گیا۔ یہ برس اس کی حکومت رہی۔

## یزدگرد اشم یعنی بڑہ کار بن بہرام

۱۰۶۔ یزدگرد کی بے اخلاقیان جو درحقیقت بعض اہل علم یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ یزدگرد سلطنت کے لیے اچھی چیز ہیں۔ بہرام کرمان شاہ بن شاپور کا بیٹا نہیں بلکہ بہائی

ہے۔ یہ بڑا سنگدل اور بڑا عیب دار تھا جس چیز کا جہان موقع ہوتا تو اسے اس جگہ کسی نہ کرتا۔ اور ادنیٰ ادنیٰ خطاؤں پر بڑی سزا دیتا۔ اور جہان تک ہو سکتا فریب و دوغلاچال کی اور دھوکا دہی سے کام کرتا۔ اور شرارت کی باتوں کو خوب سمجھتا تھا اور بڑا مغرور اور بڑا بد زبان اور بڑا بے چلن تھا۔ اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جاتی تو کبھی معاف نہیں کرتا اور نہ کسی کی شفاعت کسی کے حق میں قبول کرتا اگرچہ کتنا ہی کوئی قریب ہو اس کی بات ہرگز نہیں مانتا تھا۔ اور ہر ایک پر ہمت لگاتا۔ اور کسی کا اعتبار نہیں کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص کوئی اچھا کام کرتا تو اس کی محنت کا عوض نہیں دیتا۔ اور جب اسے یہ خبر ملتی کہ کسی اس کے درباری سے اور اس کے کسی کارپرداز سے دوستی ہے تو اسے سخت سے معزول کر دیتا۔ لیکن باوجود اسکے اس کا ذہن بڑا تیز اور ادب کا بہت اچھا تھا۔ اور انواع و اقسام کے علوم میں بھی بڑا ماہر تھا۔ اور نرسی جو اپنے زمانے کا حکیم تھا اس سے اس نے اپنا وزیر بنایا تھا یہ شخص بڑا فاضل اور صاحب کمال تھا اور اس کا لقب ہزار بیدہ تھا۔ اس واسطے لوگوں کو امید ہوئی کہ نرسی کے ذریعے اسے سیدہ کر لین مگر یہ امید اوس کے دل کی ہی مین رہی پوری نہ ہوئی۔

۱۰۶۔ یزدگرد کا ایک گھوڑے کی لات سے مرنا جب اس کی حکومت جم گئی اور خوب رعب و ابیٹہ گیا۔ تو اشرف سلطنت اور عظماء دولت اس سے ڈرنے لگے۔ اور ضعف میں سے بکڑ کر اس نے بہتوں کو قتل کر دیا۔ جب رعیت اس کے ظلم و ستم میں مبتلا ہوئی تو اوہنوں نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ اور دعا کی۔ کہ اوہنیں اس کے پسندے سے نجات دے۔ کہتے ہیں کہ اسی واسطے اس پر یہ بلا نازل ہوئی۔ وہ جرجان میں تھا۔ ایک روز اس کے قصر میں ایک بڑا سرکش گھوڑا آیا۔ جو ایسا خوبصورت



وعمدہ تھا کہ کسی نے کبھی ایسا دیکھا ہی نہ تھا۔ لوگوں نے اوس سے جاکر کہا۔ اوس نے حکم دیا۔ کہ اوسے کسین اور لگام دین۔ اور اوس کے پاس لائین۔ لیکن وہ ایسا سرکش تھا کہ کسین کے قابو میں نہ آیا۔ لوگوں نے پادشاہ سے جاکر عرض کیا تو وہ خود نکل آیا۔ اور اپنے ہاتھ سے اوسے لگام دی اور زین بھی کس لیا۔ لیکن جی بھی اوس نے اوس کی دُم اٹھائی اور چاہا کہ دوجی لگائے۔ گھوڑے نے اوسکے دل پر ایسی لات ماری کہ وہین مر گیا پھر گھوڑا بھاگا اور فارس والوں نے خوف سے اوسے نہ پکڑا معلوم نہیں کہ کہاں چلا گیا یہ ایک خدا کی قدرت کا کرم تھا اور مخلوق پر اوس کی عنایت تھی۔ اوس نے کل بائیس برس پانچ مہینے سولہ دن حکومت کی (جر جان گرگان کا عرب ہے جو خراسان اور طبرستان کے درمیان ایک شہر تھا۔ اور علاقہ استرآباد کا دار الحکومت تھا۔ یہ شہر تو اب نہیں ہے مگر اسی کے قریب استرآباد ہے۔ چونکہ اس ملک میں بٹیرے بکثرت تھے اس لئے اسکا نام گرکان پڑ گیا تھا۔)

۱۰۸۔ اوس بن قلام اور امر القیس بن عمرو اب عرب کا حال سنئے۔ کہتے ہیں کہ جب

اور نعمان ابن امر القیس کی حکومت عرب پر عمرو بن امر القیس الکندی ابن عمرو بن عدی اور ہرام گور کے لیے خورق بنانا۔

بجائے اوس بن قلام کو عامل مقرر کر دیا۔ یہ شخص عمالیت کی نس سے تھا۔ پانچ سال اوس نے حکومت کی۔ اور ہرام بن شاپور کے زمانے میں مارا گیا۔ پھر پادشاہ فری اوسکے بجائے امر القیس بن عمرو بن امر القیس الکندی کو عامل کر دیا۔ جس نے پچہن برس حکومت کی۔ اور یہی ذکر دانیق کے زمانے میں مر گیا۔ پھر اوس نے اوس کے بجائے اوس کے بیٹے نعمان کو مقرر کیا۔ اس نعمان کی مان کا نام شقیقہ بنت ابی ربیعہ بن ذہیل

بن شیبان تھا۔ اسی نعمان نے خورنق محل بنایا تھا۔ اور وہ اس کی یہ ہوئی تھی۔ کیزو گردو  
 ایشم کی اولاد زمین جیتی تھی۔ اس لیے اوس نے چاہا۔ کہ کسی صحت بخش مقام میں انہی  
 اولاد کو رکھے۔ لوگوں نے بتایا۔ کہ حیرہ کا قرب و جوار اس کام کے  
 لیے اچھا ہے۔ اس لیے اوس نے اپنے بیٹے بہرام گور کو وہاں  
 نعمان کے پاس بھیج دیا۔ اور اوس سے خورنق بنانے کے  
 لیے کہا۔ کہ یہ مکان بنا کر اوسے وہاں رکھے اور حکم دیا۔ کہ اوسے  
 عرب کے بوادی میں بھیجا کرے۔

۹۱۔ خورنق بنانے والے معمار کو یہ خورنق ایک شخص نے بنایا تھا۔ جس کا نام سمنار تھا۔  
 یزدگرد کا مارڈالنا۔ (یہ اپنے زمانہ کا نہایت مشہور معروف استاد تھا) جب

یہ اوس کی تعمیر سے فراع ہو چکا تو لوگوں نے اوس سے نہایت پسند کیا۔ اوس وقت اوس  
 نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم میرے کام کی پوری پوری اجرت دو گے۔ تو میں ایک  
 ایسا مکان بناتا جو آفتاب کے ساتھ ساتھ گھومتا۔ یزدگرد کہہ۔ تو کیا تو اس سے بھی بہتر بنا سکتا ہو۔ بہرام اوس سے خورنق سے  
 نیچے کر دیا جس سودہ مر گیا۔ عرب لوگ اس کی صلیب کی اکثر مثالیں دیا کرتے ہیں۔ اور لوگ انکے اشعار میں اس کا ذکر بہت کیا کرتے ہیں  
 (خورنق اصل میں خوردن گاہ تھا اور عربوں نے اوسے خورنقاہ اور پھر خورنق کر لیا ہے)

۱۱۰۔ نعمان کی بڑا بیٹی شام وغیرہ پر اور اوس کا اس نعمان نے شام کے ملک پر کئی مرتبہ چڑھائی کی  
 عورت گزین اور مغفودا انجیر ہڑنا۔ ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کو خوب خوب تنگ

پکڑا۔ اور انہیں لوٹا اور قید کیا ہے پادشاہ نے بھی اس کے ساتھ دو دستہ فوج کر دی تھی  
 ایک کو دوس (پامال کرنے والا) کہتے تھے۔ یہ تیغ قوم سے مرکب تھا۔ اور دوس  
 کا نام شسبا (ہتھیاروں سے جھلکتی ہوئی فوج) تھا۔ اسمین فارس والے تھے۔ ان دونوں

فوجوں کو لیکر وہ شام پر جاتا۔ اور جو عوب اوس کی اطاعت نہ کرتے اونہیں مطیع کرتا تھا۔ ایک روز نعمان اپنے دربار میں محل خورین میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہاں سے نجف کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور اوس کے قرب و جوار کی بسا تین اور نہروں کی بہار سے ایام بہار میں محفوظ ہو رہا تھا۔ جب اس سے وہ بہت خوش ہوا۔ تو اوس نے اپنے وزیر سے کہا۔ کہ آپ نے کمین اور بی ایسا عمدہ تماشا دیکھا ہے۔ کہا افسوس کہ یہ پائدار نہیں۔ اگر پائدار ہوتا تو بے شک اسی تعریف کے قابل تھا جو آپ فرماتے ہیں۔ نعمان نے کہا پہ پائدار کیا ہو۔ کہا پائدار وہ چیز ہے جو خدا کے پاس آخرت میں ہے نعمان نے کہا پہ وہ کیسے میسر آئے۔ کہا وہ اس طرح مل سکتی ہے کہ اس دنیا کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرے یہ سنتے ہی نعمان نے اوسی رات میں پادشاہی سے کنارہ کر لیا۔ اور کمبل اڑھ کر کمین کو نکل بہا گا۔ معلوم نہیں کہ کمان چلا گیا۔ جب صبح ہوئی۔ تو اوس کا پتا بھی نہ ملا۔ اس کی حکومت سب اذیتیں برس چار میں نہی۔ نیز گرد گرد زمانہ میں پندرہ برس اور بہرام گردن نیز گرد گرد زمانہ میں چودہ برس حکم علماء فرس کچھ اور کہتے ہیں۔ جب کا ذکر آئندہ آتا ہے۔ (نجف اوس بلند زمین کو کہتے ہیں جو کسی وادی وغیرہ میں واقع ہو۔ اور اوس پر پانی نہ چڑھ سکے۔ بلکہ پانی کو روک دے اسی سے اسکا اطلاق بند آب پر بھی آیا کرتا ہے۔ اور کوفہ کے پاس پانی کے روکنے کے لیے جو بند بنایا گیا ہے۔ اوس کا نام ہی نجف پڑ گیا ہے جس سے وہاں کے قبرستان اور مکانات پر پانی چڑھنے سے روکا گیا تھا۔ اسی کے قریب میں حضرت علی بن ابی طالب کی قبر شریف ہے۔)

بہرام ابن یزدگرد الاشیم

۱۱۱۔ بہرام کا مندر ابن نعمان کو پاس پرورش پانا جب یزدگرد کا بیٹا بہرام پیدا ہوا تو اوس نے

اور اوس کی تسلیم۔ اوس کی پرورش عربوں کے سپرد کی۔ اور منذر بن نعمان کو بلایا۔ اور اوس سے کہا کہ بہرام کو پرورش کرے۔ اور اس واسطے اوس کی بڑی عزت و تعظیم کی۔ اور اوسے عربوں کا مالک کر دیا۔ منذر اوس سے لے آیا۔ اور اوس کے دودھ پلانے کے واسطے تین عورتیں رکبین۔ جو بڑی تندہست تھیں۔ اور ذہن اچھا اور آداب حسنہ سے واقف اور اشراقون کی بیٹیاں تھیں۔ اون میں سے دو تو عربی تھیں اور ایک عجمی تھی۔ اونہوں نے اوسے تین سال دودھ پلایا۔ جب وہ پانچ برس کا ہو گیا تو اوس کے لئے معلم بلائے اور لکھنا پڑھنا تیر اندازی اور دانائی کی تعلیم دینا شروع کی۔ کیونکہ بہرام نے یہی کمدیا تھا اور فارس کے ایک حکیم سے بھی بڑھا۔ اور جو کچھ اوسے پڑھایا گیا اوس نے ایک ادنیٰ توجہ میں سب کو یاد کر لیا۔ جب بارہ برس کا ہو گیا۔ تو وہ مفید علوم سب پڑھ چکا اور اپنے اساتذہ سے بھی فایز ہو گیا۔ پھر منذر نے اون اُستادوں کو واپس کر دیا اور سواری کے استاد بلائے۔ اور جو کچھ چاہیئے تھا وہ بھی اوس نے سیکھ لیا۔ پھر اومین بھی خصمت کر دیا۔ پھر منذر نے گھوڑے منگائے۔ اور گھوڑوں کی گئی۔ وہاں منذر کا شتر گھوڑا سب سے نکل گیا اور باقی گھوڑے آگے پیچھے آئے۔ پھر منذر نے اپنا گھوڑا اوسے اپنے ہاتھ سے دیدیا۔ اور وہ لیکر اوسے سوار ہوا۔ اور شکار کو گیا۔ وہاں گورخرون کا ایک غول دیکھا اور اوس نے تیر چلائے۔ اور اوس کا پیچھا کیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہاں ایک شیر ہے اور ایک گورخرون کو پکڑے ہوئے ہے اور اوس کی پیٹھ اوس کے منہ میں ہے۔ بہرام نے اوس کے ایک تیر مارا۔ وہ تیر جا کر شیر اور گورخرون کے لگا۔ اور دونوں سے پار ہو کر زمین میں ایک تنائی گس گیا۔ لوگ جو ہر اہتے یہ زور و قوت اور تیر اندازی دیکھ کر حیرت میں رہ گئے

پہرہ اسطرح سیر و شکار لہو و لعب اور عیش و عشرت میں وہاں پرورش پاتا رہا۔

۱۱۲۔ یزدگرد کے مرنے پر اکابر سلطنت کا اسی مین بہرام کا باپ مرگیا۔ اور وہ ابھی منذر کے کسریٰ کو بادشاہ کرتا اور منذر کا مدائن کو فوج ہی پاس تھا۔ اکابر سلطنت اور اہل شہر نے مشورہ کیا۔ کہ یزدگرد بڑا بدسیرت تھا اوس کی اولاد ہیجنا۔

مین سے کسی کو بادشاہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور بہرام نے عربوں مین پرورش پائی تھی۔ اور نہوں نے اتفاق کر لیا۔ کہ بہرام کے اخلاق عربوں کے سے ہیں اور یزدگرد کا بیٹا ہے اوسے بادشاہ نہ کریں۔ اور اس واسطے ایک شخص اردشیر بن بابک کی اولاد مین سے لیا جس کا نام کسریٰ یا خسرو تھا اور اوسے بادشاہ کر دیا۔ پھر یزدگرد کے مرنے اور کسریٰ کے بادشاہ ہونے کی خبر بہرام کے پاس پہنچی۔ اوس نے منذر اور اوس کے بیٹے نعمان کو بلایا اور اشراف عرب کو اکٹھا کیا اور انہیں اپنے باپ کے احسان یاد دلایے۔ اور اہل فارس پر جو وہ سختی کرتا تھا اوس کا تذکرہ کیا۔ اور یہ سب حال اوس سے کہا منذر نے کہا۔ کہ آپ اس کا کچھ خوف نہ کیجئے۔ مین اس کی ایک تدبیر کرتا ہوں۔ اور دس ہزار سوار تیار کیے اور اپنے بیٹے نعمان کے ساتھ طہستور اور بہریر کو بیسے جو تخت گاہ تھی۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ ان شہروں کے پاس اپنا لشکر لیجائے اور وہاں ٹھہریے۔ اور جو کوئی اوس سے لڑے اوسے مارے۔ اور ملک مین تاخت و تاراج کرنا شروع کر دے۔ چنانچہ نعمان گیا۔ اور باپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اس واسطے اکابر فارس نے خوانی کو جو یزدگرد کے فرامین لکھا کرتا تھا منذر کے پاس بھیجا۔ اور لکھا کہ نعمان نے یہاں آکر ایسا کیا ہے۔ جب خوانی منذر کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا بہرام بادشاہ کے پاس جا۔ وہ اسے پاس گیا۔ اور جب اندر گیا۔ تو اوس پر ایسا رعب چھایا کہ آداب شاہی کو خوف سے

بجالاتا بھول گیا۔ بہرام یہ دیکھ کر اوس سے اچھی طرح سے بھولا۔ اور اوس سے حرن سلوک کا وعدہ کیا اور اوسے پھر منذر کے پاس بھیج دیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ تو ہی اسکا جواب دے۔ منذر نے کہا۔ کہ بہرام شاہ نے لغمان کو تھاری طرف بھیجا ہے۔ اوسے اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کیا ہے۔ اور باپ کے بعد وہ ہی حقدار سلطنت ہے۔ جب خوالی نے منذر کی گفتگو سنی اور بہرام کے رعب کو یاد کیا تو اوس نے جان لیا کہ جن لوگوں نے بہرام کے برخلاف سازش کی ہے اون کی کچھ نہ چلے گی۔ اس لئے منذر نے اوس سے کہا کہ تو دار السلطنت کو چل اور دہان اشراف اور اکابر سلطنت کو جمع کر۔ اور اس باب میں سب ملکر مشورہ کرو۔ میں جانتا ہوں کہ تیرے مشورہ سے کوئی مخالفت نہ کرے گا۔

۱۱۴۔ منذر کا بہرام کو مدائن لے جانا اور بہرام کا دوشیزوں کے درمیان سے تعلق لیکر بادشاہ ہونا تیس ہزار عرب سوار لے۔ اور دار السلطنت کو روانہ ہوا۔ اور دہان جا کر اراکین سلطنت کو جمع کیا۔ اور بہرام ایک طلبائی کرسی پر بیٹھا جو بہرام سے مکمل اور صریح تھی۔ اور اکابر فارس نے اوس سے گفتگو کی۔ اور بہرام کے باپ یزدگرد کی سنگ دلی اور بے سیرتی کا اوس سے تذکرہ کیا۔ کہ اوس نے کثرت سے لوگوں کو قتل کیا اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہونہیں جاتے۔ کہ اوس کی اولاد میں سے کسی کو بادشاہ کریں۔ بہرام نے کہا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مجھ کو اپنے باپ کی یہ عادت خود ہی معلوم ہوتی تھی۔ اور میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا۔ کہ اگر وہ مجھے بادشاہ کر دے تو جو خرابیاں اوس نے ڈالی ہیں انہیں رفع کر دوں علاوہ برین میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ ایک برس تک جو جو اقرار میں اب کرتا ہوں اگر انہیں پورا نہ کروں تو میں خوشی سے ملک چھوڑ دوں گا۔ اور اس بات پر راضی ہوں۔

کہ تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو گرسنہ شیرون کے درمیان رکھ دیا جاوے۔ اور کسریٰ کو اور مجھے اجازت دیجائے جو ادے اٹھالے وہ ہی پادشاہ ہو جائے وہ سب اس بات پر راضی ہو گئے۔ اور تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو شیرون کے درمیان رکھ دیا۔ اور موبد موبدان ہی آیا۔ پھر بہرام نے کسریٰ سے کہا۔ یہ تاج اور لباس لے لے۔ کسریٰ نے کہا تو ہی لے۔ کیونکہ تو تو پادشاہی وراثت کے طور پر طلب کرتا ہے اور میں تو ایک غاصب ہوں۔ اس پر بہرام نے ایک گز لیا۔ اور تاج کی طرف گیا۔ اور ایک شیر اس پر چبٹا۔ بہرام کو دکر اس کی بیٹھ پر جا بیٹھا۔ اور بچی رانوں سے اس کے دونوں پہلو خوب دباے۔ اور اس کے سر پر گز مارا۔ پھر جب دوسرا شیر اس پر آیا تو اس نے اس کے بھی کان پکڑ لئے۔ اور دونوں شیرون کی ٹکڑیاں لڑائیں۔ اور لڑاتے لڑاتے سر پہڑوئے اور گز سے اونہیں مار ڈالا۔ اور پھر تاج اور لباس شاہی لے لیا۔ اس پر سب سے اول کسریٰ نے اس کی اطاعت کی اور سب کے سب بے ساختہ بول اٹھے۔ ہم تیرے تابع اور تجھ سے راضی ہیں۔

پھر تمام عظماء اور اشراف اور وزرا نے مندر سے درخواست کی کہ بہرام سے ہمارے قصور معاف کر کے۔ مندر نے بہرام سے سفارش کی۔ اور بہرام نے اسے قبول کر لیا۔ پھر بہرام بیس سال کی عمر میں پادشاہ ہو گیا۔

۱۱۴۔ خاقان ترک کا حملہ فارس پر اور بہرام کا  
 او سے شکست دیکر قتل کرنا۔  
 چین سے رہیں۔ اور دربار میں بیٹھ کر اون سے

بھلائی کے وعدہ کیے۔ اور اونہیں اس کی اطاعت و تقویٰ کی ہدایت کی۔ پھر سب باتوں کو چھوڑ دیا۔ اور کھیل کود میں مشغول ہو گیا۔ جب گردنواح کے پادشاہوں نے

یہ غفلت دیکھی تو اونہوں نے اوس کے ملک پر نظر میں جمائیں۔ اور ان میں سے  
 اول خاقان ترکون کا بادشاہ اُٹھا۔ اور دولاکھ پچاس ہزار ترک لیکر اوس کے ملک پر  
 چڑھ آیا۔ اہل فارس اس سے بہت ڈرے۔ اور عظماء سلطنت بہرام کے پاس  
 آئے۔ اور اوس سے بڑے خوف و اندیشہ کی باتیں کہیں۔ مگر وہ اپنے لمو و لعب  
 میں پڑا رہا۔ پھر اوس نے اپنا سامان کیا۔ اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا۔ کہ وہاں کسی  
 آشکدہ میں جا کر عبادت میں مشغول ہو جائے۔ اور باطینان خاطر وہاں سیر و شکار  
 کرتا رہے۔ اس وقت اوس نے اپنے ساتھ نصف سات سو درہ۔ اور تین سو دلاوہ  
 اور بہادر سپاہی لیے تھے۔ اور اپنے بہائی نرسی کو اپنے بجائے قائم مقام کر گیا تھا  
 یہ سن کر لوگوں کو یقین کامل ہو گیا۔ کہ بہرام دشمن کے خوف سے ہلاک گیا۔ اور بنے  
 اتفاق کر لیا۔ کہ خاقان کی اطاعت اختیار کر لیجائے اور اوسی سے خراج گزاری کا  
 وعدہ کیا جائے۔ کیونکہ اوہ زمین اپنی جان اور مال کا پورا پورا اندیشہ ہو گیا تھا۔ جب  
 خاقان کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ فارس والوں سے بے شک ہو گیا۔ اور بہرام آذربائیجان  
 پہر کر انھیں چند آدمیوں سے عین عالم غفلت میں خاقان پر جا پڑا۔ اور خوب مقابلہ  
 کیا۔ اور خاقان کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اور اوس کے لشکر کو خوب مارا۔ جس سے  
 اس کے لوگ شکست کھا کر ہلاکے۔ اور بہرام نے ان کا تعاقب کیا۔ اور انھیں خوب  
 قتل و قید کیا اور مال و اسباب لوٹا اور انہیں لوٹھی غلام بنایا۔ اور لشکر کو سالم لیکر لوٹ  
 آیا۔ اور خاقان کا تاج و تخت بھی لایا۔ اور کچھ اوس کا ملک بھی دبا لیا۔ اور اوس پر ایک  
 مرزبان مقرر کر دیا۔ اور ترکون کے قاصداوس کے پاس اطاعت کے پیغام لائے  
 اور ایک حد مقرر کی۔ کہ اوس سے آگے کسی نہیں پڑھینگے۔ اور بہرام اور اہل النہر پر ایک



سردار کو بھیجا۔ وہاں جا کر اوس نے خوب قتل و غارت کیا۔ اور قیدی اور لوٹدی غلام لایا۔ اور بہرام پہر عراق کو آیا۔ اور اپنے بھائی نرسی کو خراسان کا والی کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ شہر بلخ میں رہا کرے (جو دریا ہے حیون کے کنارے ایک بڑا شہر ہے)

۱۱۵۔ بہرام کا دیلم کے رئیس کو گرفتار کر کے اپنا دوست کر لینا۔  
 بہرام کو یہ خبر پہنچی کہ دیلم (قوم) کے ایک رئیس نے بہت فوج جمع کر لی ہے۔ اور رے کو

(جو علاقہ دیلم کا قوس اور جبال کے درمیان ایک مشہور و معروف شہر ہے) اور اوس کے گرد نواح کو اگر ٹوٹا کھسٹا ہے۔ اور وہاں سے مال غنیمت اور لوٹدی غلام بکڑ کرے گیا ہے۔ اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے۔ اور جو سردار کہ سرحد پر ہیں اون سے اوسکا دفعیہ نہ ہو سکا ہے۔ اور اونہون خراج دینے کا اوس سے وعدہ کر کے اپنی جان بچا ہے۔ یہ اوس کو نہایت ناگوار گزرا۔ اور رے کی طرف ایک سردار کو بہت لشکر دیکر بھیجا اور اوسے حکم دیا۔ کہ اس طرح سے اوسکا مقابلہ کرے۔ کہ وہ ملک گیری کے لالچ میں آکر آگے بڑھ آئے۔ اس سردار نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس دیلمی نے فوج جمع کی۔ اور رے کی طرف روانہ ہوا۔ اور ادھر ہرزبان نے بہرام کو اس کی خدمت بھیجی۔ بہرام گور نے اسے لکھا۔ کہ دیلمی کی طرف بڑھے۔ اور فلاں مقام پر جیکڑ ٹھیرے۔ پھر بہرام نے چند خواص لیے اور جریدہ اپنے دارالقرار سے اپنے لشکر میں بھیج دیا۔ دیلمی کو یہ بات معلوم ہوئی نہ ہوئی۔ وہ ابھی اپنے گھمنڈ میں بہرا ہوا تھا۔ کہ بہرام نے لشکر کو آراستہ کیا اور ترتیب دیکر دیلمی پر آگے بڑھا۔ اور اوسکے مقابل ہو کر خود لڑا۔ اور اون کے رئیس کو گرفتار کر لیا۔ اور لشکر کو شکست دیدی پھر بہرام نے منادی کرادی کہ جو دیلمی فوراً لوٹ کر ہمارے حضور میں حاضر ہو جائیگا اوس کو امن دیا جائیگا۔ اس واسطے تمام دیلمی اوسکے پاس لوٹ آئے

اور انہیں امن دیا گیا۔ ایک کو بھی اوس نے نہیں قتل کیا۔ اور ان پر احسان کیا اور اوس رئیس کو بھی نہیں مارا۔ اور اوسے اپنا مطیع کر لیا۔ پھر وہ اوسکے خواص میں سے ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ یہ واقعہ ترکون کی لڑائی سے پہلے کا ہے۔ داند اسلم۔

۱۱۶۔ بہرام گور کا ہند کو آنا جب بہرام گور کو دیلمین فتح حاصل ہو گئی۔ تو اوس نے وہاں اور ایک ہاتی کا قتل کرنا ایک شہر بسایا اور فیروز بہرام اوسکا نام رکھا۔ جب وہ بس گیا اور اوسکے دیہات بھی آباد ہو گئے۔ اور اوس نے زسی کو اپنا وزیر کیا تو اوس سے کہا کہ میں غنیہ طور پر ہند کو جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ ہند کو گیا۔ اور کسی کو اوس کا حال نہ معلوم ہوا۔ صرف ہندیوں نے اوس کی شجاعت دیکھی اور دیکھا کہ وہ درندوں کو خوب قتل کرتا ہے۔ پھر ایک ہاتی کین وہاں ایسا نکل آیا۔ جس نے مخلوق کا راستہ ہی بند کر دیا۔ اور بہت آدمیوں کو مار ڈالا۔ بہرام گور نے اوس کا پتہ پوچھا۔ اور وہاں کے بادشاہ کو بھی خبر ہوئی۔ کہ یہ شخص ہاتی کے مارنے کو جاتا ہے اس واسطے اوس نے ایک شخص کو بہرام کے ہمراہ کر دیا۔ کہ وہ اوسے نتیجہ کی خبر لا کر دے۔ پھر بہرام اور وہ ہندی رفیق ایک جھاڑی میں پہنچے۔ اور ہندی ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اور بہرام آگے بڑھا اور ہاتی کو ڈھونڈا۔ جب وہ چنگھاڑتا ہوا نکلا اور پاس آیا۔ تو بہرام نے اوس کی پیشانی پر ایسا تیر مارا۔ کہ تقریباً سب کا سب گس گیا۔ اور پھر یہی علی الاطلاق تیر مارے ہی گیا اور اوس کی سونڈ پکڑ لی۔ اور گرز پر گرز مارے۔ کہ جس سے آخر وہ قابو میں آ گیا اور بہرام نے اوس کا سر کاٹ لیا۔ اور اوسے نکال لایا یہ سب حال ہندی نے آکر اپنے بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ نے بہرام کی بڑی تعظیم و تواضع کی۔ اور بحسن

سلوک اوس سے پیش آیا۔ اور اوس کا حال پوچھا۔ بہرام نے کہا۔ کہ فارس کا بادشاہ اوس سے کچھ ناراض ہو گیا ہے۔ اس واسطے دہ ہباگ کردہان چلا آیا ہے۔

۱۱۷۔ بہرام گورکا دیسل اس ہندی راجہ کا ایک دشمن تھا۔ اوس کی فوج اوس پر چڑھ کر آئی اور کرمان کو فارس میں شامل کرنا یہ راجہ دب گیا اور چاہا کہ اوس کی اطاعت اور خراج گزاری قبول کرے۔ بہرام گور نے اوس سے منع کیا۔ اور لڑائی کی رائے دی۔ جب مقابلہ ہوا تو اوس نے ہندی سرداروں سے کہا۔ کہ میری پشت پر رہو۔ اُدھر سے کوئی حملہ ہونے پائے۔ پھر دشمن چمکے گیا۔ اور ایسی مار پیٹ کی اور تیر مارے۔ کہ انہیں بہکا دیا۔ اور بہرام گور کے آدمیوں نے دشمن کے لشکر کو خوب لوٹا۔ اس پر ہند کے راجہ نے اوس سے دیسل اور کرمان کا علاقہ دیا۔ اور اپنی بیٹی اوس سے بیاہ دی۔ پھر بہرام گور نے یہ ملک مملکت فارس میں شامل کر لیا۔ اور خوشی خوشی دہان سے لوٹ آیا۔ دیسل سندھ کا دارالحکومت تھا۔ یہاں کے امرا اکثر بحری قزاقوں کے ساتھ شریک رہا کرتے تھے۔

۱۱۸۔ بہرام گور دیون کا خراج دینا اور یمن اور سودان پر بہرام کی تاخت۔

۱۱۹۔ بہرام گور دیون کا خراج دینا اور یمن اور سودان پر بہرام کی تاخت۔

روم سے خراج طلب کرے۔ ترسی قسطنطنیہ کو گیا۔ اور بادشاہ روم نے اوس سے صلح کر لی۔ پھر وہ بہرام کے حسب مراد واپس آیا۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب بہرام گور کو خاقان ترک اور روم سے فراغت حاصل ہو گئی تو وہ خود بذات خاص یمن کو گیا۔ اور بلاد سودان تک جا پہنچا۔ اور وہاں پر دشمن کی سپاہ کو قتل کیا۔ اور بہت کثرت سے لونڈی غلام بنا کر لایا۔ اور بغیر و عافیت اپنی مملکت کو لوٹا۔

۱۱۹۔ بہرام گور کی وفات جب اوس کی سلطنت کا زمانہ آخر آیا۔ تو وہ ایک روز شکار

کو نکلا۔ اور ایک ہرن کو دیکھ کر اوس کے پیچھے چلا۔ اتفاقاً کسی کنوے میں جا پڑا اور ڈوب گیا۔ جب اوس کی ماں کو معلوم ہوا۔ تو وہ اوس مقام پر گئی اور آدمیوں کو اوس پر لگایا۔ کہ بہرام کو نکالیں۔ اگرچہ کنوے میں بہت دیکھا گیا۔ اور کثرت سے مٹی نکالی گئی۔ کہ جس سے وہ بڑا گھیرا غار ہو گیا۔ مگر اوس کا پتا نہ چلا۔ اوس نے اٹھارہ برس دن مینے بنیں دن بادشاہی کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیس برس حکومت کی۔

ابو جعفر نے بہرام گور کے ذکر میں لکھا ہے۔ کہ اوس کے باپ نے اوس سے منذر بن نعمان کے سپرد کیا تھا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ اور جب اوس نے مذکور کا ذکر کیا جو تو اوس نے ہی لکھا کہ اوس نے اپنے بیٹے بہرام کو نعمان بن امر القیس کے حوالہ کیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ علمین سے بعض نے منذر کا نام لیا ہے اور بعض نے نعمان کا نام بیان کیا ہے مگر ابو جعفر نے اس قول کے قائل کا نام نہیں بیان کیا۔

### یزدگرد ابن بہرام گور

۱۱۴۰۔ یزدگرد کی حکومت اور ہرمز و غیرہ کے جب یزدگرد نے تاج پہنا۔ تو ایک دربار کیا جس کے اوس کے مددگار بادشاہ اور ان سے عدل و داد کا وعدہ کیا۔ اور ان کے باپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا۔ اور کہا ہوتا۔

کہ اگرچہ میرے باپ کے وقت میں آپ لوگ دربار میں بہت حاضر رہتے تھے۔ اور خوب خوب اوس سے بات چیت ہوتی تھی۔ میرے وقت میں دربار داری تو بہت

نہ ہو گی۔ مگر خلوت میں مین ہمارے ہی مصالح اور دشمنوں کے مکر و فریب کے رفع میں مصروف رہونگا۔ اور اوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا۔ جو اوس کے باپ کے زمانہ سے وزیر تھا۔ اور رعیت کا خوب عدل و انصاف کیا۔ اور دشمنوں کا قلع قمع کیا۔ اور لشکر کے ساتھ باحسان و اکرام پیش آیا۔

اسکے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام ہرمز اور دوسرے کا فیروز تھا۔ ہرمز کو اوس نے سیستان کا حاکم کر دیا تھا۔ جب اوس کا باپ یزدگرد مرا تو یہ اگر باپ کے ملک کا مالک بن گیا اور فیروز (جو بڑا تھا) اس کے خوف سے بہاگ کر بلاد ہیاطلہ کو (غالبا کابل کو) چلا گیا (ہیاطلہ کو فارسی میں ہتیاں یعنی مضبوط اور قومی کہتے ہیں) فیروز نے ہیاطلہ کے پاوشا سے مدد چاہی اور اوس نے طالقان لیکر (جو بلخ اور مروا رود کے درمیان کو سہستان کے قریب واقع ہے) اس کو مدد دی۔ اور فیروز فوج لیکر آیا۔ اور اپنے بہائی گورے میں قتل کر دیا یہ دونو بہائی ایک ہی مان کے بطن سے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ مارا نہیں بلکہ تیر کر لیا اور ملک کا مالک بن گیا اور ہرمز میون نے بھی یزدگرد کو خراج دینا موافق کر دیا تھا۔ اس واسطے اس نے اس قدر فوج نرسی کو دی جس قدر اوس کے باپ نے اسے دی تھی۔ اور وہ کو بھیجا۔ اور وہ وہاں سے حسبِ درخواست کر کے واپس آیا۔ یزدگرد نے اٹھارہ برس چار مہینے اور ایک قول کے بموجب اونیس برس حکومت کی۔

## فیروز ابن یزدگرد ابن بہرام گور

۱۲۱۔ فیروز کی حکومت میں قحط۔ جب فیروز کو بہائی پر فتح حاصل ہو گئی۔ اور بادشاہ ہو گیا تو اوس نے مملوک کا اچھا انتظام کیا۔ اوس کی سیرت بہت اچھی تھی۔ اور متدین بھی

تھا۔ مگر رعیت کے حق میں بڑا منہموس تھا۔ اوسکے زمانہ میں سات برس علی التواتر قحط پڑا۔ دریا اور چشمے خشک ہو گئے۔ دجلہ میں پانی نہ رہا۔ درخت سوکھ گئے۔ میدان اور پہاڑ اور تمام کہیتوں میں خاک اڑنے لگی۔ طیلور و وحوش مر گئے۔ اور تمام ملک میں اجموع اجموع کی آواز آنے لگی۔ اس واسطے اوس نے اپنی رعیت سے خراج جز یہ موقوف کر دیا۔ اور ہر طرح کی سختی اون سے دفع کر دی۔ اور حکم دیدیا کہ جس کسی کے پاس غلہ ہو وہ دوسرے آدمیوں کے کہانے کیلئے دے۔ غنی اور فقیر کا حال کیسا رہے اور سب سے تاکید کر دی۔ کہ اگر ایک انسان بھی کسی شہر و قریہ میں بھوک سے مرے گا تو وہاں کے تمام لوگوں سے باز پرس کی جائیگی اور ان کو سزا دی جائیگی اور ایسا انتظام کیا کہ کسی آدمی کو بھوک سے تکلیف نہ ہو پونچھ۔ صرف ایک شخص ارد شیر خزہ کے دیہات کا مر گیا۔ باقی کہیں جان کا کوئی نقصان نہ ہوا۔ بہر فیروز نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور بہت گریہ وزاری کی۔ اللہ تعالیٰ نے قحط رفع کر دیا۔ اور اوس کا ملک پہر پہلے ہی کی طرح سبز و شاداب ہو گیا۔

۱۲۲۔ فیروز کی چڑائی بیا طلبہ پر اور بھوک پیاس جب فیروز کی رعایا خوشحال ہو گئی۔ اور ملک کی شدت کے باعث اون سے بغل و باغ صلع میں بہر فارغ البالی آگئی۔ تو اوس نے دشمنوں کی طرف توجہ کی۔ اور بیا طلبہ کی لڑائی کے واسطے نکلا۔ جب وہاں کے بادشاہ خشنوار نے سنا تو اوس سے بڑا خوف ہوا۔ اس پر اوسکے ایک دربار والے نے کہا کہ تو میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ اور کہیں راستہ پر ڈال دے۔ اور میرے گہر والوں کی خبر لیتا رہ۔ میں فیروز کے ساتھ ایک مکر کرتا ہوں۔ چنانچہ خشنوار نے ایسا ہی کیا۔ اور فیروز کا اوس دمکار مظلوم کی طرف سے گزر ہوا۔ تو فیروز نے اوس کا

حال پوچھا۔ بولا۔ کہ میں نے آخنوار سے کہا تھا۔ کہ تو فیروز سے نہیں لڑ سکتا ہے۔ اس لیے اوس نے میرا یہ حال کیا ہے۔ میں تجھے ایک راستہ بتاتا ہوں کہ اُدھر سے کوئی بادشاہ کہی نہیں گیا ہے۔ مگر وہ نہایت نزدیک ہے۔ فیروز اوسکے دھوکہ میں آگیا۔ اور اوس کے کہنے کے بموجب اُدھر سے چل دیا۔ اور لشکر کو لیچلا۔ اور برابر دلوچستان کے بے آب و دانہ بیابان پر بیابان قطع کرتا آگے بڑھے چلا گیا۔ آخر کُا اوسے معلوم ہوا۔ کہ اب پانی و دانہ کے نہ ملنے کے سبب سے جان بری دشوار ہے۔ تب اوس مکار نے اپنا حال بیان کیا۔ یہاں فیروز کے ہمراہیوں نے کہا۔ کہ ہم نے تجھے منع کیا تھا۔ کہ تو آگے نہ جا۔ تو نے نہ مانا۔ اب اس وقت بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ آگے کو بڑھیں۔ اس لیے وہ آگے چلے۔ اور اپنے دشمن کے پاس بہو کے پیاسے بد حال ہو چنے کے راستے میں ہزاروں مرچکے تھے۔ اس لیے آخنوار سے انہوں نے اس شرط پر کہ وہ انہیں نہ چھینے اور بلا مزاحمت لوٹ جانے دے یہ اقرار کر لیا کہ وہ اوسکے ملک پر کبھی چڑھائی نہ کریں گے۔ اور جب فریقین میں صلح ہو گئی۔ تو ان شرائط کے بموجب ایک عہد نامہ لکھا گیا اور فیروز لوٹ آیا۔

۱۲۴۔ فیروز کی مکر چڑھائی آخنوار پر دیکھا۔ پھر جب فیروز اپنے ملک میں پہونچا اور آرام خندق میں گر کر فیروز کا اور اوس کے لشکر لے لیا تو اوسے غیرت نے بھڑکایا۔ کہ کاکھلاک ہوتا۔ آخنوار پر چڑھ کر جائے اوسکے دروازے

نقص عہد سے منع کیا۔ لیکن فیروز نے نہ مانا۔ اور آخنوار پر چل دیا۔ جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے۔ تو آخنوار نے اپنے لشکر لے پیچھے ایک خندق

کمود والی جس کا عرض دیش کر ادعق بنیٹ گربتا۔ اور اوس پر تپلی کمرور لکڑیاں بجمو کر مٹی سے ڈھانک دیا۔ پھر میدان سے پیچھے کو جلد یا فیروز نے سمجھا۔ کہ وہ بہاگا جاتا ہے اس لیے اوس کا پیچھا کیا۔ فیروز کے لشکر والوں کو اوس خندق کا حال معلوم نہ تھا۔ فیروز اور اوس کے لشکر والے اوس میں جاکرے اور مر گئے۔ اور اخشنوار لوٹ کر آیا۔ اور فیروز کے تمام لشکر کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور عورتوں کو اور موبد موبدان کو پکڑ لیا۔ پھر فیروز کی اور فیروز کی فوج کی لاشوں کو خندق سے نکلوایا۔ اور نا و دسون دلیغی مچوس کے گورستانوں میں دفن کرا دیا۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے۔ کہ فیروز جب اوس خندق کے پاس پہنچا جو اخشنوار نے کمود والی تھی تو چونکہ وہ کھلی ہوئی تھی اوس نے اوس پر چل بنواے اور اوس پر کچھ علامتیں بتا دیں۔ تاکہ جب یہ لوگ لوٹیں تو اوس جگہ سے اوس سے عبور کریں۔ اور فیروز وہاں سے آگے بڑھا۔ اور دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ اوس وقت اخشنوار نے پچھلے عہد موثیق کا ذکر کیا۔ اور غدر کے انجام سے ڈرایا مگر فیروز نہ لوٹا۔ حالانکہ اوس کے ہمراہیوں نے منع کیا۔ اس پر ہی اوس نے کچھ نہ سنا اس لیے فیروز کے آدمیوں کی نیتوں میں فرق آگیا۔ اور لڑائی سے جی چرانے لگے جب فیروز نے لڑائی کا ارادہ کیا۔ تو اوس وقت اخشنوار نے عہد نامہ کو ایک تیر کی نوک پر بلند کیا۔ اور کہا اللہ تعالیٰ اس عہد نامہ میں جو لکھا ہے تو اسے پورا کر۔ اور باغی کو بغاوت کی سزا دے۔ اور پھر لڑائی کی۔ فیروز کو شکست ہوئی۔ اور وہ اور اوس کے لشکر کے لوگ بہاگے۔ اور جہاں پہنچے وہ راستے بھول گئے۔ اور خندق میں آکر گر گئے اور فیروز اور اوس کا لشکر سب مر گئے۔ اور اخشنوار نے اون کا مال و اسباب اور جانوا



وغیرہ اگر سب لے لے۔ اور تمام خراسان پر اگر قابض ہو گیا۔

۱۲۴۔ سوخرا کا ہیاطلہ کو خراسان سے پہر فارس کا ایک شخص جس کا نام سوخرا تھا اور جو بڑا سردار لگانا اور قیدیوں وغیرہ کو چھڑانا۔ تنہا اٹھا۔ اور محتب کے طور پر نکلا۔ بعض کہتے ہیں

کہ فیروز نے او سے اپنا جانشین کر دیا تھا۔ اور وہ سیستان کا حاکم تھا۔ جب یہ وہاں پہنچا تو ہیاطلہ کے پادشاہ سے مقابل ہوا۔ اور او سے خراسان سے لکا لیا اور جو کچھ اوس نے فیروز کے لشکر سے قیدی وغیرہ پکڑے تھے اور مال و اسباب لیا تھا وہ اُس سے سب لے لیا۔ اور پھر اپنے ملک کو لوٹ آیا۔ اس واسطے فارس والوں نے اوس کی ایسی تعظیم و تکریم کی۔ کہ پادشاہ کے بعد بس اوسی کا رتبہ تھا۔

اس ہیاطلہ قوم کی حکومت اطخارستان میں تھی۔ اور جب وہاں کے حاکم نے فیروز کو اپنے بہائی کے مقابلہ میں مدد دی تھی تو اوس نے او سے طاقان بھی دیدیا تھا۔ فیروز نے چبیس برس اور بعض کہتے ہیں کہ اکیس برس حکومت کی۔

## یزدگرد اور فیروز کے زمانہ میں عرب کے واقعات

۱۲۵۔ عمرو بن حجر کا نعمان کو قتل حمیرہ وغیرہ قبائل کے سر فاملوک حمیر کی خدمت کیا کرتے کر کے حمیرہ کا حاکم ہونا۔ تھے چنانچہ انہیں میں سے حسان بن تیج کا خادم عمرو بن

حجر الکندی کندہ کا سردار تھا۔ جب عمرو بن تیج نے اپنے بہائی حسان بن تیج کو قتل کر دیا تو اوس نے عمرو بن حجر پر بڑی مہربانی کی۔ اور او سے اپنے بہائی حسان کی بیٹی دیدی اس وقت تک اس خاندان میں کسی عرب کو ازدواج کی عورت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے پیٹ سے حارث بن عمرو پیدا ہوا۔

اور عمرو بن تیج کے بعد عبد کلال بن مشوب یمن کا پادشاہ ہوا۔ اسے اس واسطے لوگوں نے پادشاہ کر دیا تھا۔ کہ عمرو کی اولاد نہایت خرد سال تھی۔ اور اس سے پیشتر تیج بن حسان کو ایک جن اڑا لے گیا تھا اور عبد کلال کا نہ پہلے نصرانیوں کا ساتھ تھا۔ ایک سن اپنے مذہب کو چھپاے ہوئے تھا۔ اس میں تیج بن حسان جنوں کے پاس سے لوٹ آیا۔ اور اسے پہلے کا حال سب لوگوں سے زیادہ معلوم تھا اس واسطے وہ ہی پادشاہ ہو گیا۔ اور حمیر بن براوس کی ہیبت چھا گئی۔ اسکے بعد اس نے اپنے بہائی عمرو بن حجر کے ہمراہ لشکر کیا۔ اور اسے حیرہ کو بھیجا۔ اس وقت نعمان بن عمرو القیس وہاں کا عامل تھا جس کی مان کا نام شقیقہ تھا۔ فریقین میں لڑائی ہوئی۔ نعمان اور اس کے خاندان کے کتنے ہی آدمی مارے گئے۔ البتہ منذر بن النعمان الاکبر بچ گیا۔ جس کی مان کا نام مارا تھا اور وہ غمر بن قاسط کے قبیلہ سے تھی۔ اس واسطے آل نعمان سے حیرہ کی حکومت جاتی رہی۔ اور حارث بن عمرو اس ملک کا مالک ہو گیا۔ جسکے وہ مالک تھے۔ یہ بعض لوگوں کا بیان ہے۔

۱۴۴۔ منذر اور اسو کی مدت حکومت مگر ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ نعمان کے بعد اور عمرو بن حجر کی حکومت حیرہ میں کب ہوئی منذر بن النعمان بن منذر بن النعمان چولیس برس پادشاہ رہا۔ ان میں سے بہرام گور کے زمانہ میں آٹھ برس اور زردگر بن بہرام گور کے بعد میں اٹھارہ برس اور فیروز بن زردگر کے زمانہ میں سترہ برس پہلے اسکے بعد اسو بن منذر بیس سال حکم رہا۔ فیروز بن زردگر کے زمانہ میں دس سال اور پلاش بن فیروز کے زمانہ میں چار سال اور قباد بن فیروز کے زمانہ میں چھ سال۔

اور ایسے ہی بعض لوگوں کی طرح ابو جعفر نے بھی بیان کیا ہے۔ کہ حارث بن عمرو

نے نعمان بن امر القیس کو قتل کیا اور اوسکا ملک لے لیا۔ اور اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی۔ اور نیز جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ بھی ذکر کیا کہ منذر بن نعمان یا نعمان نے شکر جمع کیا۔ اور ہرام گور کو جاکر فارس کا بادشاہ کر دیا۔ پہر لوک حیرہ تمام اسی نعمان کی اولاد میں اخیر تک بیان کئے ہیں۔ اور کمین حارث کی وجہ سے آل نعمان کی حکومت منقطع نہیں کی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کی تانچ لکھی ہوئی نہیں ہے اور اپنے زمانہ میں اون کے حالات کبھی نہیں لکھے گئے ہیں۔ جس کسی کو جو حال معلوم ہو گیا وہ اوس نے بلا تحقیق لکھ دیا ہے۔ علاوہ برین اس کی اور بھی وجہیں لوگوں نے بیان کی ہیں۔ اور عرب میں جہان ہم عمرو بن حجر کا ذکر اور امر القیس کے قتل کا حال لکھینگے یہ وجہ بھی ہم وہاں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ملوک کندہ عمر و اور حارث نجد کے عربوں کے بادشاہ تھے رہے لجنی اور منذرہ یہ حیرہ کے بادشاہ تھے۔ اور علی التسلس ہی وہاں کے بادشاہ رہے۔ جب قباد فارس کا بادشاہ ہوا تو اس نے وہاں سے اون کی حکومت دور کر دی۔ اور حارث بن عمرو کندی کو حیرہ کا عامل کر دیا۔ پہر نوشیروان نے لجنیوں کو مکر حیرہ کا حاکم بنا دیا۔ جس کا ذکر آئندہ ہم کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## بلاش بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۷۔ بلاش و قباد کا جھگڑا اور سیاہی کی آبادی پہر فیروز کے بعد اوسکا بیٹا بلاش بادشاہ ہوا۔ اور اوس کے اور اوس کے بہائی قباد کے درمیان جھگڑا ہوا۔ اور اوس میں بلاش قباد پر غالب آیا۔ اور بادشاہ ہو گیا۔ جب بلاش بادشاہ ہو گیا۔ تو اوس نے سوخرا کو

بڑی عورت دی۔ اور اوسکے ساتھ کمال احسان کیا۔ یہ بہت ہی اچھا بادشاہ تھا اور ملک اس کے وقت میں خوب آباد ہو گیا تھا۔ جب کبھی اوسے یہ خبر ملتی کہ کسی گانوں سے کوئی شخص چلا گیا۔ اور گھر ویران ہو گیا تو وہ اوس گانوں کے مقدم کو سزا دیتا کہ تو نے اوس کی روزی کا بندوبست کیوں نہ کیا۔ جس سے وہ اپنے وطن کو نہ چھوڑتا۔ اس نے مائیں کے قریب سا باطا آباد کیا تھا۔ اور کل اوس نے چار برس پادشاہی کی۔ (سا باطا ایک مقام کا نام ہے۔ جو بلاس آباد کا معرب ہے)

## قبادین فیروز بن نیرد گردو

۱۲۸۔ قباد کے بیٹے نو شیروان کا پیدا ہونا قباد پادشاہ ہونے سے پہلے خاقان پاس گیا تھا۔ کہ اپنے بہائی بلاکش کے مقابلہ کے واسطے اوس سے مدد لے لے راستے میں حدود نیشابور پر اس کا گزر ہوا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکے اور بہی چند رفیق تھے۔ لیکن وہاں کے لوگوں کو یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ کون ہے۔ یہاں پر زمر بن سوخرا بھی تھا۔ قباد کو یہاں عورت کی خواہش ہوئی۔ اوس نے زمر سے اس کی درخواست کی۔ اور ایک عورت مانگی زمر اوس مکان کے مالک کی عورت کے پاس گیا۔ جہاں قباد ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ کسی سردار کی بی بی تھی اور اوس کی ایک حسین بیٹی بھی تھی۔ زمر نے اوس عورت سے بیٹی کو مانگا۔ اور اوسے اور اوس کے شوہر کو کچھ لالچ بھی دیا اور انہوں نے اپنی بیٹی دیدی۔ اور قباد اوس رات اوس کے پاس رہا۔ اور اوسے حمل رہ گیا۔ یہی نو شیروان کی ماں تھی۔ پھر اس لڑکی کو اوس نے بڑا انعام و اکرام دیا۔ اور اوسے ماں باپ کے پاس واپس کر دیا۔ اس لڑکی کی ماں نے اپنی بیٹی سے قباد کا

حال پوچھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ مجھے تو کچھ نہیں معلوم۔ البتہ اوس کا بایںچا مہرین تھا اس سے اوس کی ماں نے جان لیا کہ وہ کوئی شاہزادہ ہے۔

پھر قباد خاقان کی طرف چلا گیا۔ اور بہائی کے مقابلہ کے واسطے اس سے مدد مانگی اور وہاں چار برس تک پڑا رہا خاقان اوس سے مدد کا وعدہ کرتا رہا۔ اوس کے بعد اوس نے فوج دی۔ اور اوسے رخصت کیا۔ جب قباد کا اوس طرف گزر ہوا۔ جہاں اوس کی بی بی تھی۔ تو اوس نے اوس کا حال دریافت کیا۔ اور اوسے بلایا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس کے ساتھ ایک لڑکا بھی ہے۔ جس کا نام نوشیروان ہے۔ اوس کی بی بی نے کہا کہ یہ تیرا بیٹا ہے۔ اور اسی میں قباد کو نمبر ملی۔ کہ اوس کا بہائی بلاش مر گیا۔ اس لیے قباد نے اس اپنے بیٹے کو بڑا مبارک سجا اور اوس سے اور اوس کی ماں کو اپنے ساتھ سواریوں میں حرم کے طور پر سوار کرایا۔

۱۲۹۔ قباد کا سوخرا کو وزیر کرنا اور شاہ پور الداری کے بہر جب قباد پادشاہ ہو گیا۔ تو سوخرا کے بیٹے نے جو اوس کی خدمت کی تھی اوس کی شکر

گداری میں سوخرا کو اپنا دوست بنایا اعداء سے تمام امورات حوالہ کر دئے۔ لیکن جب لوگ سوخرا کی طرف حد سے زیادہ مائل ہو گئے۔ اور قباد سے رجوع کم کر دیا۔ تو قباد کو نہایت ناگوار گہرا۔ اور اوس نے شاہ پور الداری کو جو دیا رجیل کا سپہبد تھا اور مہران کے خاندان سے تھا فرمان بھیجا کہ اپنے پاس بلایا۔ کہ لشکر لیکر آئے۔ جب وہ آیا تو سوخرا کے قتل کرنے کے واسطے اوس سے کہا۔ اور کہا کہ کسی پر اس امر کو ظاہر نہ کرے۔ چنانچہ ایک روز شاہ پور اور سوخرا دو تو قباد سے پاس آئے۔ شاہ پور نے اوس کی گردن میں کند ڈالکر گرفتار کر لیا۔ اور قباد نے گلا گھونٹ کر اوس سے مار ڈالا اور اوس کے گہر کو بلاش بھیج دی۔ اور

شاہراہ الدرای کو اسکا درجہ عنایت کر دیا۔

۳۰۔ مزدک کی شریعت اور محرمات کا حلال کرنا۔ اسی قبیلہ کے زمانہ میں ایک شخص مزدک نام اور قبیلہ کا شہزادہ کی ہونا اور مزدک اور نوشیروان کی مان۔ ظاہر ہوا تھا۔ وہ بڑا متبع تھا اور بعض بعض امور میں زردشت کے موافق تھا۔ اور کچھ کچھ اوس میں کمی و بیشی بھی کی تھی۔ اور کتا تھا کہ میں ہی زردشت کی طرح سے ابراہیم اخیلیس کی شریعت کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں اور محامی منکرات کو اوس نے حلال کر دیا تھا۔ اور تمام مخلوق کو برابر کر دیا تھا۔ مال و دولت جاگیر زمین عورتیں غلام لونڈیاں سب کے لیے مساوی کر دئے تھے۔ کسی امر میں کسی کو فضیلت نہ رہی تھی۔ اس وجہ سے مکینہ اور اوباش اوس کے متبع ہو گئے تھے۔ مزدک کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک شخص کی عورت لیتا اور دوسرے کو دیدیتا تھا۔ اور ایسے ہی مال و منال لونڈی غلام وغیرہ جاگیر و زمین اور زمینوں کا حال تھا۔ اور جب اوس کے کثرت سے متبع ہو گئے۔ تو اوسکو بڑا غلبہ ہو گیا اور قبیلہ نے بھی اوس کا مذہب قبول کر لیا۔ ایک روز مزدک نے قبیلہ سے کہا۔ کہ آج تیری بی بی نوشیروان کی مان سے میری باری ہے۔ قبیلہ نے اسے قبول کر لیا۔ نوشیروان یہ سن کر کھڑا ہو گیا۔ اور اوس کے موزہ اپنے ہاتھ سے اُتارے اور پیر وں کو بوسہ دیا۔ اور اوس سے التجا کی۔ کہ میری مان سے کچھ تعزض نہ کرے۔ باقی جتنا کچھ مال و اسباب ہے سب اوس کا ہے۔ اس واسطے مزدک نے اوسے چھوڑ دیا۔ مزدک نے حیوانات کا قحج کرنا بھی حرام کر دیا تھا اور کھدیا تھا۔ کہ زمین سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ ہی آدمی کے لیے کافی ہیں۔ اور حیوانات سے انڈے دودھ گئی وغیرہ کا ہی استعمال کرنا جائز ہے۔ اس سے مخلوق پر بڑی بلاناہل ہو گئے تھے۔ کوئی شخص زمین نہ جانتا تھا۔ کہ کون کس کا بیٹا ہے اور کون کس کا

باپ ہے۔

۱۳۱۔ قباد کا معزول ہونا اور جہاں سب کی حکومت اور قباد کا پر پادشاہ ہونا۔

تو مہریدان اور عظمائے سلطنت مجتمع ہوئے اور مرزوک کی ہونے کے سبب سے قباد کو مخلوق کر دیا اور بجائے اس کے اس کے بہائی جہاں سب کو پادشاہ کیا۔ اور اس سے کہا۔ کہ مرزوک کے اتباع سے تو بہت بُرا ہو گیا ہے اور مرزوک کے اصحاب نے جو مخلوق کے ساتھ بد معاشی کر رکھی ہے۔ اس کا گناہ بھی تیرے ہی اوپر ہے۔ تیری اس وقت تک نجات نہیں ہو سکتی ہے۔ کہ تو اپنے آپ کو اور اپنی عورتوں کو قربانی نہ کر دے اور اونہوں نے اس سے چاہا۔ کہ وہ بیچ ہوئے اور آگ پر قربانی کیے جانے کے واسطے راضی ہو جائے مگر اس نے اسے قبول نہ کیا۔ اس واسطے لوگوں نے اسے قید کر دیا۔ اور اس کے پاس جانے آنے کی ممانعت کر دی۔

پھر زمرہ ابن سوخر اٹھا۔ اور مرزوکین کے کثرت سے آدمی قتل کر دیے۔ اور قباد کے بہائی جہاں سب کو معزول کر کے قباد کو پر پادشاہ بنایا۔ پھر اس قباد نے کچھ دنوں کے بعد زمرہ کو قتل کر دیا ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ جب قباد قید ہو گیا۔ اور اس کا بہائی سلطنت کا مالک بن گیا۔ تو قباد کی بہن قباد سے قید خانہ میں ملنے لگی۔ اور اسے ایک بساط میں لپٹا اور غلام کے سر پر رکھا کر نکال لائی۔ جس وقت قباد قید خانہ سے باہر جاتا تھا۔ تو محافظین نے بوجہ کہ یہ کیا ہے۔ قباد کی بہن نے کہا۔ کہ یہ میرے جیہز کے کپڑے ہیں۔ اس لیے بساط کو کسی نے ہاتھ نہ لگایا۔ اور غلام قباد کو لیکر باہر چلا گیا۔ اور قباد مہیا گا۔ اور ہیا طلہ کے پادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ تاکہ اس سے مدد مانگے۔

جب وہ ایران شہر یعنی نیشاپور میں پہنچا۔ تو ایک شخص کے مکان میں فروکش ہوا۔ اوس مکان والے کی ایک حسین دختر تھی۔ اوس سے قباد نے ہم بستری کی۔ وہ ہی نوشیروان کی ماں تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا نکاح اس سفر میں ہوا تھا۔ اوس سفر میں نہیں ہوا تھا جسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔

پھر قباد لوٹا اور نوشیروان اوس کے ساتھ آیا۔ اور جاماسپ سے ملک لے لیا۔ جاماسپ کی حکومت چھ برس رہی۔

۱۳۲۔ قباد کی چڑھائی روم اور خزر پر اس کے بعد قباد نے روم پر چڑھائی کی۔ اور شہر اور شہزادوں کا آباد کرنا۔ آمد کو فتح کیا۔ (جو دیار بکین بلا روم کے قریب دریا سے جلے کے کنارے ایک شہر تھا) اور شہر ارخان اور شہر حلوان کو آباد کیا۔ اور گیار (حلوان دو قریہ میں۔ ایک تو عراق میں ہے۔ جسے حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ نے آباد کیا ہے۔ اور جانے انجیہ اور انار شہر میں دوسرا یہ قریہ جیکا یہاں ذکر ہے شام میں ہے۔ غالباً قباد نے اسی اپنے عراق کے حلوان کے مناسبت سے حلوان ہو گیا) کیا ہو گا۔ پھر اوس کا بیٹا کسریٰ نوشیروان اوس کے بعد پادشاہ ہوا۔ قباد کی حکومت تینتالیس برس رہی اس میں اوس کے بہائی جاماسپ کی حکومت بھی شامل ہے۔ پھر نوشیروان اس سب ملک کا مالک ہو گیا جس کا قباد تھا۔

اوس کے زمانہ میں خزر قوم نے سر اٹھایا اور اوس کے ملک میں آکر تاحن و تاراج کی تھی۔ اور یثوریاد یثوریاد آگئے تھے۔ (جو علاقہ جیل میں موصل اور اذربائیجان کے درمیان ہمدان سے کوئی ستائیس فرسخ پر زمین کے قریب واقع ہے) اس واسطے قباد نے اپنے سرداروں میں سے ایک سردار کو بارہ ہزار فوج دیکر بھیجا۔ اوس نے



بلاداران کو (جو علاقہ گرجستان آذربائیجان کے درمیان ایک صوبہ ہے) جا کر پامال کیا اور دریائے رس سے لیکر شروان تک فتح کر لیا۔ پھر قبادیہی اس کے پاس جا پہنچا۔ اور اران میں ایک شہر بیلقان (جو شہر دربند کے پاس بتاتا تھا) اور ایک شہر بردعہ بسایا دیہ بردعہ شہر آذربائیجان کی سرحد پر اور نہایت آباد شہر تھا۔ اور اس سے سلمان بن ربیعہ الباہلی نے حضرت عثمان کے زمانہ میں فتح کیا تھا) یہی سرحدی شہر ہیں۔ ان سے خرزون کا آثار نک گیا۔ پھر علاقہ شروان اور باب الملان کے درمیان دیوار لان بنوائی۔ اور اس دیوار پر بہت شہر آباد کیے۔ جو باب الابواب کے آباد ہونے کے بعد ویران ہو گئے۔

## قباد کے زمانہ میں عرب کے واقعات

۱۳۳ھ۔ حارث بن عمرو کی حکومت خیزدین جب حارث بن عمرو الکندی عرب کا پادشاہ ہوا اور اس کی جرات قباد کے مقابلہ میں۔ اور نعمان بن المنذر بن امرئ القیس کو قتل کر دیا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ تو قباد نے اس کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ یہ جو پادشاہ عرب تجھ سے پہلے تھا۔ اس سے اور ہم سے عہد تھا۔ اور اس عہد کے بموجب میں چاہتا ہوں کہ تو اگر مجھ سے مل جائے۔ اور قباد زندیق تھا۔ یہ لائی کرتا تھا اور کسی کا خون پسند نہ کرتا تھا۔ اور دشمنوں کے ساتھ مدارات سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے حارث اس کے پاس بے کھٹکے چلا گیا۔ اور دونوں نے ملاقات کے بعد اس بات پر صلح کر لی۔ کہ فرات کے پار ایران میں کوئی عرب نہ آئے۔

اس سبب سے حارث الکندی کو اور جرت ہوئی۔ اور ملک گیری کا ارادہ کیا۔ اور اپنے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ فرات سے اتر کر سوادِ تاخت گرین۔ جب قباد کو اس کی

خبر پہنچی۔ اور اوس نے جانا کہ تاخت و تاج کرنے والے لوگ حارث کے ماتحت ہیں۔ تو اوس نے حارث کو بلایا۔ جب وہ اوس کے پاس گیا۔ تو قباد نے اوس سے کہا۔ کہ عرب کے ڈاکوؤں نے ایسا ایسا کیا ہے۔ حارث نے کہا مجھے اس کی کچھ خبر نہیں۔ اور نہ مجھ سے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بغیر مال اور لشکر کے مین عربوں کو روک سکوں۔ اور قباد سے سوا داکچہ علاقہ مانگا۔ اس واسطے قباد نے اوس سے چھ طلسم (یعنی ضلع) دئے۔

۱۳۴۔ شمر کا قباد کے مین جاکر مار ڈالنا۔  
پھر حارث بن عمرو نے مین کے تیغ کو لکھا۔ اور شمر و حسان کا چین پر اور یعفر کا روم پر جانا۔ کہ بلا و عجم کو فتح کرنا چاہیئے۔ اون کی حکومت لمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ تیغ حیرہ مین آیا۔ اور اپنے بیتیجے شمر ذوالجناح کو قباد کی طرف روانہ کیا۔ اور شمر نے اوس کو لڑائی مین شکست دی جس سے وہ ہلاک کرے مین پہونچا۔ پھر شمر نے اوس سے جا کر وہاں پکڑ لیا اور مار ڈالا۔ پھر تیغ نے شمر کو خراسان کی طرف بھیجا۔ اور اپنے بیٹے حسان کو سعد کو (جو شمر قند کے قریب ایک شہر تھا) روانہ کیا۔ اور کہا۔ تم مین سے جو کوئی چین کو پہلے پہونچ جا۔ سے مین وہاں کا بادشاہ اوس سے ہی کروں گا۔ ان دونوں کے پاس بڑے بڑے لشکر تھے۔ جن کی تعداد چھ لاکہ چالیس ہزار بیان کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی تیغ نے اپنے دو بیتیجے یعفر کا روم کی طرف بھیجا اور وہ قسطنطنیہ مین پہونچا۔ اور وہاں کے لوگ اوس کے مطیع اور خراج گزار ہو گئے۔ پھر وہ رومیہ کو گیا اور وہاں جا کر اوس کا محاصرہ کیا مگر وہاں اون کو طاعون نے آیا۔ اور رومیوں نے اون پر چڑھائی کی۔ اور سب کو مار ڈالا ایک ہی اون مین سے نہ بچا۔

۱۳۵۔ شمر کا قند کو فتح کرنا اور حسان کا چین کو جانا۔  
پھر شمر ذوالجناح شمر قند کو گیا۔ اور اوس کا محاصرہ

کیا۔ مگر اس سے فتح نہ کر سکا۔ اس نے سنا کہ بادشاہ وہان کا احمق ہے۔ اس کی ایک  
 بیٹی ہے۔ وہ امورات سلطنت کا انتظام کرتی ہے شمر نے اس کے پاس بڑے دریہ  
 بیسے۔ اور اس سے کہا۔ میں یہاں تجھ سے بیاہ کرنے آیا ہوں۔ میرے ساتھ چار  
 ہزار صندوق ہرین جن میں ہونا چاندی بہراہو اور ہرین وہ تجھے دیتا ہوں۔ اچھین کو جانا پڑا۔ اگر میں نے  
 وہ ملک فتح کر لیا۔ تو تو میری بی بی ہو گی۔ اور اگر میں مارا گیا۔ تو یہ مال تیرا ہے۔ جب  
 یہ خط اس کے پاس پہنچا۔ تو اس نے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور یہ مال منگایا۔ اس  
 نے چار ہزار صندوق اس کے پاس روانہ کیے۔ ہر صندوق میں دو دو سو پانچ  
 ہٹھائے۔ سمرقند کے چار دروازے تھے۔ اور ہر ایک دروازہ پر دو ہزار آدمی  
 رھتے تھے اور ان صندوق کے آدمیوں سے کھدیا تھا۔ کہ جب گنٹہ بجایا جائے  
 تو تم نکل پڑنا۔ جب وہ شہر میں اندر داخل ہو گئے تو شمر نے آواز دی۔ اور گنٹہ بجایا۔  
 وہ صندوق میں سے نکلے۔ اور دروازہ پر قبضہ کر لیا۔ اور شہر میں داخل ہو گیا  
 اور وہاں کے لوگوں کو قتل کیا۔ اور اس پر قبضہ کر لیا۔  
 پھر چین کو چلا۔ اور ترکوں کو شکست دی۔ اور ان کو ملک کے اندر داخل ہوا۔ اور جب حسان  
 بن تیج ملا تو معلوم ہوا کہ وہ اس سے تین سال پیشتر وہاں پہنچ چکا تھا۔ پھر وہ دونو  
 وہیں رہے۔ اور اسی جگہ مر گئے۔ کہتے ہیں کہ وہ وہاں اکیس برس رہے۔ اور یہ  
 بھی بیان کرتے ہیں کہ وہ وہاں سے لوٹ آئے۔ اور نو ہٹی غلام ادبجو اہر تیج کو لا کر  
 دئے۔ پھر اپنے ملکوں کو لوٹ گئے۔ اور تیج بھی چین میں مر گیا۔ اس لیے اس کے  
 بعد چین سے کوئی بھی بہرہ نہ نکلا۔ اس تیج کی حکومت ایک سو اکیس برس رہی۔ کہتے ہیں  
 کہ وہ یہودی ہو گیا تھا۔

۱۳۶۔ تہان کا مدینہ پر سے اگر مکہ جانا اور ابو احمق کہتا ہے۔ کہ ایک اور تبع تہان اسعد خاۃ کعبہ کو سب سے اول لباس پہنانا اور او کو ابو کرب تہا جو شرق سے ملکوں کو فتح کر کے دروازہ بنا کر کنبی بنانا۔

یہی اس طرف سے ہو کر گیا تھا۔ اس وقت اس نے اون سے کچھ نہیں لیا تھا۔ اور اپنے بیٹے کو وہاں چھوڑ گیا تھا۔ لوگوں نے وہو کہ سے او سے مار ڈالا۔ اس لیے اب تہان اس ارادہ سے آیا تھا۔ کہ او سے خراب و برباد کر ڈالے اور وہاں کے لوگوں کا استیصال کر دے۔ جب انصار نے سنا تو وہ جمع ہوئے۔ اون کا رئیس عمرو بن اطلہ تھا۔ جو اولاد عمرو بن مبدول اور بنی النجار سے تھا۔ یہ لوگ اس سے لڑنے کو نکلے۔ دن کو تو اس سے لڑتے۔ اور رات کو ضیافت بھیجتے۔ اسی لڑائی کے زمانہ میں دو حجر تہان کے پاس آئے جو نبی قریظہ کے عالم تھے۔ اونہوں نے کہا۔ ہم نے جو تیرا ارادہ ہے اس کا حال سنا ہے۔ اس سے تو باز آ۔ اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو یا در کسنا کہ تجھ کو کوئی نہ کوئی بہت جلد نقصان پہونچے گا۔ اور کوئی بلا نازل ہوگی۔ اس نے پوچھا یہ کیوں۔ کہا مدینہ میں نبی قریش سے ایک پیغمبر ہجرت کر کے تشریف لائینگے اور وہ اون کا مسکن ہو جائیگا۔ اس واسطے جو اس نے ارادہ کیا تھا اس سے موقوف کر دیا۔ اور اون کی باتوں سے وہ بہت خوش ہوا۔ اور اون کے دین کا اتباع کرنے لگا۔ ان دونوں عالموں کا نام کعب اور اسد تھا۔ اور یہ تبع اور اس کی قوم دالے سب بت پرست تھے۔

پھر وہ مدینہ سے مکہ گیا۔ کیونکہ یہ مقام اس کے راستہ میں تھا۔ وہاں اس نے کعبہ کو دھوا کر (ایک یمانی دھاری دار کپڑا) اور ملا ایک پاٹ کی چادر کا لباس پہنایا۔ یہ پہلا شخص ہی

جس نے خانہ کعبہ کو لباس پہنایا۔ اور دروازہ بنا کر اوسکی مفتوح بنائی ہے۔

۱۳۷۔ بت پرستوں اور یہودیوں کا آگ سے پہر اوس نے عین کو کچ کیا۔ اور اپنی قوم کو یہودیت امتحان اور حمیر یون کا یہودیت کو قبول کرنا۔ کی ہدایت کی۔ لیکن جب اونہوں نے اوس کی

بات نہ مانی۔ تو اونہوں نے ایک آگ کو اپنا حکیم بنایا اور اوس کے یہاں کمین آگ نکلا کرتی تھی۔ جو اون کے کہنے کے بموجب ظالم کو کھالیتی اور مظلوم کو کچہ نقصان نہیں پہنچاتی تھی۔ تب ان نے کہا ہاں یہ بات انصاف کی ہے۔ پر وہ لوگ اپنے بت لیکر نکلے۔

اور یہ دونو خبر اپنے مصحف اپنے گلوں میں ڈال کر آئے۔ اور جہان سے آگ نکلتی تھی اوس مقام کے دروازہ پر جا کر بیٹھے پر آگ نکلی۔ اور اون کو ڈھا تک لیا۔ اور بتوں کو اور جہاں کے نزدیک چیزیں تھیں اور جو آدمی حمیر کے بتوں کو اٹھاے ہوئے تھے ان سب کو کھا گئی۔ اور دونو خبر اوس میں سے پسینہ پسینہ ہو کر نکل آئے۔ اونہیں کچہ بھی نقصان نہ پہنچا اس واسطے حمیر یون نے اوس کے دین کو مان لیا۔

۱۳۸۔ شافع بن کلیب کا احمد علی کی سلطنت کی خبر دینا اس سے پیشتر اس تبع کے پاس شافع

بن کلیب الصدفی آیا تھا۔ جو ایک کاہن تھا۔ اوس سے تبع نے پوچھا۔ کیا کوئی قوم ایسی بھی ہے جس کا ملک میرے ملک کے برابر ہے۔ کہا نہیں صرف ایک غسان کا پادشاہ ہے۔ پر اوس نے پوچھا کہ غسان کے پادشاہ سے بھی کسی کا ملک زائد ہے کہا۔ ہاں ایک شخص کا ملک اوس سے بھی بڑا ہوگا۔ جو نیکو کار برگزیدہ پروردگار ہے اور ایک رائد (یار اعی اور ہادی) بالقہر ہے اوس کا وصف زبور میں اور اوس کی امت کی فضیلت کتابوں میں لکھی ہے۔ وہ جہالت کی ظلمت کو ایمان سے دور کریگا اور اوس کا نام پاک احمد ہی ہوگا۔ جب وہ آئیں گے تو اپنی امت کے لیے رحمت ہوگا۔ اور وہ خاندان

بنی لوی اور بنی قصی میں سے ظہور کرے گا۔ اس پر تیج نے زبور میں دیکھا۔ تو وہ ان ہی صلعم کی صفت لکھی ہوئی پائی۔

۱۳۹۔ ربیعہ بن نصر کی بادشاہی یمن میں اور اس پر تیج یعنی تیان اسعد الکرب ابن ملک کرب ایک خواب کی تعبیر طبع اور شوق کا ہنوں سے بوجھنا اور ربیعہ کی نسل کا حیرہ جانا۔

ہو گیا جب یہ ربیعہ بن نصر بادشاہ ہوا تھا۔ تو اس نے ایک خواب دیکھا تھا۔ جس سے بڑا خوف ہوا تھا۔ اور اس کی تعبیر اس نے ہر شخص سے پوچھی تھی کوئی کاہن کوئی ساحر اور کوئی عارف ایسا نہیں چھوڑا تھا جس سے اپنے خواب کی تعبیر نہ پوچھی ہو۔ اون سے وہ کہتا تھا۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس سے مجھے بڑا خوف ہو گیا ہے اس کی تعبیر بتاؤ۔ جب وہ کہتے کہ اپنا خواب بیان کر تو وہ کہتا تھا کہ اگر میں اپنا خواب تم سے کہوں گا۔ تو اس وقت جو تعبیر تم مجھے بتا دو گے اس سے مجھے اطمینان نہ ہوگا۔ اس لیے وہ خواب کسی کو نہیں بتاتا تھا۔ اس پر ایک نے اون میں سے کہا۔ کہ اگر بادشاہ کی ایسی ہی خواہش ہے تو چاہیے کہ طبع اور شوق کو بلائے وہ لوگ جو تو پوچھے گا تب تم بتا دینگے۔ طبع کا نام تباریع بن ربیعہ بن سعود بن مازن بن ذئب بن عدی بن غسان اور اس سے ذئب بن عدی کی وجہ سے ذئبی کہا کرتے تھے۔ اور دوسرے کا نام تہاشق بن مصعب بن یثکر بن انمار اس نے ان دونوں کو بلایا۔ ان میں طبع شوق سے پہلے آیا۔

جب طبع آیا تو اس نے کہا کہ میرا خواب اور اس کی تعبیر مجھے بتا دو۔ اس نے کہا۔ تو نے ایک کوہ پری دیکھی جو تار یکی سے نکلی۔ اور بھی گما س کی سرزمین (یعنی یمن)

مین آپڑی۔ اور جتنے کمپریوں والے تھے اون سب کو کہا گئی۔ ربیعہ نے کہا۔ یہ تو  
 تو نے میرا خواب بالکل صحیح صحیح بتادیا۔ اب اس کی تعبیر ہی بتا دے۔ کہا تیرے  
 ملک پر حبشی آئینگے۔ اور امین سے جو عدن سے آٹھ فرسخ پر واقع ہے ہجرش تک  
 (جو مین کا ایک مخالف ہے اور یہ دونوں مین کے دوسرے مقام ہیں) مالک ہو جائینگے  
 ربیعہ نے کہا۔ سلیح یہ تو تو نے بڑی زنج و دروانگیز بات سنائی۔ یہ بتا کہ یہ واقعہ کب ہوگا  
 میرے زمانہ میں ہوگا یا میرے بعد۔ کہا۔ تیرے زمانہ میں نہیں۔ بلکہ ساٹھ ستر برس بعد  
 ہوگا۔ پہر پوچھا۔ کہ ہر وہ لوگ کیا ہمیشہ مالک رہینگے۔ یا ادن کی حکومت جاتی رہیگی  
 کہا جاتی رہیگی کوئی بشر اس سے کسی قدر اوپر رہیگی۔ وہ باری جائینگے وہ ہی جیگہ جو بیان ہو گیا  
 جہاں نیکی پوچھا تو پھر انکے بعد کون حاکم ہوگا۔ کہا۔ ذی یزن کی نسل سے ایک شخص ہوگا۔  
 جو عدن سے خروج کرے گا۔ اور ادن میں سے کسی کو مین میں نہ چھوڑے گا۔ پہر ربیعہ نے  
 پوچھا۔ کیا اس کی حکومت ہمیشہ رہیگی۔ یا وہ بھی ایسی ہی جاتی رہیگی۔ کہا وہ بھی جاتی رہیگی  
 ایک نبی پیدا ہوگا۔ اس پر آسمان سے وحی آئیگی۔ اور وہ غالب بن نضر بن مالک  
 بن نضر کی آل سے ہوگا۔ اس کی قوم میں آخر زمانہ تک حکومت رہیگی۔ ربیعہ نے پوچھا  
 کہ زمانہ کا اخیر بھی ہے۔ سلیح نے کہا۔ ہاں۔ اخیر وہ دن ہوگا جب تمام اولین و آخرین  
 جمع ہوں گے۔ اور نیکو کاروں کو نیکی کا اور بدکاروں کو بدی کا معاوضہ ملیگا۔ ربیعہ نے  
 کہا کیا یہ باتیں جو تو کہتا ہے سچ ہیں۔ کہا۔ ہے شک۔ جو مین نے کہا ہے یہ بالکل  
 حق ہے۔

پہر اسکے بعد شوق ہی آیا۔ ربیعہ نے شوق سے بھی پوچھا۔ کہ مین نے ایک خواب دیکھا کہ  
 مجھے وہ خواب اور اس کی تعبیر بتا دے۔ اور سلیح نے جو اس سے کہنا اس کا حال

شق سے کہہ نہ کہا۔ تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ یہ دونوں ایک ہی جواب دیتے ہیں  
یا الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ شق نے کہا۔ تو نے ایک کہو پری دیکھی۔ جو تاریکی میں  
سے نکلی۔ اور اگر ایک باغ اور سرسبز زمین میں پڑی۔ اور جتنے جاندار تھے ان سب  
کو کہا گئی۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ اس نے خواب ٹھیک بتا دیا۔ تو کہا۔  
یہ تو تو نے بالکل صحیح صحیح بتا دیا۔ اب تعبیر بھی بتا دے۔ کہا تیرے ملک میں سودانی  
آئینگے۔ اور امین سے بخران تک کے (جو کہ کے مخالف میں شمار ہوتا ہے) مالک  
ہو جائیں گے۔ کہا شق یہ تو تو نے بڑے رنج کی بات کہی یہ واقعہ کب ہوگا۔ کہا تیرے  
زمانہ کے کچھ بعد ایک عظیم الشان بادشاہ ان پر چڑھ آئیگا۔ اور انہیں بڑا ذلیل و خوار  
کر لے گا اور وہ ایک اڑکا خاندان ذی یزن سے ہوگا۔ کہا۔ اس کی حکومت ہمیشہ رہیگی  
کہ انہیں اس کے بعد ایک رسول خدا کی طرف سے آئیگا۔ اور عدل و انصاف اور  
حق کی باتیں سکھائیگا۔ اور ایک نیا دین لوگوں میں پھیلائیگا۔ یوم الفضل تک اسی کی  
قوم میں حکومت رہیگی۔ ربیعہ نے کہا۔ یوم الفضل کون سا دن ہے۔ کہا وہ دن ہے  
کہ دالیوں سے اس روز بازار پرس ہوگی۔ اور آسمان سے نرا آئیگی۔ اور زندہ اور مردہ  
سب اسے سینگے۔ اور وہ ان تمام آدمی جمع ہوں گے۔

پھر جب ربیعہ ان دونوں سے اپنے خواب کا حال پوچھ چکا۔ تو اس نے اپنے  
اہل و عیال کے لیے عراق کے جانے کا سامان کر دیا۔ اسی ربیعہ بن نصر کی آل میں  
سے نعمان ابن المنذر حیرہ کا بادشاہ ہوا۔ جس کا نام تھا نعمان ابن المنذر ابن النعمان  
ابن المنذر بن عمرو بن امری القیس بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر۔

۱۴۰۔ عمرو کا حسان کو قتل کرنا اور ذریعہ بن کاؤہی جب ربیعہ بن نصر مر گیا۔ اور حسان بن تبان



منع کرنا اور حمیر یون کی حکومت میں غلٹ پڑنا | اسعد ابی کرب ابن ملیک کرب بن زید بن عمرو بن العلاء

پادشاہ ہو گیا۔ تو وہ واقعہ ہوا۔ جس سے حبشیوں کو قوت ہوئی۔ اور حمیر یون سے ملک بھگ گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حسان یمن والوں کو لیکر نکلا۔ اور عرب اور عجم میں تاخست و تاراج کا ارادہ کیا۔ جیسے کہ پہلے تباہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جب عرب کے یمنی قبائل نے اس کے ساتھ جانے سے ناراضی ظاہر کی اور اس کے بہائی عمرو سے کہا۔ کہ حسان کو قتل کر دے۔ اور خود پادشاہ ہو جائے۔ اور اس نے اون کی بات مان لی۔ تو ذورعین حمیری نے اس بات کو منع کیا۔ لیکن عمرو نے اس کی بات کو نہ مانا۔ اس واسطے ذورعین نے ایک کاغذ لیا۔ اور اس میں یہ بیتین لکھیں۔

أَلَا مَنْ كَيْشَ تَرَى سَهْرًا أَيْنَعَامٍ | سَعِيدٌ مِّنْ بَيْتٍ قَرِيرٍ عَيْنٍ

وہ شخص خبردار ہو جائے جو بے خوابی کو نیند کرے۔ اور مول لیتا ہو۔ - کیونکہ یہ سودا چاہانہیں بلکہ عیدہ ہی جو شہنشاہ نیند دیتا۔

وَأَمَّا حَمِيرٌ غَدَرَتْ وَخَانَتْ | فَمَعْدَاةٌ أَلَا لِيْ ذِي عَيْنٍ

حمیر یون نے غدیر کیا اور خیانت کی۔ لیکن ذورعین اس کے اس فعل پر بری۔ اور اللہ تعالیٰ کے بیان اس کا غدار ہو گا۔

پھر اس نے اس کاغذ کو بند کر کے مہر لگا لی۔ اور عمرو کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ یہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس نے اسے رکھ لیا پھر جب حسان کو وہ بات معلوم ہوئی جو اس کے بہائیوں اور قبائل یمن نے تجویز کی تھی۔ تو اس نے عمرو سے کہا۔

يَا عَمْرُو لَا تَجْعَلْ عَلَا صَنِيتِيْ | فَأَلَمَّا لَمْ تَأْخُذْ بِبَعْضِ حُشُوْدِيْ

اے عمرو میری موت کے لیے جلدی نہ کر۔ کیونکہ بغیر لوگوں کے جمع کرنے کی ہی تجھے (ایکدن میرے بعد) ملک ملے گا۔

مگر عمرو نے نہ مانا۔ اور اسے قتل کر دیا۔ چونکہ کتبہ یمن۔ کہ رجیہ مالک یمن اسے مارا تھا

اس واسطے رجتہ مالک کو اس کے بعد فرضہ لغم کہنے لگے۔ (فرضہ کے معنی گھاٹ کے  
 مہین اور لغم حسان کی ام ولد کا نام تھا، پہر وہ عین کو لوٹ کر آیا۔ تو اس کو بے خوابی کی بیماری  
 ہو گئی۔ کہ نیند نہیں آتی تھی۔ اس نے بہت طبیبوں وغیرہ سے اس کی دوا کرائی۔  
 مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس پر کسی نے کہا۔ کہ جو کوئی اپنے بہائی یا رشتہ دار کو مارا کرتا ہے  
 اور اس سے بغاوت کرتا ہے تو اس سے ایسی ہی بد خوابی کی بیماری ہو جاتی ہے۔ جب  
 اس نے یہ بات سنی تو اون لوگوں کو مارنا شروع کیا جنہوں نے اس سے بہائی کے  
 مارنیکا مشورہ دیا تھا۔ اور آخر کار ذور عین کی ہی نوبت آئی۔ جب اس نے اس کے  
 قتل کا ارادہ کیا تو اس نے کہا۔ کہ میں اس گناہ میں شامل نہیں ہوں۔ میری براہت  
 کے لیے وہ نوشتہ سنگا جو میں نے تجھے دیا تھا۔ جب عمرو نے وہ نوشتہ منگایا۔ تو  
 دیکھتا کیا ہے کہ اس میں بھی دو بیتیں لکھی تھیں جو ادب پر بیان کی گئیں اس واسطے عمرو  
 نے ذور عین کو چھوڑ دیا۔ اس کے چند روز بعد عمرو ہی مر گیا۔ اور حمیر دن کی حکومت  
 خراب دہر باد ہو گئی۔

۱۴۱۔ ادب کی روایات کا نتیجہ نے قباد کو ہم کہتے ہیں کہ یہ باتیں جو ابو جعفر نے بیان کی  
 مارا اور بلا و قاس روم اور چین کو فتح کیا غلط ہیں۔ کہ قباد رے میں مارا گیا۔ اور تیج نے  
 اس کے قتل کے بعد ملک پر قبضہ کر لیا ہونا اور اس کی عقلی اور نقلی تردید۔

محض غلط ہیں۔ اور ایسی صریح البطلان ہیں۔ کہ اون کے ذکر کرنے کی ہی ضرورت نہیں  
 لیکن چونکہ ہم نے اپنے ادب پر یہ لازم کر لیا ہے۔ کہ اس کی تاریخ میں سے کوئی عنوان ہم  
 نہ چھوڑیں۔ اور اس کے مضامین کو جہاں تک ہو سکے بلا اغلال بیان کر دیں۔ اس لیے  
 ہم نے یہ روایتیں بیان بیان کر دیں۔ ورنہ ان کے بیان سے اعراض کرنا ادنیٰ ہوتا

اور اوس کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے قباد رے مین مارا گیا۔ لیکن فارس وغیرہ کے تمام مورخ کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی موت مرا ہے۔ اور اوس کے مرنے کا زمانہ اور اوس کی حکومت کی مدت بھی معلوم ہے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اس روایت کے سوا اور کین اوس کے قتل کی کوئی روایت کسی نے نہیں بیان کی۔ پر جب وہ مر گیا۔ تو اوس کے بعد کسریٰ نوشیروان ملک کا پادشاہ ہوا۔ اور یہ بات قنابک (امرو القیس کے قصیدہ) سے بھی زیادہ مشہور ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ قباد کے بعد فارس کی حکومت حمیر لون پرستقل ہو جاتی تو قباد کا بیٹا نوشیروان کیسے پادشاہ ہوتا۔ اور اوس سے ملک مین ایسی قدرت کس طرح ہوتی کہ بڑی بڑی قوموں کے پادشاہ اوس کی اطاعت کرتے۔ اور روم والے اوس سے خراج دیتے۔

پہر اوس نے یہ بھی ذکر کیا ہے۔ کہ اس تیج نے اپنے بیٹے حسان کو چین کی طرف اور سمرقند کی طرف اور اپنے بھتیجے کو روم کی طرف بھیجا تھا۔ اور اوس کا بھتیجا روم پر جا کر قابض ہو گیا تھا۔ اور رومیہ کو جا کر محصور کیا تھا سبلا کوئی اس بات کو تو سوچے کہ مین اور حضر موت کیا چیز ہیں۔ جن مین اتنے بڑے لشکر ہوں۔ کہ اوس مین سے کچھ تو ملک کی حفاظت کے واسطے وہاں رہیں۔ اور ایک لشکر تیج کے ساتھ ہو اور ایک لشکر ایسا بڑا احسان کے ساتھ ہو۔ جو چین سے ملک پر جاے جہاں لشکر اور سپاہ میٹھا رہے۔ اور پہر ایک لشکر اوس کے بھتیجے کے پاس ہو۔ جس کے ذریعے سے وہ کسریٰ سے پادشاہ سے لڑے اور اوس سے شکست دے۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہو جاے اور سمرقند سے بڑے اور عظیم الشان شہر کا محاصرہ کرے۔ اور ایک لشکر یعفر کے ساتھ روم کے ملک پر جاے۔ اور قسطنطنیہ کو

لے لے۔ حالانکہ مسلمانوں کے پاس کثرت سے اور بڑے بڑے ملک تھے اور اون کی فوجیں بھی بہت تمیز اور یمن اون کے ملک کا ایک ادنیٰ حصہ تھا اونہوں نے بہت ہی کوشش کی کہ قسطنطنیہ کو اور اس کے قرب و جوار کو یمن لے سکے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اس تیج کا ایک تھوڑا سا لشکر اسے فتح کر لے۔ یہ بات بالکل عقل کے خلاف ہے۔ اور کبھی ایسی بات سنی نہیں گئی ہے۔

نیز ابو جعفر کہتا ہے۔ کہ تیج جو بلاد فارس روم اور چین وغیرہ کا مالک ہوا وہ قباد کے قتل کے بعد یعنی نوشیروان کے زمانہ میں مالک ہوا تھا۔ اور اس امر میں سب متفق ہیں۔ کہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت نوشیروان کے زمانہ میں ہوئی ہے اور اس نے سینتالیس برس پادشاہی کی ہے۔ اور اس میں بھی سب کا اتفاق ہے کہ جب حبشی یمن پر قابض ہو گئے۔ تو شاہان حمیر کی حکومت جاتی رہی اور اون کا آخری پادشاہ ذی نوس تھا۔ اور حمیر یون کی حکومت میں ذو نوس سے پہلے ہی ختم آگیا تھا اور اس کا انتظام بگڑ گیا تھا۔ جس سے حبشیوں کو اس ملک کے لینے کی جرات ہوئی۔ اور وہ پادشاہ ہو گئے۔ اور یہ لوگ قباد کے زمانہ میں ہی یمن کے پادشاہ تھے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ حبشیوں کی پادشاہی جس سے یمن کی پادشاہی جاتی رہی قباد کے زمانہ میں ہو۔ اور وہ تیج جو یمن کا پادشاہ ہوا اس نے قباد کو قتل کیا ہو۔ اور اس کے ملک کا مالک ہو گیا ہو۔ اس سے پہلے کہ حبشی یمن کے مالک ہوئے ہوں۔ یہ بالکل محال ہے۔ حبشیوں نے یمن پر ستر برس یا کچھ زائد پادشاہی کی ہے۔ اور اون کی حکومت نوشیروان کے اخیر زمانہ میں بیان سے گئی ہے

اور یہ بات خوب مشہور ہے۔ اور سعید بن ذی یزن کا قصہ بھی لوگ خوب جانتے ہیں اور یمن حبشیوں کے بعد اوس وقت تک فارس والوں کے قبضہ میں رہا ہے۔ کہ سلطانوں کے پادشاہ نہ ہوئے۔ پہر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تیج کی حکومت کا زمانہ جس نے بلاد فارس کو لیا۔ اور جو لوگ کہ اس تیج کے بعد حمیر یوں کے پادشاہ ہوئے اوں کا اور حبشیوں کی حکومت کا ستر برس کا زمانہ نوشیر وان کی حکومت کے زمانہ میں منقضى ہو جاوے۔ جس کی حکومت سینتالیس برس رہی۔ ہے یہ ایک بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ ستر برس چالیس برس سے پہلے گزر جائیں۔ اگر ابو جعفر ذرا سوچتا تو ایسی شرم کی بات کہی نہیں نقل کرتا۔ پہر یہ ایک اور بھی تعجب کی بات ہے۔ کہ اس تیج کے بعد ربیعہ بن نصر اللہی پادشاہ ہوا۔ یہ ربیعہ عمرو بن عدی کا دادا ہے۔ جو جذبہ کی بہن کا بیٹا تھا۔ اور عمر وحیدہ میں اپنے مامون جذبہ کے بعد پادشاہ ہوا تھا۔ اور اوس کا زمانہ ملوک طوائف کے زمانہ میں اردشیر کی حکومت سے پچانوے برس پہلے تھا۔ اور اردشیر کے زمانہ میں بھی کچھ پادشاہ رہا تھا اور اردشیر اور قباد کے درمیان بیس پادشاہ کے قریب ہوئے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ عمرو کا دادا قباد کے بعد ہو۔ اور پوتا اوس سے اس قدر زمانہ دراز کے قبل ہو۔ اگر ابو جعفر اس حادثہ کو حوادث ایام قباد کے ذیل میں نہ لکھتا تو البتہ اس کی کچھ تاویل ہی ہو سکتی تھی۔ مگر اوس نے خود اس کے زمانہ کے حوادث میں یہ بیان کیا ہے۔ اس واسطے اس کی تاویل ہی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور پہر ابو جعفر نے حضرت اس عثمان پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ اسکے بعد تیج کا فارس کو جانا اور قباد کا قتل کرنا اور اوس کے ملک کے مالک ہونیکا بھی بیان کیا ہے۔ اس لیے

کوئی تاویل امکان سے باہر ہے۔

اب ابن اسحاق کی روایت کا حال سنئے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جو تبع مشرق کو گیا تھا وہ اخیر تبع ہے۔ یہاں اخیر تبع سے اوس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرق کے جانے والے تبا بعین سے اخیر ہے۔ کیونکہ ابن اسحاق وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ جب وہ تبع مر گیا۔ جو بلاد مشرقیہ کا مالک ہو گیا تھا تو اوس کے بعد اور کتنے ہی تبع ہوئے ہیں۔ پھر اون کے بعد ایک مدت دراز تک یمن کی حکومت ضعیف ہوتی چلی آئی۔ اور حبشیوں کو اوس کی طرف رغبت ہوئی۔ اور وہ یمن کو آئے۔ اب سنئے کہ اگر یہ تبع قباد کے زمانہ میں ہوتا تو اس میں شک نہیں وہ تبع جس سے یمن کا ملک چھینا گیا ضرور ہے کہ بنی امیہ کے زمانہ میں ہوتا۔ اور حبشیوں کی حکومت یمن میں بنی عباس کی بادشاہی سے ایک زمانہ کے بعد ہوتی۔ اور اسلام کی ابتدا بنی عباس کی حکومت سے ہی کوئی تین سو برس بعد ہوتی۔ تب کمین یہ قول درست ہو سکتا۔

اسکے بطلان کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان جب بلاد فارس کی طرف گئے۔ تو اون سے اہل فارس ہیئتہ تحریر و تقریر میں لڑائیوں کے وقت یہ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ اقل الامم اور اذل و حقیر ہو۔ اور عرب اس امر کا خود اقرار کرتے تھے۔ اگر یہ تبع جو ان کے زمانہ سے اس قدر قریب ہوا ہے اگر واقعی فارس کا پادشاہ ہوا ہوتا۔ تو عرب اون کو یہ جواب دیتے۔ کہ کل تو تمہارے پادشاہ کو مارا تھا اور تمہارے ملک کے مالک ہوئے تھے اور تمہاری عورتوں کو کپڑا اور اموال کو لوٹا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں نے جو اس امر سے سکوت کیا اور اہل فارس کے اس دعویٰ کو ماننا تو ضرور ہے کہ یہ تبع اگر ہوا ہو تو بہت پہلے ہوا ہو گیا ہو اسی نہ ہوگا۔

علاوہ برین فارس والے اس بات کو مانتے ہی نہیں۔ وہ قدیم اور جدید زمانہ میں اس کے منکر ہیں۔ اون کا تو یہ خیال ہے کہ اون کی حکومت کیو مرث کے زمانہ سے جو ان کے بعض لوگوں کو نزدیک آؤں ہے اور اس وقت تک کہ مسلمان پیدا ہوئے بجز ملوک طوائف کے زمانہ کے اور کبھی منقرض ہی نہیں ہوئے۔ اور اس ملوک طوائف کے زمانہ میں ہی اون کی حکومت کچھ نہ کچھ باقی موجود ہی تھی۔ بالکل نہیں جاتی رہی تھی۔ اور ادھر دیکھو تو اصحاب سیر میں اس امر کا اختلاف ہے۔ کہ وہ تبع کون ہے جو مشرق کو گیا اور ملکوں کا مالک ہوا۔ اور اختلاف ہی بہت ہی بڑا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتا ہے۔ کہ وہ شمیرن افریقش ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ وہ تبع اسعد ہے۔ اور اوسے نے شمیرن سمرقند کی طرف بھیجا تھا۔ اور ادھر بھی ایسے ہی اختلافات ہیں جن کا ذکر محض لاطائل ہے۔ لیکن ضرورت کے لیے اور غلطی کے اظہار کے واسطے اسی قدر جو ہم نے بیان کیا کافی ہے۔

## نخعیہ کی پادشاہی میں

۱۴۲۔ نخعیہ کی حکومت اور جب عمر در گیا۔ اور حمیری اور ہر ادھر متفرق ہو گئے۔ تو ادسکی بدکاری شاہزادوں سے انہیں میں سے ایک شخص جو خاندان شاہی سے نہ تھا اور جس کا نام نخعیہ تنوف دوشناتر (کانون کی بایون والا) تھا اٹھا۔ اور پادشاہ بن گیا یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ اور اچھے لوگوں کو قتل کر ڈالا۔ اور خاندان شاہی کو برباد کر دیا۔ یہ شخص بڑا بدکار اور فاسق تھا۔ کہتے ہیں کہ لوطیوں کا کام کیا کرتا تھا۔ جب وہ سنسا کہ کوئی شاہزادہ جوان ہوا ہے۔ تو اسے بلاتا۔ اور اپنے شراب نوشی کے

مکان میں لے جاتا۔ اور اس سے بڑا کام کرتا تاکہ وہ بادشاہی کے لایق نہ رہے اور منہ میں مسواک لے اپنے دروازے کے پرے والوں اور شکریوں کے سامنے نکل آتا تاکہ وہ لوگ جان جائیں کہ اس نے اس شاہزادہ سے بڑا کام کر لیا ہے اور اسے نکال دیتا۔ اور اس طرح رسوا کر دیتا تھا۔

## ذو نواس کی بادشاہی اور اصحاب الاخذ و کا قصہ

۱۴۳۳- ذو نواس کا خنیعہ کو ذرعہ ذو نواس بن تیان اسعد بن کرب بن کے شاہزادوں قتل کرنا اور بادشاہ ہونا میں سے تھا جب اس کا بہائی حسان مارا گیا تو یہ بہت چوٹا بچا تھا۔ پر یہ جوان ہوا۔ اور نہایت حسین و شکیل اور متناسب الاعضاء نکلا خنیعہ نے اسے بھی بلایا۔ تاکہ اس سے وہ ہی کام کرے جو اور شاہزادوں سے کیا کرتا تھا۔ اس واسطے ذو نواس نے ایک چھوٹی چھری لی۔ اور اسے اپنی جوتی میں پیر کے نیچے چسپا لیا۔ اور پھر خنیعہ کے آدمی کے ساتھ اس کے پاس پہنچا۔ جب خنیعہ خلوت میں اسے اپنے شراب نوشی کے مکان میں لے گیا۔ تو ذو نواس نے اسے چھری سے مار ڈالا۔ اور سر کاٹ کر اس کے مُشرَبہ کی دیوار کے روزن میں رکھ دیا۔ جان سے وہ باہر نکل کر آتا تھا۔ پھر اس کی مسواک لی اور اپنے منہ میں لیکر نکلا۔ لوگوں نے پوچھا۔ ذو نواس کہو خشک آئے یا تر۔ کہا اُدھر جا کر دیکھو یہ سنتے ہی لوگ اُدھر دوڑے دیکھتے کیا ہیں کہ خنیعہ کا سر کٹا رکھا ہے۔ پھر حمیر اور وہان کے حارس ذو نواس کے پیچھے پیچھے نکلے اور اس کے پاس آکر اسے اس واسطے بادشاہ کر دیا۔ کہ اس نے خنیعہ کے ظلم و ستم سے اومین نجات دلائی تھی۔ اور سب اس کے تابع فرمان ہو گئے۔



۱۴۴- فیملیون عیدائی اوصالح کا اوس کے  
 ساتھ ہونا و فیملیون کی کرامتین۔  
 یہ ذونواس تو یہودی تھا۔ اور بخران میں حضرت  
 عیسیٰ کے دین کے لوگ کچھ باقی تھے۔ اور  
 وہاں اودن کا ایک رئیس بھی تھا جب کا نام عبدالمدا بن التامر تھا۔ اور یہی بخران نصرانی  
 کی اصل تھی۔

وہرب ابن منبہ نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک آدمی تھا  
 اوسے فیملیون کہتے تھے۔ یہ شخص بڑا صالح مجتہد زاہد اور مجاب الدعوات تھا ہمیشہ  
 ملکوں میں پراکرتا۔ جس قریہ میں جاتا وہاں اوس وقت تک رہتا کہ جب تک  
 کوئی اوس کے اصل حال سے واقف نہ ہوتا۔ جب کوئی اوس سے واقف ہو جاتا تو وہاں  
 سے چلا جاتا تھا۔ اور وہ اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کماتا۔ مٹی کا کام کیا کرتا تھا  
 اور اتوار کی عظمت کرتا۔ اور اوس روز کوئی کام نہ کرتا بلکہ جنگل کو چلا جاتا اور تمام دن  
 وہاں عبادت الہی میں مشغول رہتا تھا۔ اتفاقاً وہ شام کے ایک کاؤن میں گیا۔ وہاں  
 ہی اپنی مزدوری کرتا رہا اور اپنے مذہب کو چپائے رہا۔ مگر ایک شخص صالح نام  
 اوسے پہچان گیا اور اوس سے بہت محبت کرنے لگا۔ اور جب فیملیون کہیں  
 جاتا تو اوس کے پیچھے جایا کرتا۔ اور پوشیدہ پوشیدہ اوسے دیکھتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ  
 اتوار کے دن فیملیون جنگل کو گیا۔ صالح ہی اوس کے پیچھے ہویا۔ فیملیون کو یہ حال  
 معلوم نہ ہوا۔ صالح فیملیون سے کچھ دور بیٹھ گیا۔ اور وہاں سے چپا چپا اوس  
 دیکھتا رہا۔ کہ وہ عبادت کر رہا ہے۔ اسی عبادت کی حالت میں اوس کی طرف  
 ایک سانپ آیا جب فیملیون نے اوسے دیکھا۔ تو اوس پر بد دعا کی۔ سانپ مر گیا  
 اور صالح نے بھی سانپ کو دیکھا۔ مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوا۔ کہ سانپ مر گیا۔ اس سے

اوسے فیمیون کی جان کا اندیشہ ہوا۔ صالح یکایک چلا پڑا۔ فیمیون سانپ تیری طرف آ رہا ہے مگر فیمیون نے کچھ التفات نہیں کیا۔ اور اپنی عبادت میں شام تک مشغول رہا۔ اور اوسے یہ معلوم ہو گیا کہ صالح نے اوسے جان لیا ہے پھر صالح نے اوس سے بات چیت کی۔ اور کہا۔ کہ میں تجھ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جہاں تو رہے وہاں میں ہی تیرے ساتھ ساتھ رہوں فیمیون نے اسے منظور کر لیا۔ صالح اوسکے ساتھ ہو لیا۔

یہ بھی فیمیون کا ایک قاعدہ تھا۔ کہ جب کوئی اوس کے پاس مریض آتا تو وہ اوسکے حق میں دعا کرتا اور وہ اچھا ہو جایا کرتا تھا۔ وہاں گاؤں میں ایک شخص کا لڑکا اندھا تھا۔ اوس نے اسے حجرہ میں چھوڑا۔ اور اوس پر کڑا ڈال دیا۔ اور پھر فیمیون سے کہا میں چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں جلکر تو آج کا کام کر دے۔ وہ اسکے ساتھ گیا۔ جب وہ اس کے حجرہ میں پہنچا تو اوس نے لڑکے پر سے کڑا اتارا اور کہا اس کے لیے دعا کر دے۔ اوس نے دعا کی وہ بینا ہو گیا۔ اور فیمیون نے جان لیا۔ کہ اب مجھے لوگ اس قریہ میں جان گئے۔ اس واسطے وہ وہاں سے چل دیا۔ اور صالح بھی ساتھ چلا اور شام میں ایک درخت پر ہو کر اون کا گزر ہوا۔ وہاں سے اوسے ایک شخص نے آواز دی۔ میں مدت سے تیرا انتظار کر رہا ہوں جب تک آگے نہ جانا تب تک کہ میرا کام نہ کر دے۔ میں مرنے والا ہوں۔ یہ کہا اور مر گیا۔ پھر فیمیون نے اوسے دفن کیا۔ اور چل دیا۔ اور صالح بھی ساتھ چلا۔

۱۴۵۔ فیمیون کا بھران میں جانا ہوتے ہوتے وہ عرب کے ملک میں پہنچے۔ وہاں اور وہاں عیسوی مذہب پھیلا نا

اور زمین عربوں نے کھلا لیا۔ اور بھران میں جا کر پیا۔ بھران کی اس قوت

عربوں کے دین پر چلتے تھے۔ کھجور کے ایک بڑے دخت کو پوجا کرتے اور ہر سال اس کا ایک میلہ ہوا کرتا تھا اوس میں وہ اچھے اچھے کپڑے لٹکایا کرتے تھے غرض ایک امیر نے فیمیون کو اور ایک شخص نے صالح کو مول لے لیا۔ رات کو فیمیون جب عبادت کے لیے اُٹھتا۔ تو اس کے گھر میں چراغ کی سی روشنی ہو جاتی حالانکہ وہاں چراغ روشن نہیں ہوتا تھا۔ جب گھر کے مالک نے یہ بات دیکھی۔ تو اسے بڑا تعجب ہوا۔ اوس نے فیمیون سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا دین ہے۔ فیمیون نے اپنے دین کا حال اس سے سنایا۔ اور اپنے آقا کے دین کو بڑا بتایا۔ اور کہا کہ اگر میں اپنے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تو اس کھجور کے دخت کو برباد کر دوں۔ اس کی مالک نے کہا۔ اچھا اگر تو ایسا کر دیگا تو ہم سب تیرے دین میں آجائیں گے۔ اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیں گے۔ اس پر فیمیون نے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ خدا تعالیٰ نے ایک آنہری کاہن کو بھیجا جس سے وہ دخت خشک ہو کر گر گیا۔ نجران کے لوگ یہ دیکھ کر سب اس کے تابع ہو گئے۔ اور نصرائیت کو اختیار کر لیا پھر اوس نے انہیں حضرت عیسیٰ کی شریعت سکھائی۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ گزرا۔ اور نصرائی مذہب ہر طرح طرح کے حوادث ہوتے رہے۔ نجران میں جو عیسوی مذہب پیلا اوس کی یہی اصل حقیقت ہے۔

۱۴۶۔ فیمن کے سبب عبداللہ بن التامر کا اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہے نصرائی ہونا اور یہ نجران میں عیسوی مذہب پیلا کہ نجران والے بت پرست تھے۔ اور ان کے اور ذلنواس کا گڑ ہے کہ واکر عیسیٰ کو نکولانا ایک گائون میں کوئی ساحر رہا کرتا تھا۔ اس کے پاس نجران والے اپنے بچوں کو سحر سیکھنے کے واسطے بھیجا کرتے تھے۔ فیمیون ہی

نجران میں پہنچا۔ جو حضرت عیسیٰ کے دین پر چلتا اور بڑا عابد و زاہد تھا۔ اور اوس کا یہ دستور تھا۔ کہ جب وہ کمین جاتا تو وہاں اوسی وقت تک رہتا تھا۔ کہ اوس کے حالات سے کوئی واقف نہ ہو۔ جب کوئی واقف ہو جاتا۔ تو وہاں سے چل دیتا تھا کیونکہ وہ محاب الدعوات تھا۔ مریضوں کو اچھا کر دیتا تھا۔ اور اوس سے طرح طرح کی کراستیں ظہور میں آیا کرتی تھیں۔ جب وہ نجران میں پہنچا۔ تو ایک خیمہ میں ٹھہرا۔ جو نجران کے اور اوس ساحر کے ممکن کے درمیان تھا۔

اس میں تامل کرنے اپنے بیٹے عبداللہ کو اور لڑکوں کے ساتھ اوس ساحر کے پاس بھیجا۔ اور اوس کا گزرمیمون پر ہوا تو اوس نے اوس کو دیکھا۔ اور اوس کی عبادت کو پسند کیا۔ اور میمون کے پاس بیٹھنے اور اوس کی باتیں سننے لگا۔ اور مومن ہو گیا۔ اور اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور پروردگار کی عبادت کرنے لگا۔ اور فیروز سے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا دریافت کیا۔ لیکن اوس نے اسے نہ بتایا۔ اور کہا کہ تو اس کا تحمل نہ ہو سکے گا۔ اب تامل کر یہ خیال تھا کہ اوس کا بیٹا لڑکوں کے ساتھ ساحر کے پاس جایا کرتا ہے۔

جب عبداللہ نے دیکھا۔ کہ میمون نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا اسے بتانے میں بخیلی کی۔ تو اوس نے لکڑی کے تیرے۔ اور اون پر اللہ تعالیٰ کے سب نام لکھے پھر ان میں ایک ایک کر کے آگ میں ڈالا۔ وہ جلتے گئے۔ اور وہ لکڑی بھی ڈالی کہ جن اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تھا۔ تو وہ اوس سے نکل گئی۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہنچا۔ اوسے اوس نے لے لیا۔ اور میمون کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب ذکر کر دیا اوس نے کہا کہ ہوشیار رہنا۔ مگر مجھے تجھ سے اس کا یقین نہیں ہے۔

پھر عبد النجران مین آیا تو جس بیمار سے ملتا اوس سے کہتا۔ کہ اگر تو میرے دین مین آجائے تو میں تیرے لیے خدا سے دعا کروں گا اور تو اچھا ہو جائیگا۔ وہ کہتا اچھا اور توبہ باری تعالیٰ کا اقرار کر کے اسلام لے آتا۔ اور عبد اللہ کی دعا سے اچھا ہو جاتا۔ ہوتے ہوئے نجران مین ایسا کوئی بیمار نہ رہا۔ جو عبد اللہ کے پاس نہ آیا اور اوس کا اتباع کر کے اوس کی دعا سے اچھا نہ ہو گیا ہو۔

جب یہ خبرین نجران کے بادشاہ کے پاس بھی پہنچیں۔ تو اوس نے عبد اللہ کو بلایا۔ اور کہا کہ تو نے میرے شہر کے آدمیوں کو خراب کر دیا۔ اور میرے دین سے پھیر دیا۔ مین تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا۔ عبد اللہ نے کہا یہ تو مجھے قدرت نہیں۔ بادشاہ نے اوسے اپنے ہاتھ پاؤں سے گروادیا۔ اور وہ کسے بھیل کر اگر کچھ بھی نقصان نہ پہنچا پھر اوس نے نجران کے چشموں پر اوسے بھیجا جو نہایت گہرے تھے۔ اور جو کوئی اون مین گرتا ہی نہ سکتا تھا مگر جب اسے ڈالا گیا تو کورا نکل آیا۔ اور اوس کا کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر اوس سے عبد اللہ بن التامر نے کہا۔ کہ جب تک تو اللہ کی توحید کا اقرار نہ کرے اور میری طرح ایمان نہ لائے۔ اوس وقت تک تو مجھے قتل نہیں کر سکتا۔ اگر تو ایمان لے آئیگا تو بے شک تو مجھے مار ڈالیگا۔ اوس نے اس پر توحید کا اقرار کیا۔ اور پھر اوسے اپنے ہاتھ کے ڈنڈے سے مارا کہ اس کے کچھ تھوڑا سا خون نکل آیا مگر بڑا زخم نہ ہوا۔ تب بھی عبد اللہ مر گیا۔ اور بادشاہ بھی اوسی جگہ مر گیا۔

پھر اہل نجران نے عبد اللہ ابن التامر کا مذہب قبول کر لیا۔ اور سب عیسائی ہو گئے۔ پھر ذونواس اپنا لشکر لیکر وہاں آیا۔ اور انہیں اکٹا کیا۔ اور کہا کہ یہودی ہو جاؤ۔ ورنہ میں تم سب کو قتل کر ڈالوں گا۔ لوگوں نے مرنا قبول کیا مگر اپنا دین نہ چھوڑا۔ اس واسطے

ذوالنواس نے اون کے لیے اخذ و دگر ہے) کمد وائے۔ اور آگ سے جلایا۔ اور  
تکوار سے قتل کیا۔ اور بیٹل ہزار آدمی کے قریب مار ڈالے۔ انہیں کے حق میں اسد اللہ  
نے فرمایا قَتَلَ أَهْجَابَ لَّا خُلُودَ (گڑبھون داے ہلاک ہوئے)

۱۴۶۔ عبدالسد کا بھران مین نصرانی مذہب پہلانا ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ بھران مین ملوک حمیرین  
اور بادشاہ کا گڑبھون مین ڈالکر لوگوں کو قتل کرنا۔ سے ایک بادشاہ تھا۔ او سے ذوالنواس کہتے

تھے۔ اور اس کا نام یوسف بن شریحیل تھا۔ اور اس کا زمانہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت  
سے شریح بریں پہلے تھا۔ اسکے پاس ایک بڑا اچھا ساحر تاجب وہ ساحر بوڑھا ہو گیا  
اور اس نے بادشاہ سے کہا۔ مین تو اب بوڑھا ہو گیا۔ مجھے کوئی لڑکا دے۔ کہ مین او سے  
سحر سکھا دوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا عبدالسد بن التامر نام او سکودیا۔ کہ او سے سحر سکھاؤ  
وہ اس ساحر کے پاس آنے جانے لگا۔ راستہ مین ایک راہب رہتا تھا۔ او سکی آواز بہت  
اچھی تھی۔ لڑکا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور او سے اس کی باتیں اچھی معلوم ہوئیں۔  
اس واسطے جب وہ اپنے استاد کے پاس جاتا تو او اسکے پاس بیٹھتا۔ اور استاد او سے  
بے وقت پہونچنے کو باعث کرتا اور کہتا کہ تو اب تک کہاں تھا۔ جب وہ لوٹتا اور باپ کے  
پاس کو آتا تب ہی راہب کے پاس بیٹھتا۔ تو باپ او سے مانتا کہ اب تک کہاں تھا۔  
لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی۔ او نے کہا۔ کہ جب تو ساحر کے پاس  
جائے تو کہا کہ مجھے باپ نے روک لیا تھا۔ اور جب باپ کے پاس آئے تو کہنا  
کہ مجھے استاد نے دیر لگا دی تھی۔

اس شہر مین ایک بڑا سانپ تھا۔ جس نے لوگوں کا راستہ بند کر رکھا تھا۔ اس لڑکے کا  
اوس طرف کو گزر ہوا۔ اور ایک پتھر اوس کی طرف پھینکا۔ اور کہا اے اسد اگر یہ راہب

سچا ہوا اور ساحر کے مقابلہ میں تو اوس سے پسند کرتا ہو تو اس سانپ کو مار ڈال۔ اور  
 یہ کیکر جب پتھر مارا تو وہ مر گیا۔ اور راہب سے اگر اوس کا حال بیان کیا۔ راہب نے  
 کہا۔ تو بہت بڑا شخص ہوگا۔ اور بڑے بڑے معاملات میں پڑیگا۔ اگر تو کسی معاملہ  
 میں مبتلا ہو تو کسی کو میرا حال نہ بتانا۔ اب اس لڑکے نے اندھون کو آنکھیں دین  
 کو پڑھوین کو چنگا اور بیماروں کو اچھا کرنا شروع کیا۔ پادشاہ کا ہتیجا بھی اندھا تھا۔  
 اوس نے اس لڑکے کا حال اور سانپ کے مر جانے کا ذکر سنا۔ تو اوس سے  
 کہا۔ کہ میرے لیے دعا کر۔ میں بینا ہو جاؤں۔ لڑکے نے کہا۔ اگر تیری بینائی تجھے  
 مل جائے تو تو اللہ پر ایمان لے آنا۔ کہا اچھا۔ اوس نے دعا مانگی کہ اگر یہ اپنے  
 وعدہ میں سچا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو اسے آنکھیں دیدے۔ اوس کی نظر درست ہو گئی  
 پہر وہ پادشاہ پاس گیا۔ پادشاہ دیکر تعجب میں رہ گیا۔ اور اوس سے اس بینائی کا  
 سبب پوچھا۔ پہلے تو اوس نے چہ پایا۔ مگر پھر جب پادشاہ نے بہت مسرت و زاری  
 کی۔ تو اوسے اوس لڑکے کا حال بتا دیا۔ پادشاہ نے اوسے بلوایا۔ اور کہا میں نے  
 تیرے سحر کا حال بہت کچھ نہ سنا ہے۔ لڑکے نے کہا۔ میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ  
 اپنی قدرت سے اچھا کرتا ہے۔ اس پر پادشاہ نے اوسے ایذا دینا شروع کی۔ اور  
 اوس سے راہب کا حال پوچھا۔ لاچار ہو کر اوس نے راہب کا حال بھی بتا دیا وہی  
 بھی پادشاہ نے بلوایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے۔ مگر اوس نے  
 نہ مانا۔ اس واسطے آہ میں اس کا سر چر کر اوس سے دو ٹکڑے کرادیا۔ پھر پادشاہ کے ہتیجے  
 کو بھی بلایا۔ اور اوس سے اپنا دین چھوڑنے کو کہا۔ جب اوس نے بھی نہ مانا۔ تو اوس کو  
 بھی دو ٹکڑے کرادئے۔ پھر لڑکے سے بھی کہا کہ اپنا دین چھوڑ دے جب اوس نے

بھی انکار کیا۔ تو اسے اپنے لوگوں کے حوالے کیا۔ کہ اسے فلان پہاڑ پر لے جاؤ۔  
 اگر یہ اپنے دین سے نہ پھرے۔ تو اسے کعبہ پہاڑ پر سے نیچے گرا دو۔ وہ اسے  
 پہاڑ پر لے گئے۔ لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اس سے پہاڑ پر ایک لرزہ  
 آیا۔ اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ اور لڑکا بادشاہ پاس لوٹ کر آمو جو ہوا۔ بادشاہ نے  
 اس سے پوچھا۔ کہ میرے آدمی کہاں بہین۔ لڑکے نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے  
 اون سے بچا دیا۔ بادشاہ کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اور اسے دریا کی ایک کشتی میں  
 بیجا۔ کہ اسے پانی میں ڈال دین۔ لوگ وہاں ہی اسے لے گئے۔ اس نے اللہ تعالیٰ  
 سے دعا مانگی۔ وہ سب غرق ہو گئے۔ اور لڑکا بچکر پہر بادشاہ پاس آیا بادشاہ نے کہا  
 اسے تلوار سی مارڈا واجب تلوار ماری تو اس نے اسے نہ کاٹا۔ پہر اس کی خبر عین میں مشہور ہوئی  
 اور لوگوں کو اس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور سمجھے کہ وہ حق پر ہے۔ پہر لڑکے نے بادشاہ  
 سے کہا کہ تو مجھے ایک صورت سے مار سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تو اپنی مملکت کے  
 لوگوں کو جمع کرے۔ اور کہے **بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِ** اور میرے تیر مارے۔ تب  
 میں مرجاؤنگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اسے مارڈا واجب لوگوں نے  
 یہ دیکھا۔ تو کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ پہر لوگوں نے بادشاہ سے  
 کہا کہ جس کا بتھے خوف تھا آخر وہ ہی ہوا۔ اس واسطے اس نے شہر کے دروازے  
 بند کرائے۔ اور گڑ ہے کدواسے اور اس میں آگ جلوائی۔ اور لوگوں کو پکڑ بلایا۔ جو  
 شغف اپنے دین سے پھر گیا اسے تو چھوڑ دیا۔ اور جو نہ پھرا اسے گڑ ہے میں ڈال کر  
 جلا دیا۔

ایک مومنہ عورت بھی تھی۔ اور اس کے تین بچے تھے۔ ایک اون میں دودھ پیتا



تھا۔ بادشاہ نے اوس عورت سے اپنا دین چھوڑنے کو کہا۔ اور کہا کہ تو اپنا دین نہ چھوڑ گی تو مار ڈالوں گا۔ اور تیری اولاد کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا۔ پھر اوس کے بڑے بیٹوں کو آگ میں ڈال دیا۔ پھر اوس نے چھوٹے بچے کو بھی آگ میں ڈالنا چاہا۔ پھر عورت کچھ مذہب ہوئی اوس بچے نے کہا اے ماں اپنے دین سے نہ پھر۔ کچھ حج نہیں اوس نے اوس بچے کو بھی اور پھر اوس عورت کو بھی آگ میں ڈال دیا۔ یہ لوگ ابھی اونہیں لڑکوں میں سے ہے جنہوں نے بچپن میں کلام کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بخران میں ویرانہ میں ایک گڑھا کھودا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اوس نے عبداللہ ابن التامر کو دیکھا کہ سر کے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ جب اوس کا ہاتھ اٹھاتے ہیں تو دہان سے خون بہنے لگتا ہے۔ اور جب چھوڑ دیتے ہیں تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور وہ بیٹھا ہوا ہے اس باب میں حضرت عمر کو لوگوں نے اطلاع دی۔ حضرت عمر نے حکم دیا کہ اوسے جیسا ہے ویسا ہی رہنے دیں۔

## حبشیوں کا مین کا مالک ہونا

۱۴۸۔ دوس ذوالعقبان کا نجاشی کے پاس کہتے ہیں کہ جب یمن والوں کو ذوالنواس نے جانا اور اباطد اسہم کا حبشیوں کی فوج نصرانیت سے پہرنے کے واسطے گڑھوں میں ڈال ڈال کر مارا۔ تو اوس وقت انہیں سے لاکھین پر قابض ہونا۔

ایک شخص دوس ذوالعقبان بچہ نکل گیا۔ اور قیصر کے پاس پہنچا۔ اور اوس سے ذی نواس کے مقابلہ میں مدد مانگی۔ اور یہ سب حال اوس سے جا کر بیان کیا۔ قیصر نے کہا۔

کہ تیرا شہر ہم سے بہت دور ہے لیکن مین بخاشی کو لکھتا ہوں جو بادشاہ حبش کا ہے اور وہ بھی نصرانی ہی ہے۔ اور تمہارے ملک سے اس کا ملک قریب ہے۔ پھر قیصر نے حبش کے بادشاہ کو لکھا اور اسے اس کی مدد کرنے کے واسطے حکم دیا اور جب وہ اس کے پاس آیا۔ تو بادشاہ حبش نے ستر ہزار فوج اس کے ہمراہ مین کو روانہ کی۔ اور اس پر ایک شخص ارباط نام کو حاکم کیا۔ اور اسی لشکر میں ایک شخص ابرہتہ الکاشم رکھا ہی تھا۔ وہ لوگ براہ دریا مین کے ساحل پر اکڑ اترے۔ اور ہر ذولنواس نے بھی اپنا لشکر جمع کیا۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے بڑھے۔ مگر کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ اور مین والے بھاگ گئے۔ اور ارباط مین میں داخل ہو گیا جب ذولنواس نے یہ حال دیکھا۔ کہ اس کی قوم نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ تو اس نے اپنا گھوڑا اور یا مین ڈال دیا۔ اور اوس میں غرق ہو گیا۔ اور ارباط نے مین کو خوب خراب کیا۔ ایک ٹلٹ آدمی مار ڈالے۔ اور ایک ٹلٹ لونڈی غلام بنا کر بخاشی کے پاس بھیج دیے۔ پھر خود اوسی جگہ اقامت کی۔ اور وہاں کے لوگوں کو خوب ذلیل کیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ جب حبشی مین کے ملک میں مندب کی طرف آئے تو ذولنواس نے اقبال مین کو لکھا کہ دشمن کے مقابلہ میں سب اکٹرا جمع ہوں۔ لیکن کسی نے اس کی بات نہ مانی۔ اور کہا۔ کہ ہر ایک قیل اپنے اپنے ملک کی حفاظت کرے۔ اور دشمن کو وہاں سے دفع کرے۔ اس واسطے ذولنواس نے خزانوں کی کنجیاں کتنے ہی اونٹوں پر لدوائیں۔ اور حبشیوں کے سامنے گیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ یہ مین کے اموال و خزانے کی کنجیاں ہیں۔ یہ آپ بے لیمبے۔ اور میان کے بڑے چھوٹوں کو نہ مارے۔ یہ بات اونہوں نے قبول کر لی۔ اور صنعا کی طرف روانہ ہو گئے

اور پھر دونوں اس نے ادن کے سپہ سالار سے کہا۔ کہ اپنے لوگوں کو خزانوں کے لینے کے واسطے ملک میں بھیج دے۔ تو ادس نے اپنے آدمی بھیج دیے۔ اور دونوں اس نے اوزمین کنجیان دیدین۔ اور اپنے اقبیل کو لکھا۔ کہ تمام کالے بیلوں کو مار ڈالا جائے چنانچہ تمام حبشی مارے گئے۔ نصف روہ ہی ادن میں سے بچے جو ادھر ادھر بہاگ گئے۔

جب بنجاشی نے یہ حال سنا۔ تو ادس نے ستر ہزار آدمی سے اریاط اور اشرم کو بھیجا اور اوزنوں نے آکر ملک میں پر قبضہ کر لیا۔ اور اریاط وہاں مدت تک رہا۔

۱۴۵۔ ابرہہ الاشرم کا اریاط کو مار کر حبشیوں کا پرہرہ پہنا اور میں پر قبضہ کرنا اور پھر بنجاشی کو بھی راضی رکھنا۔  
 ابرہہ الاشرم نے جو اریاط کے لشکر میں تھا اس سے جنگ لڑا اٹھایا۔ اور حبشیوں کے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو گئے۔ اور کچھ اریاط کے پاس رہ گئے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے مقابلہ کو نکلے۔ ابرہہ نے اریاط سے کہا یہیجاکہ یہ بات تو تجھے مناسب نہیں کہ حبشیوں کو حبشیوں سے لڑائے۔ جس سے یہ قوم ہلاک ہو جائے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم تم دونوں میں۔ جو شخص دوسرے پر غالب آجائے۔ وہ ہی لشکر کا حاکم ہو جائے۔ اس لیے دونوں نکلے۔ اریاط نے اپنا نیزہ اٹھایا اور ابرہہ کے مارا۔ چاہتا تھا کہ ادس کے تالو پر مارے مگر اس کے کمر کنارہ پر پڑا۔ اور ناک کٹ گئی۔ ادس سے ادس کا نام اشرم دیکھا ہو گیا۔ ابرہہ نے اپنا ایک غلام عتودہ نام اریاط کے پیچھے کین بن چپا رکھا تا ادس نے اریاط پر حملہ کیا۔ اور اس سے مار ڈالا۔ اور ابرہہ لشکر کا مالک ہو گیا۔ اور ادسی کے ساتھ ملک پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور عتودہ سے کہا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ ادس نے کہا میں یہ چاہتا ہوں

کیمینوں کی کوئی لڑکی جب بیاہی جائے تو دولہا کے پاس جانے سے پہلے دلہن میرے پاس آیا کرے۔ اور میں اس سے اپنا کام کر لیا کروں۔ ابرہہ نے اسے قبول کر لیا۔ اور یہ کام وہ ایک مدت تک برابر کرتا رہا۔ پھر ایک یمنی نے اسے مار ڈالا۔ اس سے ابرہہ خوش ہوا اور کہا۔ اگر میں جانتا کہ وہ مجھ سے یہ سوال کرے گا۔ تو میں اس سے کہی نہ کہتا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔

ادھر جب نجاشی نے سنا۔ کہ اریاطا کو ابرہہ نے مار ڈالا۔ تو اسے سخت غصہ آیا اور قسم کھائی۔ کہ اس کے ملک کو پائمال کر دوں گا اور اسکی ناک کاٹوں گا۔ یہ خبر ابرہہ کو بھی پہونچی۔ کہ نجاشی نے ایسی ایسی قسم کھائی ہے اس نے نجاشی کے پاس یمن کی مٹی بھیجی۔ اور اپنی ناک بھی کاٹ کر بھیجی۔ اور اس کو اطاعت آمیز عرضی لکھی۔ اور اس میں لکھا کہ یمن کی مٹی میں پہونتا ہوں۔ آپ اسے اپنے پانوں کے نیچے ڈالے اور اپنی قسم پوری کر لیجئے۔ نجاشی اس کی اس بات سے راضی ہو گیا۔ اور اسے ہی اپنے کام پر بحال رکھا۔

۱۵۰۔ معذکرب ابن ذی یزن اور مسروق ابن ابرہہ جب ابرہہ یمن میں جم گیا۔ تو اس نے ابو عمر ذویزن اور ذی یزن کا کسری کے پاس جانا۔

چھین لی۔ اور اس سے نکاح کر لیا جس کے پیٹ سے مسروق پیدا ہوا۔ اور اسی کے پیٹ سے ذی یزن کا بھی ایک بیٹا ہوا۔ اس کا نام معدی کرب ہوا۔ اور اس سے سیف کہتے تھے۔ پھر ذی یزن یمن سے نکلا۔ اور عمرو ابن ہند کے پاس حیرہ کو آیا اور اس سے کہا۔ کہ میری سفارش میں کسری کو ایک خط لکھ دے اور میرے محل و منزلت اور میری حاجت سے اسے آگاہ کر دے اس نے کہا۔ میں ہر سال اپنا

الہچی پادشاہ کے پاس بھیجا کرتا ہوں اور یہ اوس کا وقت آگیا ہے۔ اس لیے وہ تھیر گیا اور چند روز کے بعد عمرو نے اوس سے اپنے الہچی کے ساتھ کسریٰ کے پاس بھیج دیا جب وہ کسریٰ کے پاس پہنچا تو کسریٰ نے اوس کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ اور اوس نے کسریٰ سے اپنی حاجت بیان کی۔ اور جو کچھ جینیوں سے اوس سے نقصان پہنچا تھا اوس سے سب بیان کیا۔ اور اوس کے مقابلہ میں اوس سے مدد چاہی۔ اور میں کے ملک کی اور وہان کی زرخیزی وغیرہ کا اوس سے بیان کیا۔ کسریٰ نے اوس سے کہا۔ یہ تو میں پسند کرتا ہوں کہ تیری حاجت روائی کر دوں۔ مگر تیرا ملک بہت دور ہے۔ اور راستہ بڑا دشوار ہے۔ اچھا تھیر وین دیکھو نلگا۔ اور اوس کے تھیر وین کا حکم دیدیا۔ وہ وہان ایک مدت تک رہا اور وہیں مر گیا۔

اور اوس کا بیٹا معدی کرب بن ذی یزن ابرہہ کی گود میں پلا۔ وہ یہی سمجھتا تھا کہ ابرہہ ہی اوس کا باپ ہے۔ ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوس سے گالی دی۔ اور اوس کے باپ کو بھی گالی دی۔ وہ دھڑتا ہوا اپنی مان کے پاس آیا۔ اور اوس سے اپنے باپ کا حال دریافت کیا۔ تو اوس نے اوس کو صحیح صحیح بتا دیا۔ پھر معدی کرب پر ایک زمانہ اور گزر گیا اور ابرہہ مر گیا۔ اور اوس کا بیٹا میکسوم بھی مر گیا۔ اور وہ میں سے بھل کر گیا۔ اور وہ کام کیے جن کا ذکر آئندہ آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## کسریٰ نوشیروان بن قباو بن فیروز

۱۵۱۔ نوشیروان کی پادشاہی اور قباو کا مندر جب نوشیروان تخت و تاج کا مالک ہوا۔ تو اوس کو نکال کر حارث کو حیرہ کا عامل کرنا۔  
نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور پہلے اہل فارس

کے دنیاوی اور دینی معاملات میں اور اولاد میں جو فساد پڑ گیا تھا اوس کا ذکر کیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ میں اس کی اصلاح کرونگا۔ پھر مژدکیہ فرقہ کے رئیسوں کو قتل کرا دیا۔ اور محتاجوں کو اوس کے مال و دولت دلوادی۔ اور اوس کے قتل کی یہ وجہ تھی کہ قباد مژوک کے دین کا متبع ہو گیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ قباد اوس کی ہر ایک بات کو مانتا اور زندہ و غیرہ کی جو باتیں وہ کہتا اوس سب میں وہ اوس کی اطاعت کرتا تھا۔ مندرابن مار السما اوس کے زمانہ میں حیرہ کا عامل تھا۔ قباد نے اوس کو مژدکیہ فرقہ کی اطاعت کے لیے کہا۔ اور جب اوس نے نہ مانا تو حارث بن عمرو الکندی سے کہا اوس نے اوس کی بات مان لی۔ اس لیے قباد نے یہ ملک اوس سے دیدیا۔ اور مندر کو دہان کی حکومت سے نکال دیا۔

۱۵۲۔ نوشیروان کا مژوک نوشیروان کی ماں ایک روز قباد کے پاس تھی۔ اور مژوک اوس کے پاس آیا جب اوس نے نوشیروان کی ماں کو دیکھا تو قباد سے کہا۔ کہ اسے مجھے دیدے میں اوس سے اپنا کام کرونگا۔ قباد نے کہدیا۔ کہ اچھا لے لے۔ لیکن یہ دیکھ کر نوشیروان اٹھ کھڑا ہوا۔ اور مژوک کی منت و خوشامد کرنا شروع کی۔ اور اوس کے پاؤں چومے۔ تب جا کر کہیں اوس نے عورت کو چھوڑا یہ بات نوشیروان کو ابھی تک یاد تھی۔ قباد اسی عقیدہ کی حالت میں مر گیا اور نوشیروان پھر بادشاہ ہوا۔ اور ملکہداری کرنا شروع کی۔

جب مندر نے سنا کہ قباد مر گیا۔ تو وہ نوشیروان کے پاس آیا اوس سے معلوم کیا۔ کہ نوشیروان مذہب میں باپ کے خلاف ہے۔ نوشیروان اس مذہب کو نہیں مانتا تھا اور بہت بُرا جانتا تھا۔ پھر نوشیروان نے ایک دربار عام کیا دہان مژوک بھی آیا۔ اور

پہر مند رہی او کے پاس آیا۔ نوشیروان نے کہا۔ میری دو آرزوئیں تمہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ میرے لیے عطا فرمائی ہیں۔ مزدک نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ کہا میری آرزو تھی کہ میں بادشاہ ہو جاؤں۔ اور اس شریف آدمی یعنی مندر کو عامل مقرر کروں۔ اور ابن زمرلیقون کو مارڈالوں۔ مزدک نے کہا۔ کیا تو سب آدمیوں کو مار سکتا ہے؟ نوشیروان نے یہ سنا کہ اسے بدکار کے جتنے تو بھی بیان موجود ہیں۔ تیرے موزوں کی بدبوئیں میں نے چواتا میری ناک سے اُڑتی ہیں۔ انہیں گئی ہیں۔ پہر اسے قتل کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔ اور جازر سے نہروان اور مدائن تک ایک ہی زمین ایک کھنڈ زمین لقیون کو مار کر لٹکوا دیا۔ اور اسی روز اس کا نام نوشیروان رکھا گیا۔

۱۵۳۔ حارث بن عمرو کا ہاگ کچھنا اور مندر پہر نوشیروان نے حارث بن عمرو کو تلاش کیا۔ کانہی اکل المرار کے آدمیوں کو مروانا۔ اور وہ یہ خبر سن کر انبار سے ہاگا۔ اور اپنے دوستوں اور اہل و عیال اور مال و اموال کو بھی ساتھ لے لیا۔ اور نوبہ کی طرف چلا گیا۔ مندر کے سوا اوس کے تعاقب میں گئے۔ اور ثعلب اور ایاد اور بہرانے اوس کا پیچھا کیا۔ لیکن حارث ادن کے ہاتھ نہ آیا۔ اور کلب کے علاقہ میں پہنچ کر بیچ گیا۔ مگر اوس کا مال لٹ گیا اور عورتیں گرفتار ہو گئیں۔ اور نبی اکل المرار کے اڑتا لیس آدمی نبی ثعلب نے پکڑ لیے۔ اور مندر کے پاس انہیں لائے مندر نے دیار نبی مرین عبادین میں جو دیر نبی ہند اور کوئہ کے درمیان ہے ادن کی گردنیں مروادین۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم اس باب میں کہتا ہے۔

|                                           |                                                   |
|-------------------------------------------|---------------------------------------------------|
| قَابُولُ الْيَتَامَى وَالسَّيِّئَاتِ      | وَرَأَتْ بِالْمُلُوكِ مُصَفَّدَاتٍ                |
| وہ لوگ تو عوض میں لوٹ اور لونڈی غلام لائے | لیکن ہر عوض میں سرداروں کو لائے اور انہیں قید کیا |

اور اسی میں امر القیس نے بھی کہا ہے۔

|                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                              |                                                                                                             |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| مَلُوكٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَمُوءُ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      | يَسْأَلُونَ الْعَشِيَّةَ يَقْتُلُونَنَا                                                                     |
| حجر بن عمرو کی اولاد کے سرداروں کو شام کے وقت لوگ پکڑے لیے جاتے ہیں۔ کہ اونہیں جا کر مار ڈالیں۔                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                              |                                                                                                             |
| فَلَوْ اِنِّي يَعْرِفُ مَعْرِكَتِ اَصِيبُوا                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  | وَلَكِنْ فِي دِيَارِ بَنِي مَرْيَا                                                                          |
| کیا اچھا ہوتا جو یہ لوگ کہیں لڑائی کر سید انہیں مار دیتے                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                     | لیکن انہوں نے وہاں نہ کر دیا رہی مریں میں مار دے گئے                                                        |
| وَلَمْ تَنْسَلْ جَمَاهِمُ بَقَسِلْ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                           | وَلَكِنْ فِي الدِّمَاءِ مَرِّ مَلِينَا                                                                      |
| اون کی کوبیریاں بھی کسی نے پانی سے نہ دھوئیں                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                 | بلکہ خون میں ہی لٹری پڑی رہیں۔                                                                              |
| تَطْلُ الطَّيْرُ عَاكِفَةً عَلَيْهِمْ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        | وَيَنْزِعُ الْحَوَاجِبَ وَالْعِيُونَا                                                                       |
| اور اون کے اوپر پرندے آکر انتظار میں بیٹھتے                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  | اور اون کی ابروئیں اور آنکھیں نکالنے سے                                                                     |
| ۱۵۔ نو شیر وان کا تباہی کے<br>وقت کی خرابیوں کی اصلاح کرنا                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                   | جب نو شیر وان نے مژوک اور اوس کے اصحاب کو مروا دیا<br>تو اوس نے اون لوگوں کو بھی قتل کر دیا۔ جنہوں نے لوگوں |
| کے مال لے لیے تھے۔ اور اون کے مال مالکوں کو دلاؤ۔ اور جو بچے پیدا ہوئے تھے اور اون کے نسب میں<br>اختلاف تھا اون کی نسبت حکم دیدیا۔ کہ اگر اون کے باپ نہ معلوم ہوں تو وہ جس قوم<br>کے ہیں اوس میں دیدے جائیں۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے تو اوس شخص<br>کے مال وراثت میں سے اوس کو حصہ ملے۔ اور جس عورت سے کسی مرد نے<br>زنا کیا ہو وہ عورت اوس مرد سے اپنا منہ لے لے۔ پھر عورت کو اختیار دیدیا کہ چاہے<br>تو اوس کے پاس رہے یا اوس کو چھوڑ کر اور کہیں چلی جائے۔ لیکن اگر اوس مرد سے<br>نکاح ہوا ہے تو چھوڑنے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ وہ عورت شوہر کو دیدی جاتی تھی۔ اور<br>جن بچوں کے دلی مر گئے تھے اون کی لڑکیوں کے اون کے کفو میں نکاح کرادئے<br>اور اوس کا خچر بیت المال سے دیا۔ اور اون کی عورتوں کا نکاح بھی اشرافوں سے |                                                                                                             |



کراویا۔ اور اودن کے لوگوں کی اس طرح مدد کی۔ کہ اودن کو کمین کام سے لگا دیا  
 پہراوس نے پہل بنائے۔ اور جزایون کی اصلاح کی۔ اور جو سردار تھے اودن سے  
 براہ عنایت پیش کیا۔ اور راستوئیں قصر اور حصن بنوائے۔ اور والیون عاملون اور  
 حکام کا انتخاب کیا۔ اور تمام امور میں اردک شیر بن بابکان کا اقتدار کیا۔

اور پہر جو ملک سلطنت فارس سے نکل گئے تھے اونہیں واپس لے لیا۔ چنانچہ  
 سندھ۔ سندوست۔ رنج (جو نواحی بستی میں ایک علاقہ کا نام ہے) زابلستان  
 طخارستان پہراوس کے قبضہ میں آگئے۔ اور اوس نے نازد قوم کے لوگوں کو بہت مال  
 پیشا۔ اور اوس کے بقیہ لوگوں کو نکال دیا۔

۱۵۵۔ شمالی قوموں کی تاخت اور نو شیردان کا پہرا تخر اور تخر اور بلخ اور آران قومیں نو شیردان  
 اونہیں برباد کرنا اور آذربائیجان میں بسانا۔ کے برخلاف اکھئی ہوئیں اور اوس کے ملک  
 پر آئیں۔ اور ارمینہ کے باشندوں کے لوٹنے کے لیے چلین۔ یہاں بالکل میدان  
 تھا۔ کسری نے اودن کی کچھ مزاحمت نہ کی۔ ہوتے ہوتے وہ اندر ملک میں گس  
 آئے۔ تب اوس نے فوج بھیجی۔ جس نے لڑکر اونہیں بالکل برباد کر دیا۔ اور نو شیر  
 آدمی گرفتار کر لیے۔ بہران قیدیوں کو لاکر آذربائیجان میں بسا دیا۔

۱۵۶۔ نو شیردان کے بیٹے نو شیردان کی نو شیردان کا ایک لڑکا نو شیردان نام تھا۔ وہ اوس کی  
 بغاوت اور اوس کا فرو ہونا۔ اولاد میں سب سے بڑا تھا نو شیردان کو معلوم

ہوا۔ کہ وہ زندیق ہے۔ اس لڑکے سے اوس نے جندی شاہ کو بھیج دیا۔ اور چند ایسے  
 لوگ اوس کے ہمراہ لے گئے۔ کہ جن کی دیانت پہراوس سے اعتماد تھا۔ تاکہ وہ اوس کے  
 مذہب کی اصلاح کریں۔ اور اوسے ادب سکھا دیں۔ چند روز بعد نو شیردان بیمار ہوا۔

اور اوسے باپ کے بیمار ہونے کی خبر پہنچی۔ نوشیروان اس وقت بلا درومین گیا ہوا تھا۔ نوشیروان نے اپنے ہمراہیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور قیدیوں کو قید خانہ سے رہا کر دیا۔ اور ان کو اپنی معاونت پر مقرر کیا۔ اور بہت لمبے بد معاش اکٹھے کر لیے۔ جب یہ خبر مدائن میں پہنچی۔ تو اوسکے باپ کے نائب نے مدائن سے لشکر بھیجا۔ اور فوج نے جا کر نوشیروان کو جندی شاپور میں محصور کیا۔ اور نوشیروان کے پاس خبر بھیجی۔ نوشیروان نے فوج کو لکھا۔ کہ اپنے کام میں کوشش کریں۔ اور بیٹے کو جس طرح ہو سکے گرفتار کر لیں۔ محاصرہ اس لیے اوس پر خوب تنگ کیا گیا۔ اور فوج شہر میں گھس گئی اور بہت لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور نوشیروان کو بھی گرفتار کر لیا۔

اُدھر اس شاہزادہ کے ناما دار رازی کو جب یہ خبر پہنچی۔ تو اوس نے بھی سرائییا اور سیستان کے عامل کے برخلاف بغاوت کی اور اوس سے لڑا۔ مگر اوس عامل نے اوسے شکست دی۔ اور اوسے شہر رنج میں پناہ گیر ہونا پڑا۔ پھر اوس نے کسریٰ کو معذرت آمیز عرضی لکھی۔ اور اوس سے کہا کہ جس کسی کو حکم ہو میں شہر حوالہ کر دوں چنانچہ اوس نے شہر حوالہ کر دیا۔ اور اوس کو نوشیروان نے امن دیدی۔

۱۵۶۔ خاقان سیجور کا حکمہ کسریٰ پر اوزنا کام ٹوٹنا فیروز پادشاہ نے اصول اور لان کی طرف قلعہ بنائے تھے۔ اور ان سے اوس سرحد کی حفاظت کی تھی۔ پھر قباد نے اوسے اور بھی مستحکم کیا اور عمارت زیادہ کی۔ جب نوشیروان پادشاہ ہوا تو اوس نے اصول اور جرجان کی طرف بہت کثرت سے قلعے بنائے اور تمام اوس ملک کی حفاظت کا استحکام کیا۔

اس وقت سیجور خاقان نے بھی کسریٰ پر چڑھائی کی۔ اور اقوام خزر، بختر اور بلخچو بھی

اپنے ساتھ ملا لیا وہ بھی اوس کے مطیع ہو گئے۔ اور بہت کثرت سے لشکر لیکر آیا اور کسریٰ کو چریہ دینے کے لیے لکھا۔ اور لکھا کہ اگر چریہ نہ دیا تو تجھے خراب کر ڈاؤنگا مگر چونکہ وہ سمت نہایت محفوظ تھی۔ اور ارمینہ کی سرحد پر بھی خوب بندوبست تھا اس لیے کسریٰ نے خاقان کی تحریر کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور اپنی تہوڑی ہی فوج کو اوس سمت کے لیے کافی سمجھا۔ اور اسی وجہ سے جب خاقان آیا۔ تو اوس کا کچھ بھی نہ کر سکا اور غائب و خاسر یہاں سے اوس کو ٹھنڈا پڑا۔ یہ خاقان وہ ہی ہے۔ کہ جس نے ہیاطلہ کے پادشاہ دزر کو قتل کیا اور اوس کو ملک سے بہت کچھ مال و دولت لے گیا تھا۔

## کسریٰ کے فتوحات رومیوں پر

۱۵۸۔ منذر اور خالد کا جھگڑا اور کسریٰ کو فتوحات کسریٰ نوشیروان اور غطیانوس روم کے پادشاہ ملک شام میں اور شہر رومیہ کی آبادی۔ کے درمیان صلح تھی مگر ایک شخص خالد بن جلیل کو پادشاہ روم نے شام کے عربوں پر حاکم مقرر کیا تھا۔ اور منذر بن النعمان لخم کے ایک شخص کو کسریٰ نے عمان بحرین اور یمامہ سے طائف اور تمام حجاز پر عامل کر دیا تھا ان دونوں عاملوں میں جھگڑا ہوا۔ اور خالد نے نعمان کے ملک پر تاخت و تاراج کی۔ اور اوس کے آدمیوں کو بہت قتل کیا اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لے گیا۔ کسریٰ نے غطیانوس کو لکھا۔ کہ باوجود اسکے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان صلح ہے۔ مگر خالد نے منذر کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ اب خالد سے وہ مال و اسباب جو وہ منذر کا لے گیا ہے واپس کرادیجئے۔ اور جن لوگوں کو اوس نے قتل کیا ہے اوس کی دیت اوس ہی دلا دیجئے۔ اور اس جھگڑے کا فیصلہ کرادیجئے۔ اور اگر آپ اس باب میں توجہ نہ کریں گے تو ہماری اور آپ کی صلح نہ رہے گی۔ جب اس طرح کے خط

کسریٰ نے کئی ایک غطیانوس کو لکھے اور اس نے اس تحریر کی کچھ پروانگی۔ تو کسریٰ نے سامان درست کر کے روم پہنچا دیا۔ اور شہر ہزار سے زیادہ فوج لیکر غطیانوس پر گیا۔ اور جزیرہ برہوکرا اوس کا گز رہوا۔ وہاں اوس نے شہر دار اور شہر رہا کو لے لیا۔ اور دریا پار ہو کر شام میں پہنچا۔ اور منبج اور حلب اور انطاکیہ پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر شام میں نہایت اچھے مقام تھے۔ اور فارامیہ اور حص اور کتنے ہی شہروں کو لے لیا۔ اور وہاں کے مال و اسباب لوٹ لیے۔ اور شہر انطاکیہ کے آدمیوں کو لوٹدی غلام بنا لیا اور اونمیں سواد کے ملک میں لے آیا۔ اور اون کے واسطے بیستون کے قریب ایک شہر انطاکیہ کی طرز پر آباد کیا۔ اور اون کو وہاں بسا دیا۔ اسی شہر کو رومیہ کہا کرتے ہیں اور اس رومیہ کے متعلق پنج طسوج یعنی ضلع کے جن کو نام ہیں طسوج النہر دان الاعلیٰ طسوج النہر دان الاوسط طسوج النہر دان الاسفل طسوج ماورایا طسوج باکسیا۔ اور ان لوٹدی غلاموں کے لیے جنمیں وہ انطاکیہ سے لایا تھا تنخواہ میں مقرر کر دیں۔ اور اون کا گران ایک اہواز کے نصرانی کو بھی مقرر کیا۔ تاکہ دین کی موافقت کی وجہ سے وہ اُس سے مانوس رہیں۔ رہے باقی شام اور مصر کے شہر۔ سوا اونمیں غطیانوس نے کسریٰ کو بہت روپیہ دیکر مول لے لیا۔ اور ہر سال اس امر کے عوض میں خراج دینا مقرر کیا کہ نوشیروان پہر اوس کے ملک پر تاخت نہ کرے۔ چنانچہ رومی ہر سال اوسے خراج برابر دیتے رہے۔

۱۵۹۔ نوشیروان کے فتوحات خزر میں اور پہر نوشیروان روم سے خزر کی طرف جبکا۔ اور ہیاطلہ اور ماوراء النہر پنج تک اور رسول اللہ کی ولادت اوس کے عم میں۔ لایا۔ اور اپنی رعایا کا اون سے انتقام لیا۔

پہر مین کا قصد کیا۔ اور وہاں ہی قتل و تاراج کیا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور ہرقلہ سے ادھر وہاں سے لیکر بحرین اور عمان تک ملک فتح کر لیا۔ اور نعمان بن المنذر کو حیرہ پر مقرر کر کے اوس کی بڑی تعظیم و توقیر کی۔ اور پہر ہیاطلہ کی طرف کوچ کیا۔ کہ اپنے دادا فیصد زکا اون سے انتقام لے۔ اس سے پہلے ہی نو شیروان خاقان سے رشتہ مصاہرت کر چکا تھا۔ پہر نو شیروان ہیاطلہ کے ملک میں پہونچا۔ اور اون کے پادشاہ کو قتل کیا اور سارا شاہی خاندان نیست و نابود کر ڈالا۔ اور اوس سے بڑ بڑا آگے بلج اور ماوراء النہر تک پہونچا۔ اور اوس کا لشکر فرغانہ میں جا کر مقیم ہوا۔ پہر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور یرجان پر چڑھائی کی۔ پہر وہاں سے لوٹ کر مین پر لشکر بھیجا۔ اور حبشیوں کو قتل کر کے وہ ملک اون سے لے لیا۔ اس نے کل اڑتالیس برس اور ایک روایت کے بموجب سینتالیس برس حکومت کی۔

رسول اللہ صلم اسی کے اخیر زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ عبدالمدین عبدالمطلب رسول اللہ کے والد ماجد بھی اسکے جلوس کے ۲۴ سالہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور خود رسول اللہ صلم ۲۲ سالہ میں تولد ہوئے تھے۔

۱۶۰۔ منذر ابن منذر اور نعمان ابن اسود اور ابو عیفر ہشام ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ شاہان اور منذر ابن امر القیس اور عمرو بن المنذر کی بادشاہی فارس کی طرف سے اسود ابن منذر کے بعد اوسکا بہائی منذر ابن منذر ابن نعمان عرب کا حاکم ہوا۔ اور سات برس حکومت کی پھر اوسکے بعد نعمان ابن الاسود چار سال حکومت کرتا رہا۔ پھر اوسکے بعد ابو یعفر بن علقمہ ابن مالک ابن عدی اللغمی تین برس حاکم رہا۔ پھر منذر ابن امر القیس الکندی ہوا۔ جس کا لقب ذوالقرنین (دو کا کلون والا) اس سبب تھا کہ اوسکی دو کا کلین تھیں اور اسکی ملن کو مارا سما

کہتے تھے۔ اور اوس کا نام تھا ماویہ بنت عمرو بن جیشم بن النمر بن قاسط۔ اس نے انچاس برس بادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد عمرو بن المنذرؓ رسولہ برس بادشاہ رہا۔ اس کی حکومت کے آٹھ برس اور آٹھ مہینے کے بعد رسول اند صلعم پیدا ہوئے۔ اس وقت نوشیروان کی حکومت تھی اور اسی سال ابرہہ ہاتھی اور فوج لیکر مکہ پر آیا تھا۔

۱۶۱۔ نوشیروان کی فوج کی تاخت مرثدہ پہ جب یمن کا ملک کسری کے مطیع ہو گیا برا اور اوس کے عدل کی ایک کہانی۔

تو اوس نے بلاد ہند کے جزیرہ سراندیب پر جو جواہرات کا ملک ہے اپنے ایک سپہ سالار کو بہت لشکر دیکر روانہ کیا۔ اوس سپہ سالار نے اوس کے بادشاہ سے لڑاکر اوسے قتل کر دیا۔ اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں سے کسری کے پاس بہت مال و اسباب اور کثرت سے جواہر لے گیا۔

بلاد فارس میں پہلے شغال نہ تھے۔ کسری نوشیروان کے زمانہ میں ترکوں کے ملک سے یہ فارس میں آئے کسری کو یہ بہت ناگوار گذرا۔ اور موبد موبدان کو بلایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ یہ دزد بخوہنے سنا ہے کہ ہمارے ملک میں آئے ہیں۔ اور یہ بڑے تعجب کی

بات ہے۔ اس کا کیا بندوبست کیا جائے۔ موبد موبدان نے کہا۔ کہ میں نے اپنے فقہا سے سنا ہے وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جب کسی ملک میں عدل سے ظلم کا

پلہ بہاری ہو۔ اور وہاں لوگ ظلم کرتے ہوں۔ تو اوس ملک پر دشمنوں کے حملے ہوا

کرتے ہیں۔ اور ایسی ہی بلائیں اوس پر آتی رہتی ہیں۔ کہ جنہیں وہ لوگ پسند نہیں

کرتے۔ اسی میں کسری کو خبر آئی۔ کہ ترکوں کے چند لوگ مجتمع ہو کر اوس کی سرحد پر

چڑھ کر آئے ہیں۔ اس لیے اوس نے وزرا اور عمال کو حکم دیا۔ کہ عدل سے سر مو

تجاوز نہ کریں۔ اور ہر کام میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھیں۔ جب اس حکم کے مطابق

تعمیل ہوئی۔ تو اسہ تعالیٰ نے اوس کے ملک سے بغیر لڑائی کے ہی اوس کے دشمنوں کو  
پہر دیا۔ اور لڑائی کرنا ہی نہ پڑی۔

## نوشیروان کے معاملات ارمینہ اور آذربائیجان میں

۱۲۲- ارمینہ پر نوشیروان کا قبضہ اور شہر  
اسقاط باب الابواب منجیل باب اللان اربیل  
کے قبضہ میں تھا۔ اور کچھ حصہ خزر رون کے  
داخل میں تھا۔ اور اس واسطے قباو نے اس سمت  
کا آباد کرنا۔

میں ایک دیوار بنوا دی تھی۔ کہ اوس سے دشمن کی ردگ ہوتی رہی۔ جب وہ مر گیا  
اور بیٹا پادشاہ ہوا۔ اور اوس کی حکومت قوی ہو گئی تو وہ فرغانہ اور برجان کو گیا۔ پھر  
جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو اوس نے شہر شہر ان شہر مسقط اور شہر باب الابواب  
آباد کیا۔ اس کا نام باب الابواب اس وجہ سے رکھا۔ کہ یہ شہر پہاڑ کی گھاٹیوں اور آستانوں  
میں بتا ہے۔ اور جن لوگوں کو اوس نے یہاں آباد کیا۔ ان کا نام سیاگیں رکھا۔ اور  
ان شہروں کے سوا اور شہر بھی بساے۔ اور اس باب الابواب کے ہر دروازے  
کے واسطے ایک ایک قصر نگین بنایا۔ اور خزران کے ملک میں شہر سفید بسایا۔  
اور اوس میں سفد اور اہل فارس کو آباد کیا۔ اور باب اللان کو بھی آباد کیا۔ اور ارمینہ میں سے  
جو علاقہ رومیوں کے قبضہ میں تھا وہ سب اون سے چھین لیا۔ اور شہر اربیل بسایا۔  
اور کتنے ہی قلعے بنائے۔

۱۲۳- ترکستان اور فارس کے  
در بیان نوشیروان کا دیوار بنوانا  
اور خاقان ترک کو خطوط لکھے اور اوس سے صلح کر لی  
اور اوس کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور اپنی بیٹی اوس سے

دی۔ لیکن درحقیقت وہ لڑکی جو کسریٰ نے خاقان کو بھیجی تھی وہ اوسکی بیٹی نہ تھی بلکہ ایک لڑکی تھی جو اوس کی کسی عورت نے لیکر پال لی تھی۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ وہ اوس کی بیٹی ہی تھی۔ مگر ترکوں کے پادشاہ نے اپنی بیٹی ہی دی تھی۔

اور یہ دونو آئے اور ایک دوسرے سے ملاقات کی۔ نوشیروان نے اپنے معتبرین میں سے چند آدمیوں کو مقرر کیا کہ ترکوں کے لشکر کے ایک سمت میں گس جائیں اور وہاں آگ لگا دیں۔ تب اونہوں نے ایسا کیا۔ تو خاقان نے اس کی شکایت کی۔ نوشیروان نے کہا۔ اس بات کا مجھ کو علم نہیں۔ چند روز کے بعد پھر نوشیروان نے ایسا ہی کیا۔ اس سے ترکوں کا پادشاہ ناراض ہوا۔ مگر نوشیروان نے رفتی و طاقت کے ساتھ اسے ٹال دیا۔ اور عذر کر دیا۔ پھر نوشیروان نے اپنے لشکر کے ایک سمت میں آگ لگوا دی۔ جہاں کچھ گھاس کچھ پھوپھے ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو خاقان سے نوشیروان نے اس کی شکایت کی۔ اور کہا۔ کہ تو نے جو مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ اوس کا بدلہ ہی تو نے کر دیا یا خاقان نے قسم کھائی۔ کہ میں نے تو ایسا نہیں کیا ہے مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے۔

اس پر نوشیروان نے اوس سے کہلا بھیجا۔ کہ ہمارے اور آپ کے لشکروں کو ہماری آپ کی صلح ناگوار گزری ہے کیونکہ صلح کے زمانہ میں نہ تو اون کو بڑی بڑی تنخواہیں ملتی ہیں اور نہ لوٹ کے مال ملتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لشکروں کے لوگ کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ دفساد نہ کر بیٹھیں جس سے ہمارے آپ کے دلون میں بغض پیدا ہو جائے اور پھر ہر پہلی ہی عداوت کہنے لگیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے اور اپنے ملک کے درمیان ایک دیوار بنوا دوں۔ اور اوس میں دروازے



لگا دے جائیں۔ کہ دہ بھی شخص ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر آئے جائے جسے  
 میں اور آپ آنے جانے کی اجازت دیں۔ خاقان نے اس بات کو قبول کر لیا۔  
 اس واسطے نوشیروان نے ایک دیوار بنوائی جو سمندر سے پہاڑ کی چوٹیوں تک  
 چلی گئی۔ اور اس دیوار میں آہنی دروازے لگوائے اور ان پر دربان مقرر کیے۔  
 کسی نے خاقان سے یہ بھی کہا تھا۔ کہ نوشیروان نے تجھے دغا دی۔ اور تجھے  
 اپنی بیٹی نہیں دی ہے اور اپنے ملک کی بھی تجھ سے حفاظت کر لی ہے۔ مگر  
 باوجود اس کے خاقان نوشیروان کا کچھ بھی نہ کر سکا اور خاموش رہتا پڑا۔  
 اور نوشیروان نے چاروں طرف سردار مقرر کر دئے تھے۔ ادن میں سے  
 صاحب السیر اور فیلان شاہ اور کروستق و غیرہ تھے۔ پھر ارمینہ اس وقت سے  
 ظہور اسلام تک برابر اہل فارس کے قبضہ میں رہا۔ اس وقت کتنے ہی سیاسی  
 یا سیاسیگین نے اپنے قلعوں اور شہروں کو چھوڑ دیا تھا۔ اور وہ مقامات خراب و  
 ویران ہو گئے تھے۔ اور رومی اور خزر لوگوں نے ادن پر قبضہ کر لیا تھا۔ پھر  
 اس حالت میں اسلام کا ظہور ہوا۔

## واقعہ فیل

۱۶۴- ابرہہ کا صنعا میں قلعہ بنوانا اور خانہ  
 کعبہ کو گرانے کے ارادہ سے روانہ ہونا۔  
 جب ابرہہ کی حکومت کو یمن میں ایک مدت  
 ہو گئی۔ اور اسے وہاں خوب استقلال  
 ہو گیا۔ تو اس نے وہاں صنعا میں قلعہ بنوایا۔ جو ایک کنبہ ہے جس کے مثل  
 کعبہ اس زمانہ میں نظر نہیں آتا تھا۔ پھر اس نے نجاشی کو لکھا۔ کہ میں نے تیرے  
 واسطے ایسا ایک کنبہ بنوایا ہے کہ جس کا کعبہ کی طرح نہیں ہے اور اسی پر میں عت

نہیں کرونگا۔ بلکہ عرب کے حجاج کا میں اسی کو زیارت گاہ بنا دوں گا۔ جب اس بات کی عربوں میں شہرت ہوئی تو نساء کے بنی فقیہ قبیلہ کے ایک شخص کو غصہ آیا۔ اور وہاں کینسہ میں آکر ہگ گیا۔ اور پھر اپنے لوگوں میں جلا گیا۔ اس بات کی ابرہہ کو خبر دی گئی۔ اور لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ یہ کام مکہ کے اوس خاندان کا ہے جن کے پاس لوگ حج کو جایا کرتے ہیں۔ انہوں نے جب سنا۔ کہ حجاج کے لیے یہ مقام مزار بنایا جائیگا۔ تو انہیں غصہ آگیا۔ اور یہ حرکت بیان کر گئے۔

اس سے ابرہہ کو نہایت غصہ آیا۔ اور قسم کھائی۔ کہ میں کعبہ کو جلاؤنگا۔ اور اسے منہدم کر دوں گا۔ اور حبشیوں کو تیار کر کے وہاں سے روانہ ہوا۔ اور ایک ہاتھی بھی محمود نام اس کے ساتھ تھا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کے ساتھ تیرہ ہاتھی تھے جو محمود کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ مگر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فیصلہ بیغہ و احسان کیا ہے۔ اس سے مطلب بڑے ہاتھی محمود سے ہے۔ ہاتھیوں کی تعداد کی نسبت مختلف روایتیں ہیں۔

۱۶۵۔ ذونفر اور نفیل کا تعرض راستہ میں اور ابو غالب جب ابرہہ روانہ ہوا۔ تو عربوں نے سنکر اس پر جہاد کرنا ضروری سمجھا اور اشراف یمن میں سے ایک شخص ذونفر نام اس کے آگے آیا۔ اور لڑائی میں شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اور ابرہہ نے چاہا کہ اسے قتل کر دے مگر غالب اس مہم کے انجام دے لینے تک اسے قید رکھ چھوڑا۔ پھر آگے بڑھا تو راستہ میں ایک اور شخص نفیل بن حدیب الخثعمی نکل کر اس سے لڑا۔ اور شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اور ابرہہ سے راستہ بتانے کے وعدہ پر رہائی پائی۔ جب ہوتے ہوتے ابرہہ طائف میں آیا۔ تو نفیق نے اسے اپنا ایک شخص ابو غالب راستہ بتانے

کے واسطے ہمراہی میں دیا۔ جب یہ معس میں آیا تو وہاں مر گیا۔ اس جگہ عرب لوگ  
ابو رغال کی قبر پر پتہ مارا کرتے ہیں۔ یہ اسی شخص کی قبر ہے جس پر پتہ مارے  
جاتے ہیں۔

۱۶۶۔ اسود کا مکہ والوں کے اونٹ لیجانا پہر ابرہہ نے اسود ابن مقصود کو مکہ کی طرف  
اور صالحہ کا عبد المطلب کے پاس آنا۔ بھیجا۔ اور وہ وہاں کے لوگوں کے اونٹ  
وغیرہ بکڑ لے گیا۔ اور انہیں کے ساتھ عبد المطلب بن ہاشم کے بھی دو سو  
اونٹ لے گیا۔ پہر ابرہہ نے ایک اونٹن صراط الحمیری کو مکہ کو بھیجا۔ اور کہا قریش  
کے سردار سے کہو۔ کہ میں تم سے لڑنے کے لیے نہیں آیا ہوں۔ میں آیا ہوں۔  
کہ صرف دیت کو گرا دوں۔ اگر تم اس کے گرانے میں میری مزاحمت نہ کرو تو میں  
تم سے کچھ نہ کمون گا۔ جب یہ بات اس نے عبد المطلب سے کہی۔ تو انہوں  
نے کہا۔ والد ہم اس سے لڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ تو بیت اسد اور بیت ابراہیم  
ہے اگر خدا کو اس کی حفاظت منظور ہوگی۔ تو وہ آپ اس کی حفاظت کرے گا  
وہ اس کا گہرا اور اس کا حرم ہے۔ اور اگر اس سے یہ منظور نہیں تو ہم میں اس کے  
بچاؤ کی کچھ طاقت نہیں ہے۔

۱۶۷۔ عبد المطلب کا ذوق اور انیس کی بھانجی اس پر جناح نے اون سے کہا۔ تو میرے  
سے ابرہہ کے پاس جانا اور اس سے صرف ساتھ پادشاہ پاس چلو اس واسطے عبد المطلب  
اونٹ مانگنا اور خانہ کعبہ کے لیے کچھ نہ کہنا اس کے ساتھی گئے۔ اور پادشاہ کے لشکر میں  
ہو پہنچے۔ اور وہاں جاکر ذی نھر کا پتا پوچھا۔ جو اون کا دوست تھا۔ لوگوں نے بتا دیا  
کہ وہ فلان جگہ مجلس میں ہے عبد المطلب نے اس سے پوچھا۔ کہ اس معاملہ میں

تو ہماری کچھ مدد کر سکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ایک قیدی کیا مدد کر سکتا ہے۔ جو ایک پادشاہ کے ہاتھ میں مقید ہے جب چاہے وہ اوسے مار ڈالے۔ ہاں البتہ انیس جو ہاتھوں کا سردار ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اوس سے میں کچھ کہتا ہوں۔ اور تیرے درجہ کا حال بیان کرتا ہوں۔ اور اوس سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تجھے پادشاہ تک پہنچا دے۔ اور جو تو چاہتا ہے وہ اوس سے کہ لے اور اگر ممکن ہو تو تیری کسی قدر سفارش کر دے۔ عبدالمطلب نے کہا بس اتنا ہی کافی ہے۔ اوس نے انیس کو بلایا جب وہ آیا تو اوس سے عبدالمطلب کی سفارش کی۔ اور کہا۔ کہ یہ قریش کا سردار ہے۔ انیس نے ابرہہ سے ذکر کیا اور کہا کہ یہ قریش کا سردار ہے۔ اور تجھے ملنا چاہتا ہے۔ ابرہہ نے اونہیں اپنے پاس بلالیا۔

عبدالمطلب ایک بڑے توانا اور خوبصورت جوان تھے۔ جب ابرہہ نے دیکھا تو اوس کے دل میں ادن کی عظمت بیٹھ گئی۔ اور اوس نے ادن کی تعظیم کی۔ اور سخت سے اتر پڑا۔ اور فرش پر ادن کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اور اپنے برابر اونہیں بٹھا لیا۔ اور ترجمان سے کہا۔ کہ پوچھو آپ کیا چاہتے ہیں۔ ترجمان نے ادن سے پوچھا تو عبدالمطلب نے کہا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے دو سواونٹ جو لے لئے ہیں وہ واپس دلائے جائیں۔ ابرہہ نے ترجمان سے کہا۔ ان سے کہ دو۔ کہ میں نے آپ کی صورت جب دیکھی تھی تو آپ کو بت اچھا سمجھاتا۔ لیکن جب آپ سے میری بات چیت ہوئی تو وہ عظمت جو آپ کی طرف سے میرے دل میں تھی وہ جاتی رہی آپ نے اپنے اونٹوں کا مجھ سے سوال کیا۔ اور جو آپ کا اور آپ کے آبا و اجداد کا دین ہوا اسکا کچھ سوال نہ کیا جسکے گرانے کے لئے میں آیا ہوں عبدالمطلب نے کہا۔ میں تو

اونٹوں کا مالک ہوں۔ اور اس بیت کا مالک پروردگار ہے۔ وہ اوس کی خود حفاظت کر لیا۔ ابرہہ نے کہا۔ وہ تو مجھ سے اوس کی حفاظت نہ کرے گا۔ اور حکم دیا۔ کہ ان کے اونٹ دلائے جائیں۔

جب اونٹوں نے اونٹ لے لیے۔ تو اون کے گلے میں جوتیان ڈالیں اور اون کو ہدیہ اور قربانی کے طور پر حرم میں چھوڑ دیا کہ ادن میں سے کچھ کہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آجائے۔

۱۶۸۔ عبدالمطلب کی مناجات اور قریش کا جب عبدالمطلب قریش کی طرف لوٹ کر پہاڑوں میں جا چھپنا۔ آئے۔ تو انہیں اس معاملہ کی خبر دی۔

اور اون سے کہا۔ کہ مکہ سے نکل کر چلے جائیں۔ اور حبش کے ظلم کے خوف سے پہاڑوں کی چوٹیوں پر جا چھپیں پھر عبدالمطلب کعبہ کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑ کر کھڑے ہوئے اور چند اور لوگ بھی قریش کے اونٹوں کے ساتھ ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور ابرہہ کے مقابلہ میں اوس سے مدد چاہی۔ اور عبدالمطلب نے حلقہ باب کعبہ کو پکڑے پکڑے یہ مناجات کی۔

يَا رَبِّ لَا أَرْجُو لَهُمْ سِوَاكَ | يَا رَبِّ فَاْمَنْعْ مِنْهُمْ حِمَاكَ

اے پروردگار! مجھ کو تیرے سوا اور کسی کو امید نہیں۔ تو ہی اے پروردگار اپنی چیز کو ادن جانیوں سے بچا

اِنَّ عَدُوَّ الْبَيْتِ مِنْ عَادَاكَ | اَمْنَعْمُ اَنْ يَخْرُبُوْا اَيْتَاكَ

بیت کا دشمن وہ ہی شخص ہے جو تیرا دشمن ہے | اس سے تو انہیں روک کہ وہ تیرے عین کو تباہ نہ کریں

اور یہ بھی مناجات کی۔

لَا هُمْ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ | رَحْلًا فَاْمَنْعُ بِرَحَالِكُمْ

اے اللہ ہر ایک بندہ اپنے گھر کی چیزوں کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے گھر کی چیزوں کی حفاظت کر

|                                                                                                         |                                        |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------|
| لَا يَنْصَلِبَنَّ صَلِيبَهُمْ                                                                           | وَحَالَهُمْ اَبَدًا اَحْالَكَ          |
| ایسا ہرگز نہ کہہ اوند کی صلیب غالب ہو جائے۔ اور اوند کی قوت تیری قوت پر ہی غالب آجائے                   |                                        |
| وَلَكِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ                                                                             | اَمَرٌ تَنْتَهَمُ بِهٖ فَعَالَكَ       |
| اور اگر تو نے ایسا کر دیا۔ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایسا کام ہے۔ جس سے تیرے کام پورے ہوتے ہیں                  |                                        |
| اَنْتَ الَّذِي اِنْ جَاءَ بَاغٍ                                                                         | تَوَجَّيْتُ لَهُ فَاِنَّكَ             |
| تو ہی وہ شخص ہے کہ اگر کوئی باغی آئے تو اس کے دفع کی ہم تجھے ہی امید کر سکتے ہیں جہاں یہ ایسا ہی قوت ہے |                                        |
| وَلَمْ يَجْزِ اِسْوٰى                                                                                   | خِزْيٍ وَتَهْلِكُمْ هٰذَا لَكَ         |
| اور نہیں ذلت و خواری کے سوا اور کچھ نہیں ملا۔ تو اوند میں دہین ہلاک کر ڈال ۛ ۛ ۛ                        |                                        |
| كَلَّا اَسْتَمِعُ يَوْمًا يَّارُ                                                                        | جَسَ مِهْمٌ يَّبْغُو اِتِّنَا لَكَ     |
| میں نے اوند سے زیادہ اخیث کہی کسی کو نہیں سنا۔ انہیں تو دیکھو وہ تجھ سے لڑنا چاہتے ہیں۔                 |                                        |
| جَزُوْا جَمُوْعًا يَّادِهِمْ                                                                            | وَالْفَيْلُ كِيْ تَسْلُبُوْا عِيَالَكَ |
| اور اپنے ٹکڑے لوگوں کو اور ہاتھوں کو بیان لے آئے ہیں۔ کہ تیرے عیال کو لوٹدی غلام بنا کر لجا میں         |                                        |
| عَمَّا وَاِحْمَالِكِ يَّكِيْلِهِمْ                                                                      | جَهْلًا وَّمَادَقُبُوْا اَجْلَالَكَ    |
| اور نہ تو راہ جہالت تیرے تنگ و ناموس کی تخریب کا ارادہ کیا ہے۔ اور تیرے جلال کا کچھ نہایت نہ کیا        |                                        |
| اِنْ كُنْتَ تَادِرُكَهُمْ                                                                               | وَكَعْبَتَا فَاَمْرٌ بَدَّ لَكَ        |
| اگر تو اوند میں اور ہمارے کعبہ کو چھوڑ دینا چاہا تو وہ اس کے ساتھ کریں تو جیات ہوگی وہ تجھ پر ظاہر ہے   |                                        |
| پھر عبدالمطلب نے باب کعبہ کے حلقہ کو چھوڑ دیا۔ اور وہ اور اوند کے ساتھی قریش پہاڑوں                     |                                        |
| کی گھاٹیوں میں جا چپے اور انتظار کرنے لگے۔ کہ جب ابرہہ مکہ میں آئے تو دیکھیں کہ                         |                                        |
| کیا کرتا ہے۔                                                                                            |                                        |

۱۶۹۔ ابرہہ کی اور اس کے لشکر کی جب صبح ہوئی تو ابرہہ نے مکہ میں جانے کی تیاری کی

تباہی اور نفیل کے اشعار اور اپنے ہانی کو جس کا نام محمود تھا تیار کیا۔ اور ابرہہ کا

کامل ارادہ ہو گیا کہ بیت کو گرا دے اور بین کو لوٹ جائے۔ جب اونہوں نے ہانی کو

سیدھا کیا۔ تو نفیل بن حبیب انھیں آگے آیا۔ اور اس کے کان پکڑے۔ اور کہا

محمود لوٹ جا۔ جہاں سے تو آیا ہے وہیں تیرا لوٹنا چاہیے۔ یہ اس کا شہر اور حرم ہے

پہر اس کے کان چوڑے۔ ہانی اس پر زمین پر پڑ گیا۔ اور نفیل کو کہہ پڑا دن کا جانا

سب سے ناگوار ہوا۔ اور پہاڑوں پر چلا گیا۔ اون لوگوں نے ہانی کو مارا۔ مگر وہ آگے

نہ بڑھا۔ لیکن جب بین کی طرف کوچ کیا۔ تو کھڑا ہو گیا۔ اور دوڑ چلا۔ شام کی طرف چلایا

تو یہی چلا مشرق کو چلایا تو یہی اسی طرح چلا۔ پر جب مکہ کو چلایا تو ہر زمین پر گر گیا۔

پہر اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول سمندر سے بھیجے۔ جو حطاف (یا پرستو یعنی ابابیل)

کی طرح کے جانور تھے ہر ایک پرندہ کے پاس تین تین پتھر تھے۔ ایک جو پنج میں اور

دو پنج میں۔ وہ پتھر اونہوں نے اونکے مارے یہ پتھر اتنے اتنے بڑے تھے

جتنا بڑا اپنے کا یا مسور کا دانہ ہوتا ہے۔ اور پتھر جس کے لگتا وہ مر جاتا تھا۔

پہر اللہ تعالیٰ نے اون پریل بھیجا۔ جس نے اونہیں لیجا کر سمند میں ڈال دیا۔ اور پنج

گئے وہ ابرہہ کے ساتھ بہا گئے اور جدہ پر آئے تھے اس راستہ پر دوڑ چلے۔ اور

نفیل کو پکارنے لگے۔ کہ اون کو میں کارا ستہ بتائے یہ دیکھ کر نفیل نے جب اللہ تعالیٰ

کا یہ عذاب اون پر دیکھا تو کہا۔

اِنَّ الْمَغْضُوْبَ وَالْمُتَالِبِ  
وَالْاَشْرَمَ الْمَغْلُوْبَ غَيْرَ الْغَالِبِ

اب کمان بھاگے جاتے ہو خدا اس وقت تمہیں ڈھونڈ رہا ہے۔ اور اشرم مغلوب ہے غالب نہیں ہے





اوس کا تابع ہو گیا۔ اور حبشیوں نے اون کی عورتیں گہر دن میں ڈال لین۔ اور مردوں کو مار ڈالا۔ اور اون کے بیٹوں کو اپنے اور عربوں کے درمیان ترجمان مقرر کیا۔

۱۷۱۔ عبدالمطلب اور ابوسعود ثقفی کا حبشیوں کے جواہر اور سونا لینا اور عربوں میں قریش کے اہل السمو نے کی شہرت اور چمچک وغیرہ اور عبدالمطلب صبح ہی صبح پہاڑ پر سے اتر کر آئے۔ کہ دیکھیں حبشی کیا کر رہے ہیں۔ اس کی نسبت عرب کے خیالات۔

وقت اون کے ساتھ ابوسعود ثقفی بھی تھا۔ تو اون دونوں نے آدمیوں کے چلنے پہرنے کی کوئی آہٹ نہ سنی۔ اس واسطے عبدالمطلب حبشیوں کے لشکر میں گئے دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہ لوگ تو مرے پڑے ہیں۔ پھر عبدالمطلب نے دو گڑھ کھدوائے اور اون میں جو سونا اور جواہرات اون کے اور ابوسعود کے تھے اونہیں بھرا دیا اور لوگوں میں جا کر ندا کی۔ جس سے وہ لوٹ کر آئے۔ اور جو کچھ ان دونوں نے چیزیں لے لی تھیں اون سے جو باقی بچ رہی تھیں وہ اونہوں نے اگر لے لین اس سے عبدالمطلب خوب مالدار ہو گئے۔ اور اپنی اخیر عمر تک خوب تو نگر رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نسیل ہیجا۔ اور اوسمیں ہو کر حبشیوں کی لاشیں سمندر میں چلی گئیں۔ اکثر اہل سیر نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ کسرا اور چمچک عرب کے ملک میں اسی سال کے بعد سے دکھائی دی ہے۔ اور ایسے ہی یہ بھی اونہوں نے لکھا ہے کہ عشرہ (آگ کا درخت) اس کے درمیں (چریتہ) بھی عرب میں پہلے نہ تھا یہ درخت بھی اسی سال کے بعد ہوئے ہیں۔ لیکن یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کی کچھ سند نہیں۔ یہ امراض اور اشجاء قبل فیل کے بھی اوس زمانہ سے وہاں موجود تھے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تھا۔  
 غرض جب اللہ تعالیٰ نے کعبہ سے حبشیوں کو پھیر دیا۔ اور اون پر یہ مصائب نازل  
 ہوئیں تو عربوں کے نزدیک قریش کا بڑا درجہ ہو گیا۔ اور اون میں فہرت ہو گئی۔ کہ وہ  
 اہل الہدیین۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونکے عوض اون کے دشمنوں کو مارا ہے۔  
 پہر یکسو مہی مر گیا۔ اور اوس کے بعد اوس کا بھائی مسروق پادشاہ ہوا۔

## حبشیوں کا مین سے اخراج اور حمیرون کی مکر پر پادشاہی

۱۶۲۔ مسروق کی مین بادشاہی اوصیف  
 کا کسریٰ کے پاس مدد کے لیے جانا۔  
 جب یکسو مہی مر گیا۔ تو اوس کا بھائی مسروق بن  
 ابرہہ پادشاہ ہوا اپنی شخص ہے جسے دہزرنے  
 آکر قتل کیا ہے۔ جب مین والوں پر حبشیوں کی طرف سے بڑی سختی ہوئی۔ تو سیف  
 بن ذی یزن مین سے نکلا۔ جس کی کنیت ابو مرہ اور ایک روایت مین چرکہ ذی یزن  
 ابو مرہ تھی۔ اور رفتہ رفتہ وہ قیصر کے پاس پہنچا۔ اور کسریٰ کے پاس اس واسطے  
 نہ گیا۔ کہ اوس نے اوس کے باپ کے ساتھ نصرت دینے میں لیت دلعل کیا تھا۔  
 کیونکہ اس کا باپ کسریٰ نوشیروان کے پاس اوس وقت گیا تھا جب کہ اوس کی عورت  
 حبشیوں نے چمین لی تھی۔ اور کسریٰ سے اوس نے حبشیوں کے مقابلہ میں مدد مانگی  
 تھی۔ کسریٰ نے اوس سے وعدہ ہی کیا تھا۔ اس وعدہ کے سبب سے وہ وہاں  
 ٹھہرا۔ اور اسی انتظار میں کسریٰ کے دروازہ پر ہی مر گیا۔ اس زمانہ میں اوس کا بیٹا سیف  
 اپنی ماں کے پاس ابرہہ کے سایہ میں پرورش پاتا تھا۔ اور یہ جانتا تھا کہ ابرہہ ہی  
 اوس کا باپ ہے ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی۔ اور اوس کے

باپ کو بھی بُرا بھلا کہا۔ توسیف نے اپنی مان سے جا کر اپنے باپ کا حال پوچھا۔ تب اوس نے بہت گفتگو کے بعد اسے اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ پہرہ بھی سیف ایک مدت تک وہیں رہا۔ اور اسی میں بارہہ اور یکسو مری گئے۔

پہرہ قصہ کے پاس گیا۔ مگر روم کے پادشاہ نے چونکہ وہ جیشیوں کے ہم مذہب تھے اسے مدد دینا پسند نہ کیا۔ اس لیے وہ کسریٰ کے پاس آیا۔ اور ایک رزواؤ کی سواری کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ تیرے پاس میری میراث ہے کسریٰ نے اپنے دربار میں جا کر اسے بلایا۔ اور پوچھا کہ تو کون ہے۔ اور کیسی تیری میراث ہے۔ سیف نے کہا۔ میں اوس شیخ یانی کا بیٹا ہوں جس سے تو نے نصرت کا وعدہ کیا تھا۔ اور وہ اس وعدہ کے ایفاء کے انتظار میں تیرے دروازہ پر ہی مر گیا۔ یہ وعدہ میرا حق ہے اور وہ ہی میری میراث ہے۔ اس پر کسریٰ کے دل میں رحم آگیا۔ اور کہا تیرا ملک بہت دور ہے۔ اور کچھ ایسی زرخیز جگہ بھی نہیں ہے اور راستہ بڑا خراب ہے اور پہرہ اسے کچھ درہم بھی عطا کیے۔ لیکن جب یہ دربار سے لوٹا تو اس نے وہ درہم شمار کر دئے۔ اور لوگوں نے لوٹ لیے۔ کسریٰ نے جب سنا تو اس سے پوچھا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ سیف نے کہا۔ میں یہاں روپیہ پیسا لینے کو نہیں آیا ہوں۔ میں تو یہاں سے (سپاہ کے) آدمی لینے کو آیا ہوں اور اس واسطے آیا ہوں۔ کہ پادشاہ مجھے ذلت و خواری سے بچا دے۔ میرے یہاں سونے چاندی کے پہاڑ کھڑے ہیں۔ میں سونے چاندی کو لیکر کیا کرونگا کسریٰ کو اس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور دل میں کہا۔ کہ یہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بھی بڑا کہ یہ اپنے ملک کے حال سے واقف ہے۔

۱۶۳۔ کسری کا سیف بن ذی یزن کے پہر کسری نے اوس کے ساتھ لشکر بھیجنے میں ساتھ دہنر کو بھیجتا۔ اپنے وزیر اسے مشورہ لیا۔ موبد موبدان

نے کہا۔ اے پادشاہ یہ لڑکا تیرے یہاں آیا ہے اور اس کا باپ بھی تیرے دروازے پر مر گیا ہے اس لیے اوس کا حق ہے۔ اور تو اوس سے پہلے نصرت کا بھی وعدہ کیا تھا۔ تیرے قید خانہ میں بہت جوان مرد اور بہادر لوگ قید پڑے ہیں۔ اگر اوس لوگوں کو اس کے ساتھ بھیجا جائے تو بہت اچھا ہوگا کیونکہ اگر اوس کی فتح ہوگی تو وہ پادشاہ کی فتح ہوگی اور اگر وہ مارے گئے تو پادشاہ کو بھی اون سے کھٹکا جاتا رہیگا۔ اور اوس کے ملک والوں کو چین ہو جائیگا۔ کسری نے کنا بیشک یہ بات بہت اچھی ہے۔ اس واسطے اوس نے قیدیوں کو شمار کرایا تو آٹھ سو آدمی وہاں جانے کے لائق نکلے۔ پہرا اوس نے اپنے سرداروں میں سے اون پر ایک سردار مقرر کیا جس کا نام دہنر تھا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ یہ شخص بھی قیدیوں ہی میں سے تھا۔ کسری اوس سے کچھ ناراض ہو گیا تھا اور کسی جرم کے سبب سے اوسے قید کر دیا تھا۔ یہ ایسا بہادر تھا کہ ایک ہزار آدمی کے مقابلہ کو تیار ہو جاتا تھا۔ پہر کسری نے اونہیں آٹھ جہاز دئے اور سمندر کے راستہ سے اونہیں روانہ کر دیا۔ راستہ میں دو جہاز تو ڈوب گئے باقی جہاز ساحل حضور موت پر آکر اترے۔ اور ادھر ابن ذی یزن کے ساتھ ادبینی بھی کثرت سے آکر مل گئے۔

۱۶۴۔ دہنر کا مین مین اتر کر جہاز اور رسد جلا نا مسروق بھی ایک لاکھ حبشی اور حمیر اور عواب لیکر اوس کے سامنے آیا۔ اور دہنر نے سمندر کو اپنے پس پشت چھوڑا۔ اور جہازوں کو جلا دیا۔ کہ اوس کے ہمراہیوں کو ہالگ کر

جہازوں میں بچنے کی امید نہ رہے۔ اور جتنا کچھ سامان رسد تھا وہ بھی اوس نے جلا دیا۔ صرف اوس وقت جتنا کمانا تھا وہ کما لیا۔ اور جو کپڑے بدن پر تھے وہ بھی رکھے۔ اور اپنے آدمیوں سے کہدیا۔ کہ میں نے یہ سب اس لیے جلا دیا ہے کہ اگر حبشیوں کو فتح ہو تو یہ مال واسباب اودن کو نہ ملے اور اگر ہم کو فتح ہوگی۔ تو اس سے اضعا فاً مضاعفاً ہم کو ملے گی۔ اگر آپ لوگ میرے ساتھ رہ کر لڑنا چاہتے ہیں۔ اور لڑائی میں جگر اودن کے اخیر تک میدان میں رہنا منظور ہے تو تم سب مجھ سے کہو۔ اور اگر تم ایسا کرنا نہیں چاہتے ہو۔ تو میں اپنی تلوار اپنے پیٹ میں اس طرح گھسیٹتا ہوں کہ پار نکل جائے۔ اب بتاؤ کہ جب تمہارا سردار ایسا کرے تو تم اوس لحاظ میں کیا کرنا چاہتے ہو۔ سب نے بالاتفاق کہدیا کہ ہم تیرے ساتھ مریگے یا اوس وقت میدان سے ہٹنے کے مرجائیں یا فتح پالیں۔

پھر دھنر نے سیف بن ذی یزن سے پوچھا۔ کہ تو بتا تیرے پاس کیا ہے۔ کہا میں ایک عربی مرد عربی تلوار لیے موجود ہوں۔ اور تیرے پیر کے ساتھ میرا پیر ہے۔ مریگے تو ہم تم سب مریگے فتح پائینگے تو ہم تم سب فتح پائینگے۔ دھنر نے کہا۔ بس ایک الاضافہ کی بات تو نے کہی ہے۔ پھر سیف نے اپنی قوم کے لوگ جتنے اوس سے مل سکے اوس کے پاس جمع کر دئے جو لوگ کہ اوس سے اس وقت ملے تھے اودن میں سب سے اول بنی کندہ کے رکھا سکے تھے۔

۱۷۵- دھنر کا مسروق کو مار ڈالنا اور اہل فارس کی حبشیوں پر فتح۔  
جب یہ باتیں مسروق نے سنیں تو اوس نے بھی اپنے تمام لشکر کو جمع کیا اور دھنر نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ اور اودن کو حکم دیا۔ کہ اپنی کمانوں میں تیر رکھیں۔ اور کہا۔ کہ جب میں

حکم دون تو ایک طرف کو یکبارگی تیر مار دیتا۔ اور مسروق اتنا بڑا لشکر لیکر آیا۔ کہ اوس کے دونوں کناروں پر نظر نہیں آتے تھے۔ اور باقی پر سوار سپہ سالار رکے تھا۔ اور دونوں لشکروں کے درمیان بیضی کے برابر ایک یا قوت سب سے ٹکٹا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اوس کی فتح ہوگی۔ و ہز کی مینائی میں فرق آگیا تھا۔ اوس نے ہز کو لوگوں سے کہا۔ کہ مجھے دشمنوں کے سردار کو دکھا دو۔ کہا وہ ہے جو باقی پر سوار ہے۔ پھر وہ اسی میں گھوڑے پر سوار ہو گیا تو کہا کہ اب وہ گھوڑے پر سوار ہو گیا ہے پھر وہ خچر پر سوار ہوا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ اب وہ خچر پر سوار ہوا۔ و ہز نے کہا۔ اوس کی حکومت ذلیل ہو گئی۔ پھر و ہز نے کہا میری ابرو میں اٹھاؤ۔ جو بڑا ہاپے کے سبب سے اوس کی آنکھوں پر آ پڑی تھیں۔ تو وہ دونوں نے ہٹی باندھ کر اوس کی ابرو میں اوپر اٹھا دیں۔ پھر اوس نے ایک تیر اپنے قوس میں رکھا۔ اور کہا مجھے بتاؤ کہ مسروق کونسا ہے۔ لوگوں نے کہا وہ ہے۔ کہا دیکھو میں اوس کے تیر مارتا ہوں۔ اگر تم دیکھو کہ اوس کے آدمی اوس کے پاس جیسے تھے ویسے ہی کھڑے رہتے اور حرکت نہیں کی۔ تو تم ہی اوس وقت تک کھڑے رہو کہ میں تمہیں کچھ حکم نہ دوں۔ میرا تیر اوس کے نہیں لگا ہوگا۔ اور اگر تم دیکھو کہ اوس کے آدمی اوس پر گھر آئے۔ اور اوس کے پیچھے ہو گئے تو جان لینا کہ میرا تیر اوس کے جا لگا۔ تو تم اوس وقت حملہ کر دینا۔ پھر اوس نے تیر مارا۔ اور تیر اوس کی دونوں آنکھوں کے درمیان جا لگا اور اوس کی فوج نے بھی تیر مارے۔ اس سے مسروق اور اوس کے ساتھی کچھ مارے گئے۔ اور جبشی مسروق پر آگھرے۔ اور وہ اپنی سواری پر سے گر گیا اور اہل فارس نے حملہ کیا۔ دشمن کو کامل شکست ہو گئی۔ اور فارس والوں نے بے انتہا مال غنیمت لوٹا۔ پھر و ہز نے کہا عربوں کو مست مارو۔ سو دانین کو قتل کرو۔ اور اون میں سے ایک بھی زندہ مست چھوڑو۔ ایک اعرابی مسروق کے ساتھ کاہاگا۔ اور ایک

رات اور ایک دن برابر بھاگے چلا گیا۔ پہر منہ پھر کر اپنی ترکش میں دیکھا تو ایک تیر پڑا ہے تو کہا۔ کہ اتنی دور چلنے کے بعد تیر اب دکائی دیا۔ پہر دہنر آگے بڑھا اور رفتہ رفتہ صنعان پہنچا۔ اور بلا حین پر قبضہ کر لیا۔ اور مخالف (یعنی اضلاع حین) میں اپنے عامل بھیج دے۔

۱۷۶۔ حبشیوں کی یمن پر حکومت کی مدت یمن پر حبشیوں کی حکومت بہتر برس رہی۔ اور اون میں توارث ہوتا رہا۔ چار پادشاہ تخت نشین ہوئے۔ اریاطا پہر ابرہہ پہر یک سو پہر مسروق ابن ابرہہ بعض نے اون کی حکومت تہتر برس وغیرہ بھی بتائی ہے۔ مگر یہ اول ہی روایت صحیح ہے۔

۱۷۷۔ سیف ابن ذی یزن کی حکومت جب دہنر یمن کا مالک ہو گیا۔ تو اوس نے اور حبشیوں کا اوس سے قتل کرنا۔ کسریٰ کو یہ سب حال لکھ کر بھیجا اور بت مال

و دولت بھی اوس کو روانہ کی۔ کسریٰ نے اوسے حکم دیا۔ کہ سیف بن ذی یزن کو دمان کا پادشاہ کر دے۔ (لیکن بعض روایۃ نے بجائے سیف کے معدی کرب ابن سیف کا نام تحریر کیا ہے) اور اوسے یمن کا ملک حوالہ کر دے۔ اور کسریٰ نے اوس پر کچھ سالانہ جزیہ اور خراج مقرر کر لیا پھر دہنر نے اوسے پادشاہ کر دیا۔ اور کسریٰ کے پاس لوٹ گیا۔ اور سیف یمن میں اقامت گزین ہو گیا۔ اور حبشیوں کو قتل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ گر دیتا تھا۔ چند حبشیوں کے سوا تمام مرد اوسے جو باقی رہے اونہیں غلام بنالیا۔ اور اون کی دو جاعتیں کر لین۔ کہ وہ نیزہ لیے آگے چلتے تھے اس نے کچھ عرصہ تک حکومت کی۔ ایک روز جب وہ باہر نکلا۔ اور حبشی اپنے حربہ لیے آگے آگے چلے۔ تو اونہوں نے اوسے اپنے نیزوں سے مار کر مار ڈالا اس کی حکومت پندرہ برس رہی۔ اور ایک شخص حبشی نہیں سے نکل کھڑا ہوا دھین دانکو

قتل کرنے لگا۔ اور بڑا فساد ڈال دیا۔

۱۷۸۔ دہر کا کریمین بنانا جب کسریٰ کہ اسکی خبر ہوئی۔ تو اس نے چار ہزار آدمی دیکر دہر کو یمن کی طرف روانہ کیا اور وہاں کے والی - اور حکم دیا۔ کہ نہ کسی کا لے کو اور نہ کا لے کی عربی اولاد کو اور نہ کسی

ایسے شخص کو یمن میں زندہ چھوڑے جس میں کا لے کے خون کی کچھ شہرت ہو۔ دہر پر یمن کو آیا۔ اور وہاں داخل ہو کر اس نے کسریٰ کے حکم کی پوری پوری تعمیل کی۔ اور پھر کسریٰ کو سب حال لکھ بھیجا۔ کسریٰ نے اسی کو یمن کا عامل مقرر کر دیا۔ وہ کسریٰ کے ہی نام سے وہاں کا محاصل وصول کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو کسریٰ نے اس کے بیٹے مرزبان کو مقرر کر دیا اور جب وہ مر گیا۔ تو پھر تیمجان بن مرزبان کو پھر اس کے بعد جرجہ ابن تیمجان کو عامل کر دیا۔ پھر کسریٰ پر وزیر اس سے ناراض ہو گیا۔ اور جرجہ کو یمن سے طلب کیا۔ جب وہ فارس میں آیا۔ تو اس سے کوئی فارس کا سردار ملا۔ اور اس کے گلہ میں کسریٰ کے باپ کی تلوار ڈال دی۔ اس سے کسریٰ نے اس تلوار کی عزت کے باعث اسے قتل کرنے سے چھوڑ دیا۔ تاہم یمن سے اس سے معزول کر دیا۔ اور یمن پر باذان کو عامل کر کے بھیج دیا۔ اسی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا۔

ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ نوشیروان نے دہر کے بعد یزید نام ایک شخص کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا یہ بڑا قتال تھا۔ جب سوار ہوتا تو ایک شخص کو مروا دیتا۔ اور اس کے ملکہ دون کے بیچ میں ہو کر جاتا۔ نوشیروان مرہ سے تو یہ ہی یمن کا عامل تھا۔ اس کے بیٹے ہرمز نے اسے معزول کر دیا۔ شاہان فارس کی طرف سے جو یمن پر دالی رہے ہیں۔ ادن میں بڑا اختلاف ہے۔ مجھے اس کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا۔



## واقعہ فیل کے بعد قریش کے حالات

۱۷۹۔ قریش کی عظمت اور حرم ادرج کے تعلق سے جب اصحاب فیل کا وہ واقعہ ہو گیا جس کا ہم اوپر ذکر اپنی عظمت کے اظہار کے لیے ایجاد کرنا کر چکے تو عربوں میں قریش کی عظمت بڑھ گئی اور وہ کہنے لگے کہ قریش اہل اسد اور خدا کے بند ہیں۔ وہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اس واسطے قریش سب آپس میں جمع ہو گئے اور کہا کہ ہم حضرت ابراہیم کی اولاد اور اہل الحرم اور بیت کے والی اور مکہ کے رہنے والے ہیں کسی عرب کی منزلت اور رتبہ ہمارے برابر نہیں۔ اور عرب لوگ ہمارے برابر کسی کو نہیں جانتے ہیں۔ اس لیے چاہیے کہ ہم لاتیلاف اور بہائی چارے پر اتفاق کریں۔ اور یہ مقرر کریں کہ جو چیزیں چل کی ہیں انہیں ایسا منظم نہ رکھیں جیسی حرم کی ہیں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو عرب سے اور ہمارے حرم سے کم رتبہ میں ہو جائیں گے۔ اور کہنے لگے۔ کہ قریش جس طرح چل سے منظم ہیں اسی طرح حرم سے بھی منظم ہیں۔ اور اسی لیے اونہوں نے عرفہ میں دو حرم سے باہر ہے (وقوف اور عرفہ سے افاضہ یعنی لوٹ کر آنا) جھوٹا دیا۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کو جانتے اور اس کے مقرے تھے کہ یہ باتیں مشاعر اور ج اور دین ابراہیم سے ہیں۔ اور باقی تمام عرب وہاں کے وقوف اور وہاں سے افاضہ کو مانتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ اور قریش یہ بھی کہتے تھے۔ کہ ہم اہل حرم ہیں۔ اس لئے ہم کسی غیر کی تعظیم نہ کریں گے۔ اور ہم خمس (دیندار) ہیں حماسۃ کے معنی تشدد کے ہیں۔ یعنی وہ دین کے کاموں میں بہت تشدد کرتے تھے۔ اور اونہوں نے جو حق اپنے بچوں کے لیے رکھے تھے وہی حق ان عورتوں کے پیٹ کے

بچوں کو دے تھے جو محل کے عربوں کی نسل سے تھیں۔ اور اسی ولادت کی وجہ سے  
 کنانہ اور خزاعہ اور عامر قبائل بھی اون میں داخل ہو گئے تھے۔ پہراونہوں نے اور  
 بدعتین ایجاو دیکیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ جس اگر حرم ہو تو اسے پیر بنانا نہ چاہیئے اور نہ  
 مسکے سے گئی نکالنا چاہیئے۔ اور اسی طرح سے جب تک وہ حرم ہوں اونہیں بابون  
 کے گھر میں نہ جانا چاہیئے اور نہ چمڑوں کے گھر دن کے سوا اور مکان کے سایہ میں  
 بیٹھنا چاہیئے اور نیز اونہوں نے یہ دستور بھی کر دیا۔ کہ حل و انون کو جب دھج یا عرے  
 کے لیے آئیں تو یہ نہ چاہیئے کہ وہ طعام جو وہ اپنے ساتھ حل سے لائیں اسے حرم میں  
 کھائیں۔ اور جب وہ آئیں تو وہ طواف بھی جس کے کپڑوں میں کریں۔ اور اگر اونہیں  
 جس کے کپڑے نہ مل سکیں تو چاہیئے کہ برہنہ طواف کریں۔ اور اگر کسی سردار کو برہنہ  
 ہونے کے طواف کے وقت شرم ہو اور اسے جس کے کپڑے بھی نہ مل سکیں۔ تو  
 اسے چاہیئے کہ اپنے کپڑوں میں طواف کرے۔ لیکن جب طواف کے فاع ہو جائے  
 تو اونہیں ہینک دے۔ اور پہراونہیں نہ تو وہ چھوئے اور نہ کوئی اور چھوے اور ان  
 کپڑوں کا نام اونہوں نے نفی دہینکا ہوا رکھ دیا۔ ان سب باتوں میں عربوں نے  
 اون کے احکام کو تسلیم کر لیا۔ اور جس طرح اونہوں نے مقرر کیا اسی طرح وہ طواف کرنے  
 لگے اور جو طعام کہ وہ حل سے لاتے اسے چھوڑ دیتے اور حرم کا طعام خریدتے  
 اور بختے مردھوتے اسے ہی کھاتے۔ رہیں عورتیں۔ سو وہ اپنے تمام کپڑے  
 اتار ڈالتیں جسے اپنے زیور پہن رہتیں اور ہاتھ پیرا دیتیں پہر طواف کرتیں اور کہتی جاتیں۔

|                                         |                              |
|-----------------------------------------|------------------------------|
| آلِیومَ یَبْدُوْا نِیْضًا ۖ اَوْ کَلًّا | وَمَا بَلَا مِنْهُ فَلَاحِلٌ |
|-----------------------------------------|------------------------------|

آج جن تھرا یا بہت کھجے تو کھجے کہ پھر نہ کھجے۔ لیکن جبکہ کھجے اسے میں نے حلال نہیں کر دیا

۱۸۰۔ قریش کے یہود و ستورون کا منسوخ کیا جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم جانا اور نماز و نہین اچھے اچھے کپڑے پہنے کا حکم۔ کو مبعوث فرمایا ہے اوس وقت قریش کی اور عربوں کی یہی حالت تھی۔ نبی نے ان باتوں کو منسوخ کر دیا۔ اور خود عرفات سے واپس ہوئے۔ اور حجاج اونہین کپڑوں میں طواف کرنے لگے جو وہ اپنے ساتھ لاتے تھے اور وہ ہی طعام حرم میں ایام حج میں کھاتے جو حل سے اون کے ساتھ آتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس باب میں فرمایا۔ **ثُمَّ أَفْضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّبِيُّ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ تَلَوْتُمْ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَقَدْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ** (پھر جب عرفات سے چلو تو) اوس جگہ سے چلو جہاں سے سب لوگ چلتے ہیں۔ اور اللہ سے گناہوں کی مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے) یہاں سب لوگوں سے مراد عرب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم قریش کو کیا ہے کہ عرفات سے چلا کرین۔ اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اوس لباس اور کمانے کے باب میں جو وہ حل سے لاتے اور حرم میں اوسے چھوڑ دیتے تھے فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّبَا قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ** (اے نبی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے اپنے آپ کو آراستہ کیا کرو۔ اور کھاؤ پو۔ اور فضول خرچیاں نہ کرو۔ کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو۔ کہ اللہ نے جو زینت کے ساز سامان اور کمانے پینے کی پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اون کو کس نے حرام کیا ہے۔ یہ تو اسکا کیا جواب دیئے۔ تم ہی ان کو سمجھا دو۔ کہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں ایمان لائے ہیں۔ قیامت کے دن یہ نعمتیں خاص کر انہیں کو دی جائیں گی اسبطح ہم اپنے احکام ان

اُن لوگوں کے لئے جو سمجھہ رکھتے ہیں تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہیں۔)

## مُطِیْبِیْن اور اَحْلَاف کا حلف

۱۸۱۔ بنی عبدالدار سے امارت کے قضیٰ نے جو کچھ اپنے بیٹے عبدالدار کو دیا تھا۔ اور کام لے لینے کے لیے بنی عبدمناف کا حجابت سقایت رفاذت مندۃ اور لواو سے عطا ارادہ کرنا اور مُطِیْبِیْن اور اَحْلَاف - کیا تھا اس کا حال تو ہمنے اور بیان کر دیا ہے پھر ہاشم عبدشمس مطلب اور کوفہ بنی عبدمناف بن قضیٰ نے اپنی شرافت اور فضیلت کی وجہ سے اپنے آپ کو بنی عبدالدار سے ان باتوں کا زیادہ تر حقدار سمجھا۔ اور چاہا کہ یہ کام اُن سے لے لیں۔ اس پر قریش جدا جدا فریق ہو گئے۔ ایک گروہ تو بنی عبدمناف کا طرفدار ہو گیا۔ اور ایک گروہ بنی عبدالدار کی سی کہنے لگا۔ اور کہا کہ جو چیز بن قضیٰ نے اونہیں دی ہیں اُن کا لینا اُن سے جائز نہیں۔ کیونکہ وہ سب قضیٰ کی فضیلت کے معترف تھے۔ تیمناؤس کے حکم کو مانتے تھے۔ اور اوس کے احکام کو شریعت سمجھتے تھے اور اس وقت بنی عبدمناف کے کاموں کا منتظم عبدشمس تھا۔ کیونکہ وہ ان میں سب سے بڑا تھا۔ اور ان کے مقابلہ میں بنی عبدالدار کی طرف داری میں جو شخص کہ کھڑا ہوا وہ عامر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار تھا۔

پھر بنی اسد بن عبد الغزیٰ بن قضیٰ اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تمیم بن مرہ اور بنی حارث بن ضر بن مالک بن النضر بنی عبدمناف کے ساتھ ہو گئے۔ اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی حجاج اور بنی عدی بن کعب بنی عبدالدار کے طرفدار بن گئے اور عامر بن ہاشم اور محارب ابن فہر الگ ہو گئے۔ کسی فریق سے نہ ملے۔

اب ہر ایک فریق نے آپس میں اقرار کیا۔ کہ جو کام کریں گے وہ اتفاق سے کریں گے یہ نہ ہوگا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ ہو جائے۔ اور اس پر ہر ایک نے حلف اٹھایا۔ بنی عبد مناف بن قصبی نے اس طرح حلف کیا۔ کہ ایک بڑا پیالہ طیب یعنی خوشبو سے بہرا جو کتے میں کہ بنی عبد مناف کی ایک عورت اون کے واسطے لائی تھی۔ پہر اس پیالہ کو مسجد میں لا کر رکھا۔ اور اپنے ہاتھ اور سین ڈبوئے۔ اور باہم عہد و پیمان کیا۔ اور مضبوطی قول و قرار کے واسطے جا کر اپنے ہاتھوں سے کعبہ کو چھوا۔ اس واسطے یہ معاہدہ کرنے والے مطہین (خوشبو والے) کہلانے لگے۔

ادھر بنی عبد الدار اور اون کے ساتھی قبائل نے بھی کعبہ کے پاس جا کر آپس میں عہد و پیمان کیا۔ کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ نہ ہو جائے۔ بلکہ اپنے ساتھی کے دشمنوں سے حفاظت کرے۔ اور اس بات پر سب نے حلف کیا۔ اس لیے اونہیں اہل حلف (حلف والے) کہنے لگے۔

۱۸۲۔ بنی عبد مناف اور بنی عبد الدار کی صلح اور سفایت و رفاقت ہاشم کو ملنا۔ اور صف بندی کی۔ اور لڑائی کے لیے تیار

ہو گئے۔ کہ اسی میں طرفین نے صلح کے پیغام سلام کیے کہ بنی عبد مناف کو سفایت اور رفاقت دیدی جائے۔ اور حجاب اور لولا اور ندوت بنی عبد الدار میں رہے۔ پہر اسی بات پر صلح ہو گئی۔ اور دونوں فریق اس پر راضی ہو گئے۔ اور لڑائی موقوف کر دی۔ لیکن جن لوگوں نے جن سے حلف کر لیا تھا وہ اسلام کی اشاعت تک برابر اونہیں کے طرفدار رہے جس سے اونہوں نے حلف کر لیا تھا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاہلیت میں جو حلف کیا گیا تھا اسلام نے اسے اور مضبوط کر دیا۔ اور اسلام میں حلف کچھ چیز نہیں۔

بہر سرقابت اور فساد کا کام ہاشم بن عبد مناف کے سپرد کیا گیا۔ کیونکہ عبد شمس باوجود اس کے بڑا تھا اور اسی کو سپرد ہونا چاہیے تھا مگر وہ اکثر سفر کیا کرتا تھا۔ اقلیل المال اور کثیر العیال تھا اور ہاشم مالدار اور جواد تھے یہ باتیں ہم کو چاہیے تھیں۔ کہ واقعہ فیل کے قبل لکھتے اور قریش نے جو جو احداث کئے تھے ان میں اوس سے پہلے بیان کرتے۔ مگر اس وجہ سے انہیں پیچھے بیان کرنا پڑا کہ بعض حوادث کا تعلق اوس کے بعد کے حوادث سے ہے۔

### کسری کا خراج اور لشکر

۱۸۳ - نوشیروان کا خراج نوشیروان کے پادشاہ ہونے سے پیشتر فارس کے اور حضرت عمر کی اوس میں ترمیم۔ پادشاہ ہونے کا یہ دستور تھا کہ خراج جو وہ اپنے ملک کا وصول کرتے تو اس طرح وصول کرتے تھے کہ غلہ میں جو کسین تو ہتائی لیتے اور کسین جو ہتائی لیتے اور کسین کسین آبپاشی اور ملک کی آبادی کی کمی بیشی کے لحاظ سے پانچواں چٹا حصہ تک لیتے تھے۔ اور جرنیل کی ایک مقدار معین تھی۔

پھر جب قباد پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے خراج کی بصحت وصول کرانے کے لیے زمین کی پیمائش کرائی۔ لیکن ابھی پیمائش پوری نہیں ہو چکی تھی کہ اوس کی عمر پوری ہو چکی۔ پھر نوشیروان نے اوس کے تمام کرنے کا حکم دیا۔ اور گھوڑوں جو انکو خرما سے ترنخل زیوت اور دھان پر ایک مقدار معین خرچ مقرر کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ سال میں تین مرتبہ اوقات معینہ پر لیا جائے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں قواد کی اقتدا کی تھی اور کسری نے اپنے ملکوں کے قصبات کو خراج کی نسبت ایک فرمان بھیجا تھا اوس میں لکھا تھا کہ عامل لوگ معمول مقررہ سے زیادہ نہ لیں۔ اور جس شخص کی زراعت میں کچھ نقصان آجائے تو اس کے نقصان کے لحاظ سے محاصل اوس سے کم لیوں۔ اور

عظمت اور اہل بیت (ذوق دلون) اور شکر اور ہر بہ (مذہبی لوگوں) اور وزیر اور اون لوگوں کو جو بادشاہ کی خدمت میں تھے چوڑ کر باقی سب لوگوں پر علی قدر مراتب جزیہ لگایا کسی پر بارہ درہم کسی پر پچھ درہم کسی پر چھ اور کسی پر چار درہم مقرر کئے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اوس میں یہ ترمیم کی تھی۔ کہ میں سال کی عمر کو کم اور پچاس سال کی عمر سے زائد کے آدمی سے نہیں لیتے تھے۔

۱۸۴۔ بخشی فوج کے حکم پر نوشیروان کا فوج میں آکر حاضری دینا۔  
پھر کسریٰ نے اپنے وزیرون میں سے ایک شخص کو جو کام کے کرنے میں خوب کافی اور

کامل اور عقل میں بڑا ہوشیار تجربہ کار تھا اور جس کا نام بابک تھا لشکر کے دیکھتے بہانے کے لیے مقرر کیا۔ اوس نے کسریٰ سے اس کام کے کرنے میں پورا پورا اختیار لے لیا۔ اور جہان لشکر کے ملاحظہ کا میدان تہا دہان ایک چہو ترہ بنوایا۔ اور اوس پر فرش بچھوایا۔ پھر سنادی کرادی۔ کہ تمام لشکر اپنے اپنے ہتھیار اور ساز و سامان لیکر ملاحظہ کے لیے حاضر ہو۔ چنانچہ سب لوگ آئے۔ مگر کسریٰ نہیں آیا۔ اس لیے اوس نے اونہیں لوٹا دیا۔ اور دوسرے روز بھی ایسا ہی کیا۔ پھر تیسرے روز حکم دیا۔ کہ لشکر کا کوئی آدمی غیر حاضر نہ رہے۔ اور وہ شخص ہی بیان آکر حاضر ہو جسے خدا تعالیٰ نے تخت و تاج کرامت کیا ہے۔ جب کسریٰ نے اوس کا یہ حکم سنا تو تاج پہنکر اور ہتھیار باندھ کر وہی آکر حاضر ہوا۔ پھر بابک لشکر کے ملاحظہ کے واسطے آیا۔ اور کسریٰ کو دیکھا تو تمام ہتھیار باندھے ہوئے تھا مگر قوس کے دو وتر نہ تھے۔ جس کے باندھنے کی ان لوگوں میں عادت تھی۔ جب بابک نے دیکھا وہ نہیں ہیں تو نوشیروان کے نام پر جائزہ نہیں دیا اور کہا ہتھیارون میں جو جو چیز لازم ہے وہ سب ہونا چاہیے۔ اس واسطے کسریٰ نے

دہ ہی منگائے اور انہیں بھی لگا لیا۔ پہر بابا کے منادی نے ندا کی۔ کہ بادشاہ کے نام پر جو سب ہتھیار بندوں کا سردار ہے چار ہزار درہم۔ اور اس کے نام پر جائزہ دیا۔ جب بابا اپنی مجلس سے اٹھا۔ تو کسری کے پاس آکر اپنی سختی کا غدر کیا۔ اور عرض کیا۔ جو کام میں کرتا تم وہ بغیر اسکے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ کسری نے کہا ہم پر اس کام میں کچھ سختی نہیں ہے۔ جو ہمارے دولت کی اصلاح کے لیے کیا جاتا ہے۔

۱۸۵۔ نو شیردان کے اچھے اچھے قول اور کسری کہا کرتا تھا۔ کہ شکر اور نعمت ایسے ہی اوس کا عدل۔ برابر کے دو پیمانے ہیں جیسے ترازو کے پلے ہوا

کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بڑھ جائے تو ٹیکے میں اس قدر زیادہ کرنا چاہیے کہ وہ اوس کے برابر ہو جائے۔ اگر نعمت بہت ہو اور شکر قلیل ہو تو نعمت منقطع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نعمت کی کثرت چاہتی ہے کہ شکر بھی کثرت سے ہو۔ اور جس قدر شکر زیادہ ہوتا ہے نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور شکر زبان سے ہی ادا ہوتا ہے اور باتوں سے ہی ادا ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے احب کو نسا عمل ہے تو مجھے یہی عدل سب سے اچھی چیز معلوم ہوا۔ اسی سے اوس نے آسمان زمین کو کھڑا کیا ہے۔ اور اسی سے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم کئے ہیں۔ اسی سے دریا بہائے اور زمین پھیلانی ہے۔ اسی لیے میں نے اسے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ میرے نزدیک حق اور عدل کا غم یہ ہے کہ ملک آباد اور رعیت شاد ہوتی ہے اور تمام آدمی جانور اور بندی اور تمام حیوانات کی زندگی کا اسی پر مدار ہے۔ اور جب میں نے اس پر غور کیا۔ تو دیکھا۔ کہ سپاہی ملک والوں کے اجیر ہیں۔ اور ملک والی سپاہیوں کے اجیر ہیں۔ سپاہی تو اس طرح اجیر ہیں۔ کہ وہ معمول دینے والوں اور ملک کے



باشندون سے اس امر کی اُجرت لیتے ہیں۔ کہ وہ اذن کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے واسطے دشمنوں سے لڑتے ہیں۔ اس لیے ملک والوں پر اذن کا حق ہے کہ یہ ان کو اذن کی اُجرت دیں کیونکہ آبادی اور امن اور سلامتی جان و مال کی بغیر سپاہی کے نہیں ہو سکتی۔ بہرین نے دیکھا۔ کہ سپاہیوں کے مکان اور کمانا پینا اور مال دولت اور اولاد کی ترقی بغیر خراج اذن اور ملک والوں کے نہیں ہو سکتی۔ اس لیے خراج و دیو والوں سے میں سپاہیوں کے لیے اس قدر لے لیا۔ کہ جب قدر ان کے لیے چاہیے تھا اور خراج گزاروں کے لیے ان کے غلہ کا اتنا حصہ چھوڑ دیا۔ جتنا کہ ان کی محنت اور ملک کی آبادی کے لیے ضروری تھا۔ اور ان کو نو فیق میں سے میں نے کسی کو اپنے درجے سے کم اور زیادہ نہ کیا۔ میرے نزدیک سپاہی اور خراج دینے والے ملک کی دو انگلیں یا دو ہاتھ یا دو سپر ہیں۔ کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو مضرت ہو پونچے تو دوسرے پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

پھر نوشیردان کا ایک یہ بھی قول ہے۔ کہ جو جو باتیں میں نے اپنے آباؤ اجداد میں دیکھیں اذن میں سے جو باتیں ایسی تھیں۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے بیان سے ثواب ملے۔ اور دنیا میں نیک نامی ہو اور رعایا اور لشکر کے لیے مفید ہو اور انہیں سب کو میں نے اپنا شعار کر لیا۔ اور جو فساد کی باتیں تھیں اور انہیں سب کو چھوڑ دیا۔ اور وہ یہ بھی کرتا تھا۔ کہ میں نے ہند یون اور رومیوں کے حالات کو خوب غور سے دیکھا اور جو جو باتیں اذن میں محمود اور اچھی باتیں وہ میں نے سب اختیار کر لیں اور ان سب باتوں کا حلال میں نے اپنے تمام اصحاب اور نو ابون کو لکھ بھیجا۔ کہ وہ بھی ان پر کار بند ہوں۔

اب دیکھا چاہیے کہ جس شخص کے ایسے کلام ہوں اس کا علم کس قدر زیادہ اور عقلمندانہ ہے۔

کیسی بڑی ہوگی۔ اور وہ اپنے نفس پر کیا قادر ہوگا۔ جس کا یہ حال ہو۔ واقعی وہ اس لائق ہے۔ کہ اس کے عدل کی قیامت تک مثالِ حجابِ کسریٰ کے بیٹے بھی بڑے ادب والے تھے۔ اوس نے اپنے بیٹوں میں سے ہر روز کو دلی عہد کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے ہی سال میں ہوئی ہے اس وقت نوشیروان کی سلطنت کو بیالیس سال ہوئے تھے۔ اور اسی سال میں ذی جبیلہ کی لڑائی ہوئی۔ جو عرب کی لڑائیوں میں سے ایک لڑائی ہے۔

## ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۶۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ اور مکان قیس بن مخزومہ اور قتات ابن اشیم اور ابن عباس اور ابن اسمعیل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل ہی کے سال میں پیدا ہوئے ہیں۔ ابن الکلبی کہتا ہے کہ عبد اللہ ابن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کسریٰ نوشیروان کے چوبیسویں سال جلوس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیالیسویں سال جلوس میں پیدا ہوئے ہیں اور جب کسریٰ پردیز ابن کسریٰ ہرمز ابن کسریٰ نوشیروان کی حکومت کو بائیسواں سال تھا تو آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے خلعت رسالت پہنایا اور اسی پردیز کی حکومت کے بیسیویں سال میں حضرت کی ہجرت مکہ سے مدینہ کو ہوئی۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بروزِ دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اور ولادت آپ کی اوس مکان میں ہوئی جسے دار ابن یوسف کہتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مکان عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تھا۔ اور وہ اپنی وفات تک اوس مکان میں رہا کرتے تھے۔ ادن کے بعد ادن کے بیٹوں نے محمد بن یوسف

سجراج کے بھائی کے ہاتھ اوس مکان کو بیچ ڈالا۔ اور اوس نے وہاں گھر بنایا جو دار  
ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے اور اس مکان کو بھی اوس نے اپنے گھر میں داخل  
کر لیا۔ پھر جب خیزران کا زمانہ آیا۔ تو اوس نے اس مکان کو اوس کے گھر سے نکال  
لیا۔ اور وہاں مسجد نماز پڑھنے کے لیے بنادی۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ذریعہ  
برج الاول کو اور ایک روایت میں ہے کہ دوسری کو آنحضرت کی ولادت ہوئی ہے۔

۱۸۷۔ وقت ولادت اور ایام حمل کے عجائبات ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نبی بی آمنہ

بنت وہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بیان کرتی ہیں۔ کہ جب رسول اللہ میرے  
پیٹ میں تھے تو اوس وقت میں نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے اون سے کہا۔  
جو تمہارے پیٹ میں ہیں یہ اس وقت کے سید اور سردار ہیں۔ جب متولد ہو کر پیٹ  
سے زمین پر آئیں۔ تو کہنا کہ خدائے واحد کے حوالہ وہ انھیں ہر ایک حاسد کی شر سے  
بچائے گا اور ادن کا نام محمد رکھنا۔

آؤ نیز اذنہون نے اپنے ایام حمل میں دیکھا۔ کہ ادن سے ایک نور نکلا۔ اور اوس سے  
بُصْرٰی کے محلات جو شام کے ملک کا ایک شہر ہے روشن ہو گئے۔ اور اذنہون نظر آئے۔

غرض جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ادن کی والدہ ماجدہ نے ادن کے دادا  
عبد المطلب کے پاس کھلا بچوایا کہ آپ کے بیٹے کا بیٹا پیدا ہوا۔ آئیے اور آکر اوس  
دیکھ جائے۔ جب اذنہون نے آکر دیکھا۔ تو بی بی آمنہ نے ادن سے کہا۔ کہ میں نے

ایام حمل میں ایسا ایسا دیکھا۔ اور مجھ سے اس طرح خواب میں کسی نے کہا ہے اور یہ نام  
رکنے کے لیے حکم ہوا ہے۔ عثمان ابن ابی العاص کہتے ہیں۔ کہ میری ماں مجھ سے کہتی  
تھیں۔ کہ وہ اوس وقت بی بی آمنہ بنت وہب کے پاس موجود تھیں جب کہ رسول اللہ صلی

پیدا ہوئے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں گمرین جس چیز کو دیکھتی تھی وہ پوری پوری معلوم ہو جاتی تھی۔ اور ساری ایسے نزدیک نظر آتے تھے۔ کہ گویا وہ زمین پر گرے پڑتی ہیں۔

۱۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی دانی بی بی ثویبہ سے

سب سے اول بی بی ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تھیں اور اون کے ایک بیٹا کو دین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے

اون کے اس بیٹے کا نام مسروح تھا۔ اور انہیں ہی نے اس سے پہلے حمزہ بن عبد المطلب کو اون کے بعد ابوسلمہ بن عبد الاسد المخزومی کو بھی دودھ پلایا تھا اس واسطے جب کہی ثویبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت سے پیشتر مکہ میں آئیں تو آپ ہی اون کی تکریم کرتے اور بی بی خدیجہ بھی اون کی خاطر وعزت کرتیں۔ اور بی بی

خدیجہ نے ابولہب سے کہا بھی تھا۔ کہ اس لونڈی کو میرے ہاتھ پر دے دے میں اونہیں آزاد کرو دنگی۔ مگر ابولہب نے نہ مانا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے

مدینہ چلے آئے۔ تو ابولہب نے اونہیں آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بی بی کی خدمت میں اون کی وفات تک برابر کچھ نہ کچھ بھیجتے رہے۔ کہ اسی میں آپ جس

وقت خیر سے واپس تشریف لارہے تھے تو سنا کہ بی بی ثویبہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت نے اون کے بیٹے مسروح کا حال پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ وہ پہلے ہی

مر گیا ہے۔ پھر حضرت نے پوچھا کہ اور کوئی اون کا رشتہ دار ہے کہا اب کوئی نہیں ہے۔

۱۸۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری دانی بی بی حلیمہ سے

پہر بی بی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی حلیمہ بنت ابی ذویب نے جس کا نام عبد اللہ بن اسحاق بن شجنہ بنی سعد بن کبر بن ہوازن تھا دودھ پلایا۔ حلیمہ کے اوس شوہر کا نام جس کے بیٹے کا یہ دودھ تھا حارث بن عبد المطلب

تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بہائیوں اور بہنوں کے نام تھے عبد اللہ۔ انیسہ

جذامہ جن کا نام شیما تھا مگر جذامہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اور یہ بی بی جذامہ ہی انبی مان بی بی حلیمہ کے ساتھ حضرت کو دودہ بلاتی تھیں۔ بی بی جذامہ اُس وقت رسول اللہ کے پاس آئی تھیں جب کہ آپ نے بی بی خدیجہ سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت نے اون کی بڑی تعظیم کی اور اونہیں کچھ دیا بھی۔ بی بی حلیمہ کا انتقال فتح مکہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ جب مکہ فتح ہوا تو بی بی حلیمہ کی بہن آپ کے پاس آئیں۔ آپ نے بی بی حلیمہ کا حال اون سے پوچھا۔ تب اونہوں نے کہا کہ وہ تو مر گئیں یہ سنتے ہی حضرت کی آنکھوں میں آنسو بہر آئے۔ اور پوچھا کہ اون کے کون کون لوگ ابھی زندہ موجود ہیں۔ اون کی بہن نے سب کا حال بیان کیا۔ اور حضرت سے کچھ عطیہ مانگا اور جو کچھ اون کو ضرورتیں تھیں وہ بھی بیان کیں۔ حضرت نے اون کے ساتھ اچھی طرح سلوک کیا۔ اور اون کی حاجتیں پوری کر دیں۔

۱۹۰۔ بی بی حلیمہ کا مکہ آنا اور رسول اللہ کو دودہ بلانے کے لیے لینا۔

ہے۔ کہ بی بی حلیمہ السعدیہ کتنی تھیں کہ میں انہی بہتی سے کتنی ہی اور عورتوں کے ساتھ نکلی جو بچوں کو دودہ بلانے کے لیے لے کر کو جاتی تھیں۔ یہ سال بڑی قحط کا تھا کوئی چیز کمانے پینے کی باقی نہیں رہی تھی۔ وہ کتنی ہیں۔ کہ میں ایک سفید گدھیا پر سوار تھی اور ایک بوڑھی اوٹمنی بھی ہمارے پاس تھی جس سے دودہ کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلتا تھا۔ میرا بچہ رات بھر بیوک کے مارے روتا تھا۔ اور اوسکے چلانے سے ہمیں نیند نہیں آتی تھی۔ اور میری پستانوں میں دودہ نہ تھا کہ اوسے پلا کر پیٹ بہرون۔ اور نہ ہماری اوٹمنی بھی دودہ دیتی تھی کہ اوس کا دودہ ہی اوسے پلا دیا کروں۔ لیکن ہم مہینہ کی دعا مانگتے اور خدا کی رحمت کے منتظر تھے

اور میری گدھیا اونٹوں سے پیچھے رہ رہ جاتی تھی۔ اور اس کا ضعف اور ناتوانی ہمارے ہونے پر ناگوار گزرتی تھی۔ غرض ہم اسی طرح کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے سے جتنی دایان آئی تھیں ان سب نے انکار کر دیا۔ کیونکہ جب وہ سنتیں کہ بچہ یتیم ہے تو ان کو اس احسان کی امید نہ رہتی جو بچے کے باپ سے ہوا کرتی ہے۔ اور ہم سب کہتے کہ مان اور دادا اس کے ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ پھر جتنی عورتیں میرے ساتھ آئی تھیں انہیں سب کو بچے مل گئے۔ فقط ایک مین ہی رہ گئی۔ جب ہم نے واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ تو مین نے اپنے شوہر سے کہا جو میرے ساتھ تھا۔ کہ مین بغیر بچے کے واپس جاؤں حالانکہ سب نے کوئی نہ کوئی بچا لے ہی لیا ہے مین اس یتیم کے ہی پاس جاتی ہوں اور اس سے ہی لئے آتی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ اچھا۔ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی مین ہم کو برکت دے۔ بی بی حلیمہ کہتی ہیں۔ کہ ہم مین گئی اور رسول اللہ کو لے آئی۔

۱۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بی بی حلیمہ پھر جب مین نے انہیں لے لیا۔ اور اپنے کی سب چیزوں مین خیر و برکت۔

بہر پور ہو گیا۔ اور اونٹوں نے سیر ہو کر پیا۔ اور ان کے بھائی نے بھی سیر ہو کر پیا۔ پھر دو سو رہے۔ پہلے میرے بچے کو نیند نہیں آتی تھی۔ پھر میرا شوہر اونٹنی کا دودھ دوسٹنے کے لیے اٹھا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ اس کے تھنوں مین ہی خوب دودھ ہے۔ اس نے دودھ دوہا۔ اور خود بھی پیٹ بھر کر پیا اور مجھے بھی دیا مین نے بھی پیٹ بھر کے پی لیا۔ بی بی حلیمہ کہتی ہیں۔ کہ اس پر میرے شوہر نے کہا۔ حلیمہ یہ بچا تو بڑا مبارک نکلا مین نے کہا اللہ تعالیٰ سے ہمیں اس کے سبب بہت کچھ امید ہوتی ہے۔ پھر وہ کہتی ہیں

ہم کہ سے چلے۔ اور میں اپنی گدھیا پر سوار ہوئی۔ اور رسول اللہ کو بھی اوس پر سوار کرایا۔ وہ گدھیا تو ایسی تیز چلنے لگی۔ کہ کوئی گدھا اوسکو پہنچ ہی نہ سکتا تھا۔ جسے دیکھکر پیرے ساتھی کہنے لگے ابو ذویب کی بیٹی ذرا اطمیر۔ کیا یہ گدھیا تیری وہ ہی نہیں ہے جس پر تو اپنے گھر سے سوار ہو کر آئی تھی۔ میں نے کہا ہاں یہ تو بے شک وہ ہی ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ اس کا تو عجیب حال ہو گیا۔

پھر ہم اپنی نبی سعد کی بستیوں میں آئے۔ میں جانتی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام دنیا میں ایسی اوسر زمین کمین نہ ہوگی جیسی کہ نبی سعد کی سر زمین تھی۔ لیکن میری بکریاں جب شام کو گھر آئیں تو پیٹ بھری ہوئی آتی تھیں۔ اور ہم اون کا خوب دودھ دوتے اور پیتے تھے۔ اور لوگوں کی بکریوں میں دودھ کی ایک بوندہ بھی نہ نکلتی تھی۔ اور اون کے تھنوں میں دودھ کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ ہمارے دودھ دوتے کے وقت جو لوگ موجود ہوتے اپنے چرواہوں سے کہتے تھے بھلے مانسو چرانے کو دہان لیجا یا کر دہان ابو ذویب کی بیٹی کے چرواہے جاتے ہیں۔ لیکن اون کی بکریاں شام کو بھوک آئیں دودھ کا ایک قطرہ بھی اون سے نہ نکلتا تھا۔ اور ہماری بکریاں پیٹ بھری اور دودھ ہارا آتی تھیں۔ پھر اسی طرح دو برس تک برابر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ہماری بچیں ضرور میں خیر و برکت رہی۔ اور میں نے رسول اللہ صلم کا دودھ چڑھایا۔ رسول اللہ صلم ادبچوں کی طرح نہ تھے بلکہ وہ بہت جلد بڑھتے تھے۔ دو سال کے ابھی نہ ہوئے تھے۔ کہ وہ اچھے اتنے بڑے تندرست لڑکے ہو گئے کہ بچوں کی مانند لگانے لگے۔

۱۹۲۔ حضرت کاشق صدر اور بی بی حلیمہ کا پھر ہم انہیں لیکر اون کی مان کے پاس آئے حالانکہ اون کی خیر و برکت کو دیکھکر ہمارا دل یہ چاہتا

انہیں اگر اون کی مان کو دے جانا۔

تھا۔ کہ کسی طرح اونہیں ابھی اور اپنے پاس رکھیں۔ اس واسطے ہم نے اون کی  
 مان سے التجا کی۔ کہ اونہیں ابھی وہ کچھ دنوں اور ہمارے پاس رہنے دیں۔ اونہوں  
 نے اسے قبول کر لیا۔ بی بی حلیمہ کتنی ہرین۔ کہ ہم اونہیں لیکر بہر لوط گئے۔ اس سے  
 کئی مہینے کے بعد رسول اللہ صلم اپنے بہائی کے ساتھ گہرون کے پیچھے گمانس  
 کی چراگاہ میں گئے۔ دیکھتی کیا ہوں۔ کہ اون کا بہائی گہرایا ہوا آیا۔ اور مجھ سے اور  
 اپنے باپ سے کہنے لگا۔ کہ میرا قریشی بہائی جو ہے دیکھو اسے دو آدمیوں نے  
 جن کے سفید سفید کپڑے ہرین اکر لٹا دیا۔ اور اس کا پیٹ چاک کر ڈالا۔ اور ابھی  
 وہ اسی کام میں مشغول ہرین۔ بی بی حلیمہ کتنی ہرین۔ کہ ہم سب سر اسیمہ دار نکلے اور جا کر  
 دیکھیں۔ تو رسول اللہ کھڑے ہرین۔ اور اون کے چہرہ کارنگ متغیر ہو گیا ہے۔  
 بی بی حلیمہ کتنی ہرین۔ کہ میں نے اور اون کے باپ نے اونہیں چٹپٹا لیا۔ اور سہنے  
 اون سے کہا۔ کہ بیٹا کیا ہوا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ وہ شخص میرے پاس آئے  
 اور مجھے زمین پر لٹایا۔ بہر میرا پیٹ چاک کیا۔ اور اس میں کوئی چیز ڈھونڈی جسے  
 میں جانتا نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ وہ کتنی ہرین۔ کہ ہم بہر اپنے ڈیروں میں آئے۔ اور  
 اون کے باپ نے مجھ سے کہا۔ کہ میں تو ڈر گیا تھا۔ لیکن اس بچے کو کسی آسیب نے  
 تو نہیں ستایا۔ تو اسے لیجا۔ اور اسے گہر والوں کو اس سے چلے دے آ کہ  
 اس پر آسیب کا اثر ظاہر ہو۔ وہ کتنی ہرین۔ کہ بہر ہم اونہیں لے چلے۔ اور اون کی  
 مان کے پاس آئے۔ اون کی والدہ ماجدہ بولیں۔ کہ انا جی تم اونہیں کیوں لے آئیں  
 تم تو متین کرتی تھیں کہ اونہیں ابھی ہمارے پاس ہی رہنے دو۔ میں نے کہا۔ کہ میرے  
 بچے کو اللہ تعالیٰ نے اب بڑا کر دیا۔ اور جو کچھ میرا کام تھا وہ بھی میں کر چکی اور سواے اسکے



مجھے اور بھی کچھ خوف ہوا اس واسطے جیسا آپ چاہتی تھیں اوسی طرح میں آپ کی امانت لے آئی آپ کی والدہ نے پوچھا کہ بتاؤ بات کیا ہے۔ صحیح صحیح حال کہو۔ میں چاہتی تھی۔ کہ اونہیں یہ بات نہ بتاؤں مگر اونہوں نے مجھ سے اتنا پوچھا۔ کہ آخر کار میں نے اونہیں سب حال کہ سنایا۔ اونہوں نے کہا۔ کیا تجھے اون کی نسبت شیطان کا ڈر ہوا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ کی والدہ نے فرمایا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا شیطان کی اون پر مجال نہیں ہے۔ میرے بیٹے کا کچھ اور ہی عجیب و غریب حال ہو اگر تم کو تو میں اور ہی اون کی ایسی ہی عجیب و غریب باتیں سناؤں۔ حلیمہ نے کہا۔ ہاں ضرور سنائے۔ آپ کی والدہ نے کہا۔ کہ جب میں حاملہ ہوئی تو میرے بدن سے ایک نوچ چکا۔ جس سے بھرے کے جو شام کے ملک میں ہے مجھ کو حملات دکھائی دینے لگے۔ اور ایام حمل میں مجھے حمل کا کچھ بوجھ ہی نہ معلوم ہوا۔ اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوئی۔ پھر جب وہ پیدا ہوئے۔ تو میں نے دیکھا کہ اون کے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف بلند ہے (گویا دعا کرتے ہیں)

اور حضرت نے دو برس دو وہ پایا۔ اور بی بی حلیمہ نے ایک روایت میں ہے اونہیں پانچ سال کی عمر میں جا کر اون کی والدہ ماجدہ اور اون کے دادا عبد المطلب کے سپرد کیا۔ ۱۹۳۔ ایام حمل اور ولادت کے عجائبات اور شوق صدر کی دوسری روایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے

کہ اسی میں بنی عامر کا ایک شیخ آیا۔ جو اون کے قبیلہ کا سردار اور ایسا بڑا بوڑھا تھا کہ لاطمی ٹیک کر چلتا تھا۔ وہ اگر ادب سے کہڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا عبد المطلب کے بیٹے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آپ بھی

ویسے ہی رسول ہین جیسے ابراہیم موسیٰ عیسیٰ وغیرہ نبی تھے۔ یاد رکھو کہ یہ بات آپ نے  
 جو منہ سے نکالی ہے بہت بڑی بات ہے انبیاء نبی اسرائیل میں سے ہوا کرتے تھے  
 اور آپ تو ان لوگوں میں سے ہین جو پتھروں کو اور بتوں کو پوجتے ہین ہبلاتم دیکھو اور  
 نبوت دیکھو۔ ہر ایک بات کی کچھ حقیقت ہوتی ہے۔ ہبلآپ کے قول کی،  
 کیا حقیقت ہے اور آپ کی بات کی کیا ابتدا ہے۔ حضرت اس سوال کو سنکر  
 تعجب میں رہ گئے۔ پہر نہ مایا۔ بنی عامر کے بھائی آؤ۔ بیان آکر بیٹھو۔ پہر نبی صلعم  
 نے اوس کو فرمایا کہ میری حقیقت اور میری بات کی ابتدا یہ ہے۔ کہ میں اپنے باپ ابراہیم  
 کی دعا ہوں۔ اور اپنے بھائی عیسیٰ کی نبیارت ہوں۔ جب میں اپنی مان کے  
 پیٹ میں تھا۔ تو اودن سے کسی نے خواب میں کہا۔ کہ یہ جوتیرے پیٹ میں ہے  
 نور ہے۔ اور وہ کہتی تھیں۔ کہ میں اس نور کو دیکھتی اور اوس کے پیچھے نظر دوڑاتی  
 تھی تو وہ میری نظر سے آگے جاتا تھا۔ اور روئے زمین کے تمام مشرق و مغرب  
 میری نظر کے سامنے تھے۔ پہر میں اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور بڑا ہوا  
 جب میں بڑا ہوا۔ تو یہ بت مجھے بڑے معلوم ہونے لگے۔ پہر میں بنی سعد بن بکر میں  
 دودھ پینے لگا۔ اسی میں ایک روز میں اپنے لوگوں سے انگ کچا بچوں کے ساتھ  
 دو چر لگا گیا۔ کہ تین آدمی ہمارے پاس آئے۔ اون کے پاس ایک  
 طلائی طشت میں برف بھری ہوئی تھی۔ اونہوں نے مجھے پکڑا اور اوبچوں سے  
 کچھ نہ کہا۔ وہ سب میرے ساتھی بھاگ گئے۔ اور وادی کے کنارہ تک چلے گئے  
 پہر لوٹ کر اون لوگوں کے پاس آئے۔ اور اون سے کہنے لگے۔ کہ اس لڑکے  
 سے تم کیا کرتے ہو۔ اس کا تو باپ بھی نہیں ہے۔ اگر اوسے مارو گے تو تمہیں کچھ

بھی نہ ملے گا۔ جب بچوں نے دیکھا۔ کہ اودن لوگوں نے اونہیں کچھ جواب نہ دیا۔ تو وہ  
چپٹے ہوئے بستی میں آئے۔ اور میری پکار مچائی۔ اور لوگوں سے فریاد کی۔

ادھر اودن میں سے ایک نے مجھے زمین پر نہایت آہستہ سے لٹایا۔ پھر اوس نے  
میرے سینے کے اوپر سے لیکر پیٹ کے نیچے تک چھیر ڈالا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ مگر  
مجھے کچھ درد وغیرہ نہیں معلوم ہوا۔ پھر اوس نے میرے پیٹ کے اندر دنی اعضا کو نکالا  
اور اونہیں برت سے خوب اچھی طرح سے دھویا۔ اور ہر دول کو نکالا اور سے بھی چیرا  
اور اوس میں سے ایک کالا تو تھڑا نکال کر پھینک دیا۔ اوس شخص کے ہاتھ میں کوئی کپڑا  
تھا گویا اوس میں سے وہ کچھ کھا رہا ہے دیکھتا کیا ہوں۔ کہ اوس کے ہاتھ میں ایک نور کی  
خاتم ہے۔ کہ اوسے دیکھ کر ناظرین حیران و متحیر رہ جائیں۔ وہ خاتم اوس نے میرے  
دل پر لگائی۔ اور اوس سے میرا دل نور سے بھر گیا۔ یہ نور نبوت اور حکمت کا تھا۔ پھر  
دل کو جہان متادین رکھ دیا۔ اور مجھے اس خاتم کی ٹھنڈک معلوم ہوئی۔ اور میرے دل  
میں مدت دراز تک رہی۔ پھر تیسرے نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اچھا الگ ہو جاؤ  
وہ مجھ سے الگ ہو گیا۔ پھر اوس نے اپنا ہاتھ میرے سینے کے اوپر سے پیٹ  
کے نیچے تک پھیر دیا۔ اور وہ شگاف بند ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیٹ  
جڑا گیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور بڑی نرمی سے مجھے اٹھایا۔ پھر اوس نے اوسے پہلے  
سے کما جس نے میرا پیٹ چیرا تھا۔ کہ اسے اس کی امت کے دل آدمیوں سے  
تولو۔ جب اونہوں نے تولو۔ تو میں بڑھتی نکلا۔ پھر کما اوس کی امت کے سوا آدمیوں  
سے تولو۔ پھر یہی میں بڑھتی نکلا۔ پھر کما خرا آدمیوں سے تولو۔ پھر بھی میں بڑھتی  
نکلا۔ پھر کما جانے دو۔ اگر اوسے اس کی تمام امت کے مقابلہ میں بھی رکھ کر وزن

کرو گے تو یہ ہی لڑکا بڑھتی رہیگا پہراونہون نے مجھے اپنے سینہ سے چپٹایا۔ اور میرے  
 سر پر چشم کو بوسہ دیا۔ پہر کہا اے پیارے ڈرو نہیں اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ تم سے  
 کیسے اچھے اچھے کام کرنا منظور ہے تو تمہاری آنکھیں اس سے دیکھ کر ٹٹٹی ہو جاتیں  
 بیان تو یہ ہو رہا تھا اسی میں دیکھتا کیا ہوں۔ کہ ہمارے قبیلہ والے سب کے سب  
 چلے آ رہے ہیں اور میری دایہ زور سے چلاتی ہوئی سب کے آگے ہے۔ اور کہتی ہے  
 يَا ضَعِيفًا حضرت نے فرمایا۔ کہ وہ لوگ مجھ پر آئے۔ اور میرے سر اور آنکھوں  
 کو بوسہ دیا۔ اور کہنے لگے کیا ہی اچھا ضعیف ہے۔ پہر میری دایہ نے کہا يَا وَحِيلًا  
 پھر وہ میری طرف آئے۔ اور مجھے سینہ سے لگا کر سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا۔ اور کہا کیا ہی  
 اچھے اکلوتے ہو۔ اور تم اکیلے نہیں بلکہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ پھر میری دایہ نے  
 کہا يَا بَيْتُ مَا كَمْ۔ تو اپنے ساتیوں میں مکر فرما۔ کمزوری کی وجہ سے تو مارا گیا۔ پھر وہ میری طرف  
 آئے اور مجھے سینہ سے چپٹا کر سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا۔ اور کہا۔ آپ کیا ہی اچھے  
 یتیم ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک کیسے اکرم ہیں۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ آپ کیسے اچھے  
 کاموں کے لیے بنائے گئے ہیں تو آپ بہت خوش ہوتے۔ پھر حضرت نے فرمایا  
 کہ وہ مجھے وادی کے کنارہ لے گئے۔ پھر جب وہاں میں نے اپنی دایہ کو دیکھا۔ تو اس  
 نے کہا۔ کہ بیٹے ابھی تک تو زندہ ہے۔ اور اگر مجھے چپٹ گئی۔ اور سینے سے لگا لیا  
 گو کہ مجھے میری دایہ نے گود میں لے لیا۔ اور سینہ سے چپٹا لیا تھا مگر ابھی تک میرا  
 ہاتھ اون میں سے ایک کے ہاتھ میں ہی تھا۔ اور میں اون کی طرف متوجہ تھا۔ میں جانتا  
 تھا کہ یہ لوگ بھی اد نہیں دیکھ رہے ہیں۔

اسی میں کسی نے بنی سعد کے لوگوں میں سے کہا۔ کہ اس بچے کے حواس میں کچھ

فسق آگیا ہے۔ یا جنون نے اوس پر کچھ آسیب پہنچایا ہے۔ اوسے ہمارے  
 کاہن کے پاس لے چلو۔ وہ دیکھے اور کچھ علاج کرے۔ مین نے کہا نہیں جو تم  
 لوگ کہتے ہو یہ بات مطلق نہیں ہے۔ میری طبیعت درست اور دل صحیح ہے  
 اور میرا حال کچھ متغیر نہیں ہوا ہے اس پر میرے رضاعی باپ نے کہا۔ دیکھو وہ تو  
 باتیں ٹھیک کرتا ہے۔ میرے نزدیک تو اوسے کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ لیکن لاؤن  
 لوگوں کی رائے ہوئی کہ اوسے کاہن کے پاس لے چلیں۔ پھر وہ مجھے کاہن  
 کے پاس لے چلے۔ جب اوس سے میرا قصد بیان کیا۔ تو اوس نے کہا ٹھیر جاؤ  
 مین اس بچے کی ہی زبان سے اوس کا حال سنا چاہتا ہوں۔ تمہارے بنسبت  
 وہ اپنے حال کو خوب جانتا ہے۔ پھر مین نے اوس سے اپنی کیفیت اول سے  
 آخر تک ساری کہ سنائی۔ جب اوس نے میری سن لی۔ تو اٹھ کر مجھے اپنے سینے سے  
 چپٹالیا اور چلا کر بولا۔ عروہو ڈرو۔ اس بچے کو قتل کر دو۔ اور مجھے بھی اوس کے ساتھ  
 مار ڈالو۔ لات وغری کی قسم ہے اگر تم نے اوسے چوڑ دیا۔ تو وہ تمہارے دین کو ذیل  
 کرے گا۔ اور تمہارے خلاف چلے گا۔ اور ایسا دین نکالے گا۔ کہ تم نے  
 کبھی ویسا سنا ہی نہیں۔ یہ دیکھ کر میری دایہ نے مجھے اوس سے  
 جبین لیا۔ اور کہا۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔ میرے بیٹے سے الگ  
 ہو۔ کسی کو جا کر تلاش کر کہ وہ تجھے مار ڈالے۔ مین تو اپنے بچے کو ہرگز  
 نہیں مار دے گی۔ پھر وہ لوگ مجھے میرے گھر والوں میں پہنچا گئے  
 مجھے اس بات سے ایک خوف ہو گیا۔ اور شوق کا نشان  
 میرے سینے سے پیٹ کے نیچے تک ایسا موجود تھا۔ جیسے تسمہ ہوتا ہے۔ اے

بنی عامر کے بھائی یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کی ابتدا ہے۔

۱۹۴۔ عامر کے سوالوں کے جواب پہر اوس عامری نے حضرت سے عرض کیا کہ میں اوس اللہ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں۔ کہ تمہاری باتیں حق ہیں۔ مجھے چند باتیں بتائیے جو میں پوچھتا ہوں حضرت نے فرمایا پوچھ۔ اوس نے کہا۔ یہ بتائے۔ کہ علم کیونکر بڑھتا ہے فرمایا پڑھنے سے۔ پہر اوس نے پوچھا کہ علم تک کیسے رسائی ہوتی ہے فرمایا پوچھنے سے۔ پہر پوچھا کونسی شئی ہے جو چیزوں کو بڑھاتی ہے فرمایا تہادی یعنی زمانہ کا گزرنا۔ پہر پوچھا کوئی ایسی شئی ہے جو گناہوں کے ساتھ نفع بخشتی ہے۔ نہ فرمایا ہاں تو یہ مان کی نافرمانی کے گناہ کو دھو ڈالتی ہے۔ اور نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کو آئندہ حالی کے وقت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوس کی مصیبت کے وقت میں مدد کرتا ہے۔ عامری نے کہا۔ یہ کیسے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ ایسے ہے کہ اللہ صاحب فرماتا ہے۔ کسی بندہ کے لیے دو امنین نہیں ہوتی ہیں۔ اور نہ دو خوف ہوتے ہیں۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف کریگا۔ میں اوسے اوس روز امن دون گا جس روز کہ میں بندوں کو میدانِ قدس میں جمع کروں گا۔ اور وہاں وہ ہمیشہ امن میں رہیگا۔ اور اوس کے امن کو پہر نہیں مٹاؤں گا۔ اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں امن میں رہا۔ اور مجھے یاد نہ کیا۔ تو وہ اوس روز مجھ سے خوف میں رہیگا۔ جس روز کہ میں روزِ محرم پر میرقات پر لوگوں کو جمع کروں گا۔ وہ وہاں مجھ سے ہمیشہ خوف میں رہیگا۔

۱۹۵۔ حضرت کس امر کی ہدایت کرتے تھے پہر عامری نے پوچھا۔ اے عبد المطلب کے اور اہل کے عوض میں کیا ملے گا۔ بیٹے۔ آپ کیا ہدایت کرتے ہیں۔ اور کیا بات



اور مدینہ میں اترے۔ وہ بیمار تھے اس لیے کچھ روز وہاں قیام کیا۔ اور وہیں اون کا انتقال ہو گیا۔ اور دار النابغہ الصغریٰ میں مدفون ہوئے۔

ابن اسحاق کہتا ہے۔ کہ بی بی آمنہ کا مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابوا میں جسی وقت انتقال ہوا ہے تو اس وقت حضرت کی عمر چھ سال کی تھی۔ وہ اونہیں اون کے ماموؤن کے پاس بنی النجار میں مدینہ کو لائی تھیں۔ اور اون سے اونہیں ملانے کو لے گئی تھیں۔ لوٹتے وقت راستہ میں اون کا انتقال ہو گیا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اپنے شوہر کی قبر دیکھنے کے لیے مدینہ گئی تھیں۔ اور رسول اللہ اور ام ایمن رسول اللہ کی حاضنہ بھی اون کے ساتھ تھیں جب لوٹ کر آئیں تو ابوا میں اون کا انتقال ہو گیا ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ عبد المطلب اون کے ماموؤن کے یہاں بنی التجار میں گئے تھے۔ اور بی بی آمنہ اور رسول اللہ کو بھی ساتھ لے گئے تھے۔ جب وہ وہاں سے لوٹ کر آئے تو آپ کی والدہ کا مکہ میں انتقال ہو گیا۔ اور عبد الی ذرین مدفون ہوئیں۔ لیکن اول روایت زیادہ صحیح ہے۔

جس وقت قریش احد کو گئے تھے۔ تو اونہوں نے چاہا کہ بی بی آمنہ کی قبر کو گراؤنہیں نکال ڈالیں۔ لیکن کسی نے اون میں سے کہا کہ عورتیں پردہ کی چیز ہیں محمدؐ نے کبھی تمہاری عورتوں سے کچھ بدسلوکی نہیں کی ہے۔ اس بات سے اللہ تعالیٰ نے نبی صلعم کی مان کے اکرام کی وجہ سے اون کو اپنے ارادہ سے باز رکھا۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ کہ جب حضرت کی آٹھ سال کی اور ایک روایت میں ہے دس سال کی عمر تھی تو عبد المطلب کا انتقال ہو گیا۔ اور جب عبد المطلب کا انتقال ہو گیا۔ تو اون کی وصیت کے بموجب ابو طالب آپ کے چچا نے اونہیں



اپنے پاس رکھ لیا۔ عبدالمطلب نے ابوطالب کو وصیت اسی لیے کی تھی۔ کہ یہ حضرت پر بڑی شفقت کرتے اور الفت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اون کے اپنے بچہ کو بے منہ دھو کے میلے کھیلے رہتے اور رسول اللہ چکنے چڑی ہوتے تھے۔

## بنی تمیم کا قتل مشقرین

۱۹۷۔ دھڑ کے تحائف کو بنی تمیم کا لوٹ لینا ہشام نے بیان کیا ہے۔ کہ دھڑ نے کچھ مال اور تحفہ تحائف یمن سے کسریٰ کو بھیجے تھے۔ جب یہ لوگ بلاؤ تمیم میں پہنچے۔ تو صمصام بن ناجیہ نے مجاشعی فرزوق شاعر بنی تمیم کے دادا سے کہا۔ کہ اون کو لوٹ لینا چاہیے۔ لیکن جب بنی تمیم نے انکار کیا۔ تو اوس نے کہا مجھے اس بات کا پورا پورا یقین ہے۔ گویا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ بنی یکرین داخل نے انہیں لوٹ لیا ہے اور اس مال و اسباب کی مدد سے وہ تمہاری لڑائی کے لیے آئے ہیں۔ جب بنی تمیم نے یہ بات سنی تو وہ اٹھ دوڑے اور اوس مال و اسباب کو چھین لیا۔ ایک شخص نطف بنی سلیط کا تھا اوکے ہاتھ جواہر کا ایک تھیلہ لگ گیا تھا لوگ اوس کی مثال دینے لگے اَصَابَ كَثْرَ النَّطْفِ (نطف کو خزانہ مل گیا) اس سے یہ بات ایک مثل ہو گئی ہے۔

۱۹۸۔ ہوزہ کی مدد سے آزاد فیروز کعبہ کا دھوکہ پہ اس قافلہ والے پیامہ میں ہوزہ بن علی انحنفی سے بنی تمیم کو مشقرین قتل کرنا۔ کے پاس گئے۔ اوس نے انھیں لپٹے

پہناے۔ اور ہواریان دین۔ اور اون کے ساتھ گیا۔ اور کسریٰ کے پاس اوس سے جا کر دربار میں ملا۔ کسریٰ اوس سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک موتیوں کا ہار منگا کر

اوس کے سر پر باندھا۔ اسی سے اوسے ہو وہ ذوالتاج (تاجدار) کہنے لگے۔ کسریٰ  
 نے اوس سے پوچھا کہ تہم تہری قوم کے لوگ ہیں یا تہری اور اون کی صلح ہے۔ ہو وہ  
 نے کہا۔ نہیں نہ تو وہ میری قوم والے ہیں اور نہ ہماری اون کی صلح۔ بلکہ لڑائی ہے  
 کسریٰ نے کہا تو بس تجھے اپنا بدلہ مل جائیگا۔ اور کسریٰ نے چاہا۔ کہ تہم پر فوج بھیجی  
 لوگوں نے کہا۔ اون کا چشمہ چوٹا سا ہے۔ اور اون کا ملک بہت خراب ہے۔ اور  
 اوسے مشورہ دیا۔ کہ اپنے بھرن کے عامل کو جس کا نام آزاد فیروز بن حشیش تھا لکھ بھیج  
 کہ وہ اون کا بندوبست کر دے۔ عجب اس آزاد فیروز کو مکعبہ (قطاع) کہا کرتے تھے  
 کیونکہ وہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں کا ٹا کر تاتا۔ کسریٰ نے اوسے بنی تہم کے قتل  
 کا حکم دیا۔ اور اوس کے پاس ایک قاصد روانہ کیا۔ اور ہو وہ کو بھی بلا کر از سر نو افام  
 واکرام دیا۔ اور اوسے قاصد کے ساتھ جانے کے لیے کہا۔ یہ دونو مکعبہ کے  
 پاس خوشہ چینی کے زمانہ میں آئے اور بنی تہم کا قاعدہ تھا۔ کہ وہ غلہ لینے اور  
 خوشہ چینی کے لیے ہجر کو جایا کرتے تھے۔ مکعبہ نے اس واسطے منادی کرادی  
 کہ جو لوگ بنی تہم کے یہاں ہیں۔ وہ میرے پاس آئیں۔ پادشاہ نے اونہیں  
 غلہ اور کمانا دینے کے لیے حکم دیا ہے۔ پھر جب وہ آئے۔ اور ایک قلعہ مشرق  
 نام میں داخل ہوئے۔ تو مکعبہ نے اون کے مردوں کو تو قتل کر دیا۔ اور لڑکوں کو  
 رہنے دیا۔ اور اسی روز غضب الریاحی بھی مارا گیا۔ یہ شخص پر یوعین بڑا سہادر سوا  
 تھا۔ پھر مکعبہ نے بچوں کو کشتیوں میں سوار کرایا۔ اور فارس کو بھیج دیا۔ ہبیرہ ابن حدیر  
 العدوی کتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں نے اصطخر فتح کیا ہے اوس وقت کتنے  
 ہی آدمی اون میں سے لوٹ کر آئے تھے اور بنی تہم کے ایک شخص عبید بن وہب نے

دروازہ کی زنجیر کو توڑ ڈالا اور نکل کر ہلاک گیا۔ اور ہونہ نے ایک سو قیدی مکعب سے مانگ لیے اور انہیں آزاد کر دیا تھا۔

## نوشیروان کے بیٹے ہرمز کی پادشاہی

۱۹۹- ہرمز کی پادشاہی اور اوس کا عدل  
 اور عطاے سلطنت کو قتل کرنا۔  
 جب کسریٰ نوشیروان پادشاہ ہوا تو اوس

نے اڑتالیس برس پادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد ہرمز پادشاہ ہوا۔ یہ ہرمز بن کسریٰ بڑا ادیب تھا۔ اور ضعیفون پر احسان کرتا اور اشرف اور دولت مندوں کو دباتا تھا۔ اس سے وہ او سے بڑا جاننے اور اوس سے دشمنی کرنے لگے اور اوس کے دل میں بھی اون سے اسی طرح دشمنی تھی۔ وہ بہت ہی بڑا عادل تھا۔ اوس کے عدل کی یہ نوبت پہنچ گئی تھی۔ کہ ایک مرتبہ وہ ساباط المداین کو سوار ہوا۔ اور ایک انگور کے کیت پر ہو کر اوس کا گزر ہوا۔ اوس کے سرداروں میں سے ایک سردار کیت میں گیا۔ اور انگور دن کا ایک خوشہ لے لیا۔ باغ کا نگہبان اوس کے پیچھے پڑ گیا اور فریاد مچائی۔ لیکن ہرمز کا خوف ان سرداروں پر ایسا غالب تھا۔ کہ اوس سردار نے اس انگور کے کچے کے عوض اوسے اپنا طلائی منطقہ دیدیا۔ جب اوس سے جان چھڑائی کہتے ہیں۔ کہ ہرمز ہمیشہ مظفر و منصور رہتا۔ جس چیز میں ہاتھ ڈالتا اوسے پورا ہی کر لیتا تھا۔ اور بڑا چالاک بدنیت تھا۔ ترکون کو بھی جو اوس کے مامون ہوتے تھے بڑا ہلاک کرتا تھا اور علما اور دیوانیوں اور اشرف مملکت کو اس قدر قتل کیا تھا کہ اون کی تعداد تیرہ ہزار چھ سو تک پہنچ گئی۔ اوس کی راے یہ تھی کہ سفلون سے

الفت کی جاسے۔ اور کثرت سے اوس نے عظماء دولت کو قید کر دیا اور مار ڈالا اور مراتب سے گرا دیا تھا۔ اور لشکر کو تنگ کیا تھا۔ جس سے اوس کے گرد نواح کے لوگ فساد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

۲۰۰۔ ہرمز پر پادشاہ خزر اور پادشاہ روم اور پادشاہ ان میں شاہ (یا سادہ شاہ) جو ترکوں کا پادشاہ ترک کی چڑھائی اور ہراکم کا شاہ اور ہرمودہ کو شکست دیا اور ہرمز کا مامون ہوتا تھا تین لاکھ سپاہ لیکر اوس کے جلوس کے سولہویں سال میں اوس پر چڑھ کر آیا۔ اور ہرات اور بادغیس میں پہنچ گیا۔ اور ہرمز اور اہل فارس سے کھلا بیجا۔ کہ راستہ صاف کر دیں تاکہ وہ فارس میں ہو کر روم کو چلا جائے۔ اور ہرمز سے روم کا پادشاہ اسنی ہزار آدمی سے سرحد پر آپہنچا۔ اور اس ارادہ میں ہوا۔ کہ ہرمز پر آگے کو بڑھے۔ اور شمال میں خزر کا پادشاہ بھی باب الابواب تک آگیا۔ اور ایک بڑی فوج ساتھ لایا۔ اور ہرمز جنوب میں عربوں نے سواد کے علاقہ میں غارت مچا دی۔

اس لیے لاجا رہو کہ ہرمز نے بہر اخشنش کو جسے بہرام چوہین (یا شوہین) بھی کہتے ہیں لشکر کے بارہ ہزار چیدہ سپاہ دیکر روانہ کیا۔ وہ بڑی کوشش کے ساتھ چلا۔ اور شاہ پادشاہ ترک سے جا کر لڑا۔ اور ایک تیر سے اوسے قتل کر ڈالا۔ اور اوس کے لشکر کو لوٹ لیا۔ ہرمز ہرمودہ بن شاہ آیا اوسے بھی اوس نے شکست دی اور کسی قلعہ میں جا کر اوسے محصور کیا۔ اور پکڑ لیا۔ اور قید کر کے ہرمز کے پاس اوسے بھیج دیا۔ اور قلعہ میں جو کچھ تھا اوسے لوٹ لیا اس سے اوس کی عظمت و ہمت بڑھ گئی۔

۲۰۱۔ بہرام کی بغاوت اور ہرمز کے مامون پھر بہرام اور اوس کے ہمراہیوں کو ہرمز سے کچھ بندویہ اور بسلام کا ہرمز کو اندھا کرنا۔ اندیشہ ہوا اور اونہوں نے اوس سے بغاوت

کی۔ اور مدائن کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور یہ مشہور کیا۔ کہ ہرمز سے اوس کا بیٹا پرویز پادشاہی کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ ہم اوسے پادشاہ بنائیں گے۔ اور ہرمز کے بعض دیباہ والے بھی پرویز کے معاون و مددگار ہو گئے۔ بہرام کی اس سے یہ غرض تھی۔ کہ ہرمز کا دل اپنے بیٹے پرویز سے بدل جائے۔ اور بیٹا باپ سے کٹک جائے اور ان دونوں میں اختلاف پڑ جائے۔ اگر پرویز کو باپ پر فتح ہو جائے۔ تو بہرام کو اوس کا کام تمام کرنا بہت آسان ہو گا۔ اور اگر باپ کو فتح ہوئی۔ تو بھی بہرام کو یہ فائدہ ہو گا۔ کہ ہرمز سے اوسے نجات مل جائیگی۔ اور دونوں باپ بیٹوں میں کٹک رہے گا۔ اس سبب سے بہرام کے عوض ہرمز کو اوسے قبول کرنا پڑیگا۔ بہرام کے ارادہ یا لاستقلال پادشاہ بننے کے ہو گئے تھے۔

جب پرویز نے یہ حال سنا تو اوسے باپ سے خوف ہو گیا۔ اور آذربائیجان کو ہٹا گیا۔ اور وہاں کتنے ہی مزربان اور سپہ سالار اوس کے طرفدار ہو گئے۔ اور مدائن میں بھی اراکین دولت باغی ہو گئے۔ جن میں بندویہ اور بسطام پرویز کے دو ماموں بھی تھے اور انہوں نے ہرمز سے بغاوت کی۔ اور اوس کی آنکھوں میں سلاخیان پیر کر اندھا کر دیا اور اوسے قتل نہ کیا۔ جب پرویز کو یہ خبر پہنچی۔ تو وہ آذربائیجان سے دارالملکت کو آیا۔ ہرمز کی حکومت اکیس برس نو چھینے اور ایک روایت میں ہے کہ بارہ برس رہی۔ پادشاہان فارس میں سے نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچھے اب تک اندھا کیا گیا ہے۔

۴۰۴۔ ہرمز کی عمارت میں ایک شخص کا دشمنی سے اس ہرمز کی ایک نیک سیرتی کی حکایت لکھی عیب نکالنا اور ہرمز کا تحمل سے اس شخص کا انصاف نکالنا ہے۔ جب اوس نے وہ مکان بنایا جو

مدائن کے مقابلہ و جملہ کے پاس تھا تو اوس نے بہت کمانا بکھلایا۔ اور چاروں طرف سے لوگوں کو بلوایا۔ اور انہیں کمانا کھلایا۔ پہراون سے پوچھا کیا اس مکان میں کوئی عیب ہی ہے۔ سب نے کہا۔ نہیں کوئی عیب نہیں ہے۔ لیکن ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا۔ کہ تین عیب اوس میں کھلم کھلا دکھائی دیتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ تمام آدمی اپنے مکانات دنیا میں بنایا کرتے ہیں۔ تو نے اپنے مکان میں دنیا بنائی ہے۔ یعنی اوس کے صحن اور کمرے بے انتہا بڑے بڑے وسیع کر دئے ہیں۔ اس سے یہ ہوگا۔ کہ گرمی میں دھوپ مکان میں بہت ہلکی۔ اور لو آئگی۔ اور اوس کے رہنے والوں کو ایذا ہوگی۔ اور ایام سرمایہ میں دھان سردی بہت ہوگی۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ تمام بادشاہ مکان دریاؤں کے متصل بنایا کرتے ہیں۔ تاکہ اوس سے اون کے رنج و غم اور تفکرات دور ہوں۔ اور پانیوں کو دیکھ دیکھ اون کی نگاہیں ٹھنڈی ہوں۔ اور ہوا مرطوب آئے۔ اور آنکھیں روشن رہیں۔ اور تو نے دجلہ کو چھوڑ دیا۔ اور بیابان میں جا کر گھر بنایا۔ اور تیسرا عیب یہ ہے کہ عورتوں کے حجر شمال کی طرف تو نے مردوں کے مکانات کے قریب بنائے ہیں۔ جہاں ہوا سب سے زیادہ چلتی رہتی ہے۔ دھان سے ہوا اون کی آوازوں کو اور اون کی خوشبوؤں کو مردوں میں بچائیگی۔ یہ بات غیرت اور حمیت کے خلاف ہے۔

ہرمز نے کہا۔ صحن اور مجلسوں کی وسعت کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا۔ سودہ تیرا اعتراض ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ مکانات وہ ہی اچھے ہیں جن میں نظر دور تک جائے رہی گرمی اور سردی کی شدت سوخنے شس (کٹان کے کپڑے) اور لباس اور آگ سے دور ہوتی ہے۔ اس کے لیے چھوٹے مکان کی ضرورت نہیں ہے۔ اور پانی کے پاس

ہونے کا جو تو نے ذکر کیا۔ اس کا یہ جواب ہے۔ کہ میں ایک مرتبہ اپنے باپ کے پاس تھا۔ اور وہ دجلہ کے کنارہ ایک مکان میں تھا۔ وہاں اس کے نیچے ایک کشتی غرق ہونے لگی۔ کشتی والوں نے میرے باپ سے فریاد کی۔ میرا باپ ہاتھ ملت رہ گیا۔ اور جو کشتیاں ہمارے مکان کے نیچے تھیں ان سے چلا چلا کر میرے باپ نے مدد کرنے کے لیے کہا۔ لیکن جب تک کہ یہ لوگ وہاں پہنچے ہی پہنچیں۔ وہ سب کے سب ڈوب گئے۔ اس وقت سے میں نے اپنے دل میں یہ قرار دے لیا۔ کہ میں ایسے شخص کے پاس نہیں رہوں گا جو مجھ سے زبردست ہے۔ اور میں نے شمال میں عورتوں کے حجرے اس لیے بنائے ہیں۔ کہ شمالی ہوا سب سے زیادہ رقیق اور بہت ہلکی ہوتی ہے اور عورتیں جو گہروں میں رہا کرتی ہیں۔ اس لیے ان کے واسطے یہ ہوا بہتر ہے۔ اس جگہ غیتے کا اعتراض بھی تیرا غلط ہے۔ کیونکہ مرد یہاں عورتوں کے پاس نہیں جاسکتے ہیں اور جو شخص اس مکان میں داخل ہوتا ہے وہ ملوک اور بندہ ہوتا ہے آگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔

لیکن توجہ یہ باتیں کتنا ہے اس کا سبب بجز میری دشمنی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ تاکہ اس کا سبب کیا ہے اس شخص نے کہا۔ کہ میرا ایک گانوں ہے۔ اور میں اس کا مالک ہوں۔ جو اس کا محصول آتا تھا اس سے میں اپنے بچوں کا خرچ چلایا کرتا تھا۔ مگر اب وہاں کے مرزبان نے اسے مجھ سے چھین لیا ہے میں تیرے پاس دو سال سے آیا ہوا ہوں۔ اور تجھ تک میری رسائی نہیں ہو سکتی ہے۔ میں تیرے وزیر کے پاس بھی گیا۔ اور اس سے فریاد کی۔ اس نے بھی میرا انصاف نہ دلایا۔ میں اب بھی سرکاری خراج جو اس گانوں کا سقر ہے دیا کرتا

ہوں۔ کہ کمین اگر خراج نہ دون تو اس کی ملکیت سے ہی میرا نام خراج نہ ہو جائے لیکن یہ ایک اور بھی بڑا ظلم ہے کہ خراج تو مین ادا کروں اور اس کی آمدنی دوسرا شخص لے۔

پھر ہر مرنے اپنے وزیر سے اس کا حال پوچھا۔ تو اس نے اس شخص کے بیان کی تصدیق کی۔ اور کہا مجھے اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر مین تجھے اس امر کی خبر کروں تو مرنے زبان مجھے کچھ نقصان نہ پہنچاے۔ اس پر ہر مرنے حکم دیا کہ جو کچھ مرنے نے اس سے لے لیا ہو۔ اس کا دو چاندہ اس سے دے اور دو برس تک اس کا زون لے لی خدمت کرے۔ گا زین زائے کو اختیار ہے کہ جو خدمت چاہے اس سے لے۔

۴۰۴۔ ہر مرنے کا فریاد یوں کے لیے صندوق بنوا پھر وزیر کو ہر مرنے نے موقوف کر دیا۔ اور اپنے دل اور ہر زنجیر اپنے دربار سے باہر تک لنگوانا۔ مین کہا۔ کہ جب وزیر ظالم سے ڈرتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ اور لوگ بھی اس سے ڈرتے ہوں گے۔ پھر اس نے ایک صندوق بنوایا۔ اور اسے قفل لگا کر اپنی مہر کر دی۔ اور اپنے دروازہ پر رکھوا دیا۔ اور اوسمین ایک شگاف رکھا۔ کہ فریادی لوگ اوسمین سے اپنے عرایض صندوق مین ڈال دیا کریں۔ اور ہر ہفتہ مین اسے کہوتا اور مظالم کی تحقیقات کرتا تھا۔ پھر اس نے یہ سچا کہ رعیت پر جو ظلم ہوتا ہے اسکی مجھے ہر ساعت خبر ملنی چاہیئے۔ اس لیے ایک زنجیر بنوائی۔ اور اس کا ایک سر اپنے دربار کی چیت مین لگوا دیا۔ اور دوسرا سر ایک روزن مین سے لیجا کر مکان کے باہر پہنچا دیا اور اوسمین ایک گنٹھ لگوا دیا جب کوئی فریادی آتا۔ تو اس زنجیر کو ہلاتا۔ اور اس سے گنٹھ بجتا۔ اور ہر مرنے خود اگر موجود



ہو جاتا اور مستغنیہ کی فریاد کی تحقیقات کرتا تھا اور انصاف کرتا تھا۔

## کسری پرویز بن ہرمز کی پادشاہی

۲۰۴۔ پرویز کا بہرام سے شکست کھانا اور ہرمز کا یہ پادشاہ نہایت ہی سخت گیر اور اپنی رائے کا  
اوسے مورق کے پاس جانے کا مشورہ دینا بڑا پابند تھا اور اوس کا رعب داب اور تقدیر  
کی مساعدت اور خزانہ کا جمع کرنا اس درجہ کو پہونچ گیا تھا کہ اس سے پہلے کوئی پادشاہ  
بھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ اور اسی واسطے اوسے پرویز کہتے تھے جس کے معنی مہین  
منظر و منصور۔ اسکے باپ کے ایام حیات میں ہی بہرام جو مہین نے اس کے باپ سے  
چغلی کھائی تھی کہ وہ اپنے آپ پادشاہ بننا چاہتا ہے۔ جب اسے یہ خبر ہوئی تو یہ  
آذربائیجان کو چھپ کر چلا گیا۔ اس باب میں مختلف روایتیں مہین جن کا بیان اور ہرمز چکا  
ہے۔ غرض جب یہ وہاں پہونچا۔ تو وہاں کے عظماء سلطنت اسکے طرفدار ہو گئے  
اور جو لوگ مدائن میں تھے وہ اس کے باپ سے پہرے گئے۔ جب پرویز نے سنا تو نہایت  
تیزی کے ساتھ مدائن کو چلا کہ کہیں بہرام جو مہین وہاں اوس سے پہلے نہ پہونچ جائے  
اور وہاں اوس سے پہلے اگر تاج سر پر کما اور تخت شاہی پر چلوں کیا۔ پہر اپنے باپ  
کے پاس گیا جس کو اندھا کر دیا گیا تھا۔ اوس سے کہا۔ کہ میری اسمین کوئی خطا نہیں ہے  
میں تو فقط اپنی جان کے خوف سے بہاگ گیا تھا۔ باپ نے اوس کی تصدیق کی۔  
اور اوس سے درخواست کی۔ کہ کسی ایسے شخص کو ہرمز و میرے پاس بھیج یا کہ جس سے  
میرا دل بہلے۔ اور جس نے مجھ سے سرکشی کی اور مجھے اندھا کیا ہے اوس سے بدلا  
لے ہرمز نے اوس سے عذر کیا۔ کہ ابھی چونکہ بہرام شکریہ لے چلا آ رہا ہے۔ انتقام میں

نہیں لے سکتا۔ ہاں البتہ جب بہرام پر فتح ہو جائیگی تو اس وقت میں انتقام لوں گا۔  
 پھر بہرام نہروان کی طرف چلا۔ اور پرویز بھی اس طرف پہنچا۔ اور فریقین کا مقابلہ ہوا  
 مگر پرویز نے دیکھا۔ کہ اس کے ساتھی لڑائی میں فتور ڈال رہے ہیں۔ اس لیے وہ ہلکا  
 گیا۔ اور باپ کے پاس پہنچا۔ اور اس سے سارا حال بیان کیا۔ اور مشورہ چاہا تو  
 نے کہا کہ مورق پادشاہ روم کے پاس جا۔

۲۰۵۔ پرویز کا ہلکا ہونا اور ہرمز کا قتل اور بہرام پہنچنا  
 ہرمز لیکر روانہ ہوا جن میں اس کے دو نواموں

جلاویہ اور بطام اور کردی بہرام کا بھائی بھی تھا۔ جب یہ لوگ ملائے۔ اسے نکلے تو انہیں  
 خوف ہوا۔ کہ بہرام اگر کہیں ہرمز کو پھر پادشاہ نہ بنا دے۔ اور اس کے بعد روم کے  
 پادشاہ کو کئے کہ ہم لوگوں کو کھڑا کر بیچ دے۔ اور وہ اس کی تحریر کے بموجب ہمیں بکڑ کر  
 اس کے حوالہ کر دے۔ اس واسطے انہوں نے پرویز سے اس کے باپ ہرمز  
 کے قتل کی اجازت چاہی۔ اس نے اس کا کچھ پورا پورا جواب نہ دیا۔ لیکن بندویہ اور  
 بطام اور چند اور ہمراہی لوٹے۔ اور ہرمز کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ پھر پرویز کے پاس جا  
 پہنچے اور ہر بڑی کوشش سے روانہ ہو کر فرات پار ہو گئے۔ اور ایک دیر میں آرام  
 کے لیے اُترے۔ لیکن اسی جگہ بہرام کے سواروں نے اسے آگیا۔ ان میں سب  
 سے آگے ایک شخص بہرام بن سیاوش اور تک پہنچا بندویہ نے پرویز سے کہا۔ کہ تو اپنے  
 بچنے کی کوئی تدبیر کر۔ پرویز نے کہا میں اس وقت کیا کر سکتا ہوں۔ بندویہ نے کہا۔ میں  
 تیرے واسطے اپنی جان دیتا ہوں۔ تو مجھے اپنے کپڑے دیدے۔ اور اس کے  
 کپڑے لیکر بہن لیے۔ اور پرویز اور اس کے ساتھی دیر سے نکل گئے۔ اور ہلاٹوں میں

جا چھے۔ پھر بہرام دیر میں آ پہونچا دیکھا تو بندویہ دیر پر پرویز کے کپڑے پہنے موجود ہے۔  
 اوس نے جانا کہ دیر پر پرویز ہے۔ اور بندویہ نے اوس سے درخواست کی۔ کہ کل صبح  
 لٹک کی مجھے مہلت دیجئے۔ تاکہ میں باطینان کل خدمت میں حاضر ہوؤں بہرام نے  
 اوسے مہلت دیدی۔ دو سکر روز معلوم ہوا۔ کہ یہ تو فریب تھا۔ اس واسطے بہرام بن  
 سیاوش اوسے پکڑ کر بہرام چوہین کے پاس لے گیا۔ اور چوہین نے اوسے قید کر دیا۔  
 پھر بہرام بن سیاوش اور بندویہ نے سازش کی کہ بہرام چوہین کو مار ڈالیں۔ لیکن بہرام چوہین  
 کو یہ حال معلوم ہو گیا اوس نے بہرام بن سیاوش کو قتل کر دیا۔ مگر بندویہ نکل کر کسی طرح  
 بھاگ گیا اور آذربائیجان چلا گیا۔

۲۰۴۔ پرویز کا مورین کی مدد سے آکر بادشاہ  
 ہونا اور بہرام چوہین کا قتل۔  
 اور پرویز بھاگ کر انطاکیہ پہونچا۔ اور اپنے آدمیوں  
 کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا۔ وہاں اوس نے

نصرت کا بھی وعدہ کیا اور پرویز کو اپنی بیٹی بھی دی۔ جس کا نام مریم تھا۔ بہر مورین نے بہت  
 بڑا لشکر تیار کیا جس کی تعداد ستر ہزار تھی اوس میں ایک سپاہی تھا جو ہزار آدمی کے برابر گنا جاتا  
 تھا۔ اور پرویز انہیں درست کر کے آذربائیجان کی طرف لایا۔ اور بندویہ وغیرہ بڑے  
 بڑے لوگ اور سردار چالیس ہزار سوار اصفہان فارس اور خراسان سے لیکر اوس سے  
 آئے۔ پھر وہ مدائن کو چلا۔ اور بہرام چوہین بھی اوس کے مقابلہ کو نکلا دو نو میں سخت لڑائی  
 ہوئی۔ اوس میں وہ سوار رومی مارا گیا جو ہزار آدمی کے برابر شمار ہوتا تھا۔ مگر بہرام چوہین کو  
 شکست ہوئی۔ اور وہ ترکستان کو چلا گیا۔ اور میدان معرکہ سے پرویز بڑھ کر مدائن میں پہونچا  
 اور رومیوں کو خوب انعام و اکرام دیا۔ جس کی تعداد دو کروڑ تک پہونچ گئی تھی۔ بعد ازاں  
 انہیں اپنے ملک کو بھیج دیا۔ اور بہرام چوہین کی ترکوں نے بڑی خاطر کی۔ اس واسطے

پرویز نے ترکون کے پادشاہ کی بی بی کے پاس آدمی بھیجا اور اسے بہت کثرت سے جواہر وغیرہ تحفے میں بھیجے۔ اور اس سے بہرام کے مار ڈالنے کے لیے کہا وہ راضی ہو گئی۔ اور کسی آدمی کے ذریعہ سے اسے قتل ہی کرادیا۔ لیکن ترکون کے پادشاہ کو یہ بہت ہی ناگوار گذرا۔ اور جب اس سے معلوم ہوا۔ کہ اس کی عورت نے اسے قتل کرایا ہے تو اسے طلاق دیدی۔

پھر پرویز نے بندویہ کو قتل کرادیا۔ اور جب بسطام کو قتل کرنا چاہا تو وہ ہباگ گیا اور طبرستان کی حصانت کی وجہ سے وہاں جا کر پناہ لی۔ مگر وہاں ہی پرویز نے کسی کو قتل کرادیا۔

۳۰۶۔ پرویز کا موریت کے بیٹے کی مدد کے لیے فرحان اور شہریزاد کو فوج دیکر روم پر بیعت اور قتل کی پادشاہی۔

پھر مارڈالا۔ اور ایک بطریق کو جس کا نام فوقاس تھا اپنا پادشاہ بنالیا۔ اس فوقاس نے موریت کی ذریت کو خوب قتل ویریا کیا۔ کمین اس کا ایک بیٹا کسریٰ پرویز کے پاس ہباگ کر آگیا۔ پرویز نے اس کو تاج پہنایا اور روم کا پادشاہ بنا کر اسے لشکر دیا۔ اور اپنے لشکر کے تین سردار کیے۔

ایک کا نام اون مین سے بوران تھا۔ اسے لشکر دیکر شام کو بھیجا۔ اور وہ اوسین گستاہوایت المقدس تک پہنچ گیا۔ اور وہ صلیب کی لکڑی لے لی۔ جسے نصاریٰ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو اس پر صلیب دی گئی تھی اور اسے لیکر کسریٰ پرویز کے پاس بھیج دیا دوسرا سپہ سالار وہ تھا جس کا نام شاہین تھا۔ اسے ایک اور لشکر دیکر مصر کو روانہ کیا

اوس نے اوسے فتح کر کے سکندریہ کی کنجیان پرویز کے پاس بھیج دیں۔  
تیسرا سپہ سالار جو سب سے بڑا تھا فرخان تھا۔ جس کے مرتبہ کو شہر ریز کہتے تھے۔ (یہاں  
کچھ غلطی ہے کیونکہ آگے چلکر شہر ریز ایک جدا ہی شخص معلوم ہوتا ہے) پھر اس فرخان  
کو باقی دوسپہ سالاروں کا بھی افسر کر دیا تھا۔ اس کی مان کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا  
وہ مخیب دیننی سورا ہی ہوتا تھا۔ اُسے پرویز نے بلایا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ روم کو  
لشکر بھیجوں۔ اور تیرے کسی بیٹے کو اوس پر سپہ سالار کروں۔ بتا کہ تیرے بچوں  
میں کون اس کام کے لائق ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ فلان میرا بیٹا تو لو مڑھی سے  
زیادہ چالاک اور ہار سے زیادہ محتاط ہے۔ اور فرخان سنان سے بھی زیادہ تیز ہے  
اور شہر ریز لو مڑھی سے زیادہ حلیم ہے۔ پرویز نے کہا۔ کہ میں حلیم کو پسند کرتا ہوں  
پھر اوس کو سپہ سالار کر دیا۔ وہ روم کی طرف گیا۔ اور اونیں قتل کیا۔ اور اودن کے  
شہر دن کو خراب اور برباد کر ڈالا۔ اور درختوں کو کاٹ کر ہینک دیا اور قسطنطنیہ تک جا پہنچا  
اور اوس کے پاس خلیج کے کنارہ قیام کیا۔ اور وہاں چاروں طرف لوٹ مار اور غارت  
کا بازار گرم کر دیا۔ لیکن اس پر ہی مورق کے بیٹے کی طرف کسی نے رجوع نہیں کیا۔ اور  
نہ اوس کی اطاعت کی۔ صفد اتنا ہوا۔ کہ رومیوں نے فساد کے سبب سے فو قاس  
کو مار ڈالا۔ اور اسکے بعد ہر قتل کو اپنا پادشاہ کر لیا۔ یہ وہ ہی شخص ہے کہ جس سے  
مسلمانوں نے شام کا ملک لیا ہے۔

۴۰۸۔ ہر قتل کا خواب اور اوس کا کسریٰ پر جب ہر قتل نے دیکھا۔ کہ اوس نے روم میں  
چڑائی کر کے نصیبین تک چلا آنا۔  
مچا رکھی ہے۔ اور اودن پر کیسی بلاناظر ہوئی ہے تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے نہایت

تضرع کے ساتھ دعا مانگی۔ پھر اوس نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص بڑی ڈارہی والا صدر مجلس پر اچھے کپڑے پہنے بیٹھا ہے۔ پہر ان دونوں کے پاس ایک شخص باہر سے آیا۔ اور اوس شخص کو مجلس سے گرا دیا۔ اور ہرقل سے کہا۔ کہ میں اس شخص کو تیرے حوالہ کرتا ہوں۔ اسی میں ہرقل کی آنکھ کھل گئی۔ مگر اوس نے اپنے خواب کو کسی سے بیان نہیں کیا۔ پھر دوسری رات کو بھی دیکھا۔ کہ یہی شخص پہر مجلس میں بیٹھا ہے۔ اور وہ ہی تیسرا شخص آیا۔ اور ایک زنجیر ہاتھ میں لے آیا۔ اور اوس کی گردن میں زنجیر ڈالی اور ہرقل کو دیدیا۔ اور کہا کہ میں نے کسریٰ کو بائبل تیرے حوالہ کر دیا۔ تو اوس پر بڑبائی۔ اوس پر غالب رہیگا اور اپنی مرادوں کو پہنچے گا۔ اور دشمن پا مال ہو جائینگے۔ پہر یہ خواب ہرقل نے اپنے عظماء سلطنت کے روبرو بیان کیا۔ اور سب نے کسریٰ پر بڑبائی کرنے کی راے دی۔ اور ہرقل مستعد ہوا۔ اور اپنے ایک بیٹے کو قسطنطنیہ پر خلیفہ کیا اور شہر یراز جس راستہ پر تھا اوس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے چلا۔ اور بلاد ارمنیہ میں اندر گس آیا۔ اور جزیرہ کارادہ کیا۔ اور نصیبین میں آمو جو دھوا۔ یہ دیکھ کر کسریٰ نے بھی ایک لشکر بھیجا۔ اور حکم دیا کہ موصل میں قیام کرے۔ اور شہر یراز کو اپنے پاس بلایا تاکہ دونوں ملکر ہرقل سے لڑائی کریں۔

۲۰۹۔ شہر یراز اور فرخان کی بغاوت کسریٰ سے اس باب میں روایتیں مختلف ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ شہر یراز بلاد روم کو گیا۔ اور شام کو پا مال کرتا ہوا اذرعات تک پہنچا۔ اور وہاں لشکر روم سے اوس کی لڑائی ہوئی۔ جس میں شہر یراز کو فتح ہوئی۔ اور اوس نے رمیون کو بگا کر ارمین خوب لوٹا اور لوٹدی غلام بنایا اور اس سے اوس کو بڑی قوت ہو گئی۔ پھر فرخان شہر یراز کے بھائی نے ایک روز شراب پی۔ اور کہا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے

کہ مین کسری کے سر پر بیٹھا ہوا ہوں۔ یہ خبر کسری کو بھی پہونچی۔ اوس نے شہر یراز کو اسکے بھائی کو لکھا کہ فرخان کو قتل کر دی۔ لیکن شہر یراز کو کسری کو لکھا کہ وہ بڑا بہادر ہے اور دشمن پر خوب اور سکا لوہا چما ہوا ہے۔ کسری نے مکر اور دسکو قتل کیلئے لکھا۔ پھر شہر یراز نے کچھ جواب لکھا۔ کسری نے تیسری مرتبہ پراوڑ دی لکھا شہر یراز نے اوس کے حکم کی تعمیل نہ کی۔ اس لیے کسری نے شہر یراز کو معز دل کیا۔ اور فرخان کو لشکر کی سرداری دیدی۔ شہر یراز نے اس کی اطاعت کی جب فرخان سپہ سالار ہو گیا۔ تو قاصد نے اوسے ایک چوٹا سا کسری کا شفقہ لاکر دیا۔ جس میں لکھا تھا کہ شہر یراز کو قتل کر دے۔ فرخان نے چاہا۔ کہ شہر یراز کو مار ڈالے۔ شہر یراز نے کہا اچھا بہتر ہے۔ مگر اتنی مجھے ملت دے۔ کہ مین اپنی وصیت لکھ دوں۔ اوس نے اوسے ملت دی۔ شہر یراز نے ایک ڈبہ منگایا اور اوس میں سے کسری کے تینون خطا نکال کر دکمائے۔ اور اوسے سارا حال بتا دیا۔ اور کہا میں نے تو تین مرتبہ تیرے باب میں لوٹ پلٹ کیا۔ اور تجھے قتل نہ کیا۔ اور تو چاہتا ہے۔ کہ کسری کی ایک تحریر پر مجھے قتل کر دے اس پر بھائی نے اوس کا عذر مان لیا۔ اور پھر اوس کو سپہ سالار کر دیا۔ اور کسری کے برخلاف دونو کے دونو روم کے پادشاہ کے طرفدار ہو گئے۔

۲۱۰۔ شہر یراز اور ہر قتل کا پردہ کے برخلاف پھر شہر یراز نے ہر قتل کے پاس آدمی بھیجا۔ اور اتفاق اور ہر قتل کا راہنہ کو قتل کرتا۔ لکھا کہ مجھے آپ سے ملنے کی ضرورت ہے

کہ وہ نہ تو قاصد دن کی زبانی طے ہو سکتی ہے اور نہ خطوں میں لکھی جاسکتی ہے۔ آپ پچاس رومی لےجئے اور میں بھی پچاس فارس والے ساتھ لیتا ہوں۔ اور مجھ سے اگر ملاقات کیجئے۔ پھر قیصر اپنا تمام لشکر لے کر آیا۔ اور اپنے جاسوسوں کو یہ بیکر شہر یراز کی خبر منگائی۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں کچھ دغا کا تو راوہ نہیں ہے۔ جاسوسوں نے

اگر خبر دی کہ وہ منہ پرچاس آدمیوں کے ہی ساتھ ہے۔ اس لئے قیصر نے بھی اسی قدر آدمی لیے۔ اور دونوں نے اگر ملاقات کی صرف بیچ میں ایک ترجمان تھا۔ شہر پہنچنے کے بعد مین نے اور میرے ساتھی نے تیرا ملک خراب کیا۔ اور جو کچھ کیا وہ سب تو جانتا ہے۔ اب کسریٰ ہم سے حسد کرنے لگا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ ہمیں مار ڈالے۔ اس واسطے ہم اوس سے پہر گئے ہیں۔ اور تیرے ساتھ ہو کر اوس سے لڑنا چاہتے ہیں۔ ہرقل اس سے خوش ہو گیا۔ اور دونوں نے اتفاق کر لیا۔ اور ترجمان کو مار ڈالا۔ تاکہ وہ افشائے راز کھین نہ کر دے۔

اب اور تو ہرقل لشکر لیکر نصیبین کو چلا۔ اور کسریٰ پر ویز کو اس کی خبر پہنچی۔ اس واسطے اوس نے ایک سپہ سالار راہزار نام کو بارہ ہزار فوج سے ہرقل کے دفعیہ کو روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ نینوے میں موسم کے قریب قیام کرے۔ اور جلد سے ہرقل کو اترنے نہ دے۔ اور وہ خود سکرۃ الملک میں ٹھہرا رہا۔ راہزار نے جاسوس بھیج کر خبر منگائی تو معلوم ہوا۔ کہ ہرقل کے پاس ستر ہزار فوج ہے۔ اوس نے کسریٰ کو اس کی اطلاع دی اور کہلا بھیجا کہ اس قدر بڑی فوج سے میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر پر ویز نے نہ مانا۔ اسی حکم دیا۔ کہ ہرقل سے لڑے۔ راہزار نے اوس کے حکم کی تعمیل کی۔ اور لشکر کو آراستہ کیا۔ اور ہرقل بھی کسریٰ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس مقام کو جہان راہزار پڑا ہوا تھا چوڑ کر دو راستے سے دریا کو عبور کر آیا۔ راہزار اوس کی طرف چلا۔ اور میدان میں آکر اوس سے لڑا۔ اور مارا گیا۔ اور چہ ہزار آدمی بھی اوس کے مارے گئے۔ باقی سب آگ کر چلے گئے۔ اس کی خبر پر ویز کو پہنچی۔ وہ اس وقت تک سکرۃ الملک میں ہی تھا۔ لشکر اوسے نہایت خوف ہوا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور ہرقل کے مقابلہ کی طاقت



اپنے مین نہ دیکھ کر وہاں تھمن ہو گیا۔ اور جو سردار کہ بہاگ گئے تھے اور مین تہدید آمیز خطوط لکھے۔ جس سے وہ بھی اوس کے برخلاف ہو گئے۔ چنانچہ اس کا ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں۔ انشا اللہ تعالیٰ۔

۲۱۱۔ پردیز کا دھوکہ سے ہرقل کے پاس پھر ہرقل آگے بڑھ کر مدائن کے قریب پہونچا سازشی خط پہونچانا اور اوس کی واپسی بڑھت سے اور شہر یراز کا اوس پر حملہ۔ اور پھر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب کسریٰ ہرقل سے عاجز ہو گیا

تو ایک فریب بنایا۔ اور شہر یراز کو ایک خط لکھا۔ اور اوس مین اوس کا بڑا لشکر یہ ادا کیا۔ اور نہایت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ جو کچھ مین نے تجھے حکم دیا تھا۔ کہ ہرقل کو تو ادھر لے آئے۔ اور یہاں وہ ہمارے قابو مین آجائے یہ تو نے بہت ہی اچھا کام کیا۔ اب وہ بہت اندر چلا آیا ہے۔ اور پہلے داکون پر پہونچ گیا ہے اب تو تو اوس کے پیچھے سے آ۔ اور مین اوس کے سامنے سے آتا ہوں۔ اور ہم تم فلاں روز دو نوئل جاینگے اوس وقت رو میون مین سے کوئی بھی نہ بچ سکیگا۔ پھر اس خط کو آبتوس کی لکڑی مین رکھا۔ اور مدائن کے قریب دیر مین یک راہب رہتا تھا اوسے بلایا۔ اور اوس سے کہا میرا ایک کام ہے۔ اوس نے کہا۔ مین کس لاین ہوں۔ کہ پادشاہ کو میری ضرورت پڑی ہے۔ مین تلح ہوں جو حکم ہو بجا لاؤں۔ پردیز نے کہا۔ تجھے معلوم ہے کہ رومی یہاں ہمارے قریب آگئے ہیں۔ اور اونہوں نے راستہ بند کر لیا ہے۔ اور جو لوگ میرے شام کے ملک مین ہیں ان سے مجھے کچھ کہنا ہے۔ اور تو لفسرائی ہے۔ جب تو ان رو میون پر جو کرگزریگا۔ تو اونہیں تجھ سے کچھ اندیشہ نہ ہوگا۔ مین نے ایک خط لکھا ہے۔ اور وہ اس ٹوڈے مین سے تھا اوسے شہر یراز کے پاس پہونچا دے

اور اوس کے صلہ میں اوسے دوسو دینار دے۔

جب اوس راسخ بنے وہ خط لیا۔ تو اوسے کو لکھ پڑھا۔ پہر اوسے اوسے میں رکھ لیا اور روانہ ہوا۔ جب وہ رومیوں کے لشکر کے قریب پہونچا۔ تو وہاں رومیوں کو اور رومیوں اور ناقوسوں کو دیکھا تو اوس کے دل میں رحم آگیا۔ اور دل میں کہا۔ کہ اگر میں نے ان نصرانیوں کو مار ڈالا تو میں بہت ہی بُرا آدمی ہونگا۔ اس لیے وہ ہر قتل کے سراپردہ پر آیا۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ اور پروردگار کا خط اوسے دیدیا۔ اوس نے اوسے پڑھا۔ اسی میں اوس کے لوگوں نے ایک اٹھ شخص کو لا کر حاضر کیا۔ جسے اونہوں نے شام کے راستہ سے پکڑا تھا۔ اور جسے کسریٰ نے بھیجا تھا۔ اوس کے پاس ہی ایک خط تھا جسے شہر پران کی طرف سے کسریٰ کے نام لکھا گیا تھا۔ اوس میں لکھا تھا کہ میں نے پادشاہ روم کو بڑے مکر اور دھوکے دے دلا کر اپنی طرف سے مطمئن کیا ہے اور وہ ملک میں آپ کے ارشاد کے بموجب اب آہونچا ہے۔ اب مجھے پادشاہ حکم دے کہ کون سے روز اوس سے لڑائی کی جائے۔ کہ میں پیچھے سے آؤں اور آپ آگے سے اوس پر حملہ کریں۔ تاکہ اوس میں سے نہ تو ہر قتل اور نہ اوس کی فوج کا ایک آدمی بھی بچ کر نکل سکے۔ اور اوس سے کہا کہ کوئی راستہ سوچ کر تجویز کیجئے کہ جس میں ہر قتل کو بڑا لیا جائے۔

جب پادشاہ روم نے یہ دوسرا خط بھی پڑھا۔ تو اوس کو پہر اس معاملہ میں کچھ شبہ نہ ہوا اور نہرزم کی طرح پیچھے کو لوٹا۔ تاکہ اپنے ملک میں جلد پہونچ جائے۔ اب یہ خبر شہر پران کو پہونچی۔ کہ رومی لوٹے جاتے ہیں۔ اوس نے چاہا کہ رومیوں نے جو اوس سے خلاف عہد کیا ہے۔ اوس کا عوض اوس سے لیا جائے۔ اس واسطے رومیوں کو اوس نے

گمیرا۔ اور اودن کا راستہ روک کر خوب قتل کیا۔ اور کسریٰ کو ملک کہ مین نے  
رومیوں کے ساتھ حیلہ کیا تھا کہ جس سے وہ عراق میں آئیے گئے تھے۔ اور اسی کے ساتھ  
کتے ہی سردار بھی اودن کے پکڑا کر اس کے پاس بھیجے۔

۲۱۲۔ نبی صلعم کی پیشین گوئی رومیوں کی اسی حادثہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
فتح کی نسبت اور اس کا سچ ہونا۔ نازل فرمائی ہے اَللّٰهُ غَلَبَتِ الرُّومُ

فَیْ اَآذَنَی الْاَکْثَرِیْنَ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَیْهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بَضْعِ سِنَیْنِ رومی نصاریٰ اوس  
سرزمین میں جو جزیرہ عرب سے نزدیک ہے مغلوب ہو گئے ہیں۔ مگر یہ لوگ اس مغلوبیت کے  
بعد چند سال میں بہر غالب آجائینگے۔) یہاں اوس سرزمین سے جو نزدیک ہے اذعات کے  
مقام سے مراد ہے۔ اور یہ مقام رومیوں کے ملک کا عرب سے نہایت نزدیک ہے  
یہاں رومیوں کو ایک لڑائی میں شکست ہو گئی تھی۔ اور نبی صلعم کو اور نیز سب مسلمانوں  
کو اہل فارس کی فتح رومیوں پر اوس وقت بُری معلوم ہوئی تھی۔ کیونکہ رومی اہل کتاب ہیں  
اور کفار اس سے خوش ہوئے تھے۔ کیونکہ مجوسی بھی اونہیں کی طرح اُمی تھے۔ جب  
یہ آیتیں نازل ہوئیں تو حضرت ابو بکر الصدیق نے ابی بن خلف سے اس امر کی شرط  
کی تھی کہ رومیوں کو نو برس کے اندر اندر فتح ہوگی۔ اور شرط میں تیراؤ نہ پڑے۔  
حضرت ابو بکر جیت گئے۔ اوس وقت شرط بدنام حرام نہیں ہوا تھا۔ جب رومیوں کو فتح  
ہو گئی۔ تو اوس کی خبر رسول اللہ صلعم کے پاس یوم النحر یعنی ۱۰ مئی کی تھی۔

اودن نشانیموں کا بیان جو کسریٰ نے رسول اللہ صلعم کو سب سے پہلے

۲۱۳۔ کسریٰ کے محل کا شکبہ ہونا اور ان نشانیموں میں سے یہ نشانیاں ہیں۔ کہ کسریٰ

دجلۃ العورا کا ٹوٹنا محمد صلعم کی بعثت کی وجہ سے  
 دولت یشمار صفت کر دی تھی۔ اور اپنے دربار کے لیے ایک ایسا محل بنوایا تھا  
 کہ دنیا میں اس کا نظیر نہ تھا۔ اور کسریٰ کے پاس تین سو ساٹھ کاہن ساحر اور منجم وغیرہ  
 تھے اور ان میں ایک عرب بھی تھا جس کا نام سائب تھا۔ باذان نے اسے لکھن  
 سے بھیجا تھا۔ کسریٰ کو جب کوئی ایسا امر پیش آتا کہ جس سے اسے بچ ہوتا تو وہ  
 اومنین اکٹھا کرتا اور ان سے کتنا دیکھو یہ معاملہ کیسے ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا تو کسریٰ نے صبح اٹھ کر  
 دیکھا۔ دیکھتا کیا ہے کہ دجلۃ العورا کا بند ٹوٹ گیا۔ اور اس کا محل بغیر نقل شکستہ ہو گیا  
 جب اس نے یہ دیکھا تو اسے اندیشہ ہوا اور کہا محل شکستہ ہو گیا۔ اور دجلۃ العورا ٹوٹ  
 گیا۔ شاہ شکست یعنی بادشاہ ٹوٹ گیا۔ پہر اپنے کاہن ساحر اور منجم بلوائے۔ اور ان  
 میں سائب کو بلایا۔ اور ان سے کہا۔ دیکھو یہ کیا بات ہے۔ جب اونہوں نے  
 غور کیا اور اس کے معاملہ کو سوچا۔ تو آسمان کے اقطار بند پائے اور زمین میں تاریکی  
 نظر آئی۔ اس سے جو کچھ اونہوں نے اپنے علم کے پانسہ ڈالے سب خالی گئے  
 اس کچھ نہ معلوم ہوا۔ لیکن سائب اسی دہن میں اندھیری رات میں زمین کے ایک  
 ٹیلہ پر سوراہا۔ دیکھتا کہا ہے۔ کہ ایک برق حجاز کی طرف سے چمکی اور مشرق تک  
 پہنچ گئی۔ جب صبح ہوئی تو اسے پنے قدموں کے تلے ایک سبز باغ نظر آیا۔ پھر کسا  
 اگر میرا قیافہ صحیح ہے۔ تو میرے نزدیک مجھ سے ایک سلطان نکلیگا۔ جو مشرق  
 تک پہنچ جائیگا۔ اور اس کی وجہ سے زمین سرسبز رہ جائیگی۔ کہ اس سے بہتر  
 کسی بادشاہ کے زمانہ میں سبز نہ ہوئی ہوگی۔ جب یہ کاہن اور ساحر اور منجم اکٹھے ہوئے

سے ملے اور انہوں نے جو حال تھا وہ دیکھا۔ اور سائب نے جو دیکھا تھا وہ بھی اونیس معلوم ہوا۔ تو آپس میں انہوں نے کہا کہ یہ بات جو ہم پر مخفی رہی۔ اور ہمارے علوم کی وہاں تک رسائی نہ ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی پیدا ہوا ہے۔ یا مہوش ہونے والا ہے۔ کہ وہ یہاں کی بادشاہی چھین لیگا۔ اور یہ سلطنت سٹ جائیگی اگر یہ بات کسریٰ سے ہم کہیں کہ اس کی سلطنت جاتی رہیگی۔ تو وہ ضرور ہمیں قتل کر ڈالیگا۔ اس سے سب نے اتفاق کیا کہ اسے یہ حال نہ بتائیں۔

۴۴- کاہنوں کا کسریٰ کو محمد صلعم کی بعثت کا اور سب نے کسریٰ سے کہا۔ کہ ہم نے اپنے علم سے دیکھا تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ وجہ العورا

اور محل شاہی کی بنیاد خمس ساعت میں رکھی گئی تھی۔ جب یس و نہار کی گردش ہوئی تو اس نحوست کا وقت آگیا۔ اور جو خمس گھڑی میں بنیاد ڈالی گئی تھی وہ گر گئی۔ اب ہم حساب کرتے ہیں اور تجھے بتاتے ہیں اس وقت تو انکی بنیاد رکھ دہ پہر تکریگے۔ بہر حساب کر کے اسے بنیاد ڈالنے کی ساعت بتائی اور اس نے وجہ العورا کو بیت روپیہ خرچ کر کے اٹھ مہینے میں بنوایا۔ جب تیار ہو گیا۔ تو کہا میں اس کی دیوار پر بیٹھتا ہوں۔ انہوں نے کہا اچھا آپ بیٹھے۔ پھر کسریٰ اپنے سرداروں کو لیکر اس پر گیا اور وہاں بیٹھا دیکھتا کیا ہے کہ وجہ کی بنیاد تو نیچے سے دھس گئی۔ اور بڑی مشکل سے مرتے مرتے بچا۔

جب لوگوں نے اسے وہاں سے نکال لیا۔ تو اس نے کاہن اور ساحراؤں پر خیمہ اکٹھے کیے اور ان میں سے کوئی سو کے قریب مل ڈالے۔ اور کہا کہ میں نے تمہیں اتنا بڑا اعزاز دیا۔ اور بڑی بڑی تحواہیں تمہاری مقرر کی ہیں۔ پھر یہی تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو

وہ بولے غریب پرور۔ جان بٹناہ۔ ہم حساب میں چوکے۔ جیسے اور لوگ ہم سے پہلے  
 چوک چوک گئے ہیں۔ پہر اونہون نے حساب کر کے ایک اور ساعت بتائی۔ اور وہ  
 عمارت بنائی گئی۔ اور تیار ہو جانے پر اسے وہاں بیٹھنے کی اونہون نے اجازت  
 دی لیکن کسریٰ کو خوف ہوا۔ اس لیے وہ گھوڑے پر سوار اس پر گیا۔ دیکھتا کیا ہے  
 کہ دجلہ کی بنیاد پھر دہس گئی پھر اس کی بڑی شکل۔ سے جان بچی۔ اور اس نے پھر اونہون  
 بلایا۔ اور کہا میں تمہیں سب کو قتل کر دوں گا نہین تو بیچ بیچ کدو۔ آخر لاچار اونہون نے  
 بیچ بیچ بیان کر دیا۔ کسریٰ نے کہا۔ افسوس پہلے مانسو پہلے سے تم نے کیوں نہ کہا  
 میں اسے سوچتا۔ اور اس میں کوئی بات نکالتا۔ بولے کہ ہم نے خوف کے سبب سے  
 آپ سے یہ بات نہ کہی تھی۔ پھر کسریٰ نے اونہون چھوڑ دیا۔

۲۱۵۔ وجلۃ العور کے ٹوٹ جانے اور  
 اور جب دیکھا کہ دجلہ قابو میں نہیں آتا۔ تو اس نے  
 اوس کے بنانے سے کنارہ کیا۔ اسی جگہ سے  
 بے مزیت رخصت کی وجہ۔

وہاں بطلح یعنی کہا بڑی گئے ہیں۔ اس سے پیشتر وہاں نہ تھے۔ اور زمین سب آبا و اجداد پر  
 تھی۔ سنہ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذیفہ السہمی کو کسریٰ کے پاس بھیجا  
 تھا اس سال فرات اور دجلہ میں اس قدر سیلاب آیا تھا۔ کہ اوس جو جڑہ کرنے تو کہی پہلے آیا  
 اور نہ اب تک بعد میں آیا ہے اس سے بند میں شگاف پڑ گئے۔ اور بند کی بنیاد دہس گئی  
 کسریٰ نے بہت کوشش کی۔ کہ بند باندھے مگر بانی کا ایسا زور تھا۔ کہ کسی طرح اس  
 کی مرمت نہ ہو سکی۔ اور بانی بطلح کی طرف پہر گیا۔ اور کیمتوں میں پانی پھیل گیا۔ اور کتنے  
 ہی ضلع غرق کر دیئے۔ پہر عرب فارس کے ملک میں گئے۔ اور فارس والوں کو ادنیٰ  
 لڑائیوں سے فرست نہ ملی۔ اور یہ بند کے شگاف بڑھنے لگے۔ جب حجاج کا زمانہ آیا

تو اور شگاف پیدا ہو گئے۔ حجاج نے اونہیں اس لیے مسدود نہ کیا۔ کہ اوس سے دھقانوں کو نقصان ہوتا تھا۔ اور ان دھقانوں نے اوس پر ابن الاشعث کی طرفداری کی تہمت لگائی تھی۔ اس واسطے بنی مین بہت بڑی خرابی پیدا ہو گئی۔ اور پھر آدمیوں کو اوس کا بنانا مشکل ہو گیا۔ اسی وجہ سے وہ اب تک ویسا ہی بڑا ہوا ہے۔

۲۱۶۔ کسریٰ پر فرشتہ کا ہدایت کے لئے ابوسلمہ ابن عبد الرحمن بن عوف نے بیان کیا ہے جانا اور کسریٰ پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ کو

بھیجا۔ اس وقت وہ اپنے ایوان کے ایک کمرے میں تھا۔ اوس کمرے میں کسی کو رسائی نہیں ہوتی تھی۔ دیکھتا گیا ہے کہ وہ فرشتہ اوس کے سر پر کھڑا ہے۔ اور ہاتھ میں ایک عصا ہے اس وقت دو پہر کی شدت سے گرمی پڑ رہی تھی۔ اور کسریٰ قیلولہ کے لیے لیٹا ہوا تھا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا تو مسلمان ہو جا۔ نہیں تو میں اس عصا کو توڑ ڈالوں گا کسریٰ نے کہا اچھا ذرا ٹھیرہ لوٹ گیا۔ پھر کسریٰ نے اپنے پہرہ والوں اور دربانوں کو بلایا۔ اور ان پر سخت ناراض ہوا۔ اور کہا کہ شیخخص کیسے مکان میں آئی گیا۔ اونہوں نے کہا یہاں تو کوئی نہیں آیا۔ اور ہم نے کسی کو یہی نہیں دیکھا۔ جب دوسرا سال ہوا تو اسی ساعت میں وہ فرشتہ پہر آیا اور کہا یا تو تو مسلمان ہو جا۔ ورنہ اس عصا کو توڑ ڈالوں گا کہا ذرا ٹھیر جا۔ اور پہرہ والوں اور دربانوں پر غصہ کیا۔ جب تیسرا سال ہوا تو فرشتہ پہر آیا اور کہا مسلمان ہو تا ہے تو ہو ورنہ میں عصا کو توڑے ڈالتا ہوں۔ کہا ذرا ٹھیر کر اوس نے عصا توڑ دیا۔ پھر نکل کر چل دیا۔ پھر اوس کا ملک برباد ہو گیا۔ اور اوس کا بیٹا اور فارس والے نکل گئے اور وہ مار ڈالا گیا۔

اور حسن بصری نے بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ

کسریٰ پر اللہ تعالیٰ کی محبت کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا تھا۔ اوس نے اوسکے گھر کی دیوار سے ایک انگشت نکالی۔ جس کے نور سے اوجھلا ہو گیا۔ جب کسریٰ نے دیکھا تو گھبرا یا۔ فرشتہ نے کہا ڈرو مت کسریٰ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا ہے۔ اور اوس پر کتاب نازل فرمائی ہے اوس کی اطاعت کر۔ اوس سے تیری دنیا اور آخرت اچھی ہو جائیگی۔ کہا اچھا میں دیکھوں گا۔

### واقعہ ذمی قار اور اوس کا سبب

۲۱۶۔ منذر کے بعد کسریٰ کا عدی کی معرفت کتے ہیں۔ کہ جب نبی صلعم نے سنا کہ ربیعہ کو منذر کے بیٹوں کو انتخاب کے لیے بلوانا۔ کسریٰ کے لشکر پر فتح ہوئی تو فرمایا کہ یہ پہلا ہی دن ہے جس میں عربوں نے عجیون سے اپنا انصاف لیا ہے۔ اور میرے سب سے فتح حاصل کی ہے۔ یہ بات لوگوں نے حضرت کی یاد کر لی تھی۔ اور یہ بات رسول اللہ نے اوس کی روزگاری تھی جس روز یہ واقعہ ہوا تھا۔ ہشام بن محمد نے بیان کیا ہے۔ کہ عدی بن زید البقیعی اور اوس کا بھائی عمار جسے اُبیؓ کہتے تھے اور عمرو جسے سمی کہتے تھے شاہان کسریٰ کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور بالکل اونہیں کے ہو گئے تھے۔ اور جب منذر ابن المنذر پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے نعمان کو عدی بن زید کی گود میں دیدیا تھا۔ اور اوسکے نعمان کے سوا اور بھی گیارہ بیٹے تھے۔ جن کو حصم جمال کے سبب اشاہب (گورا) کہتے تھے۔

جب منذر ابن منذر مر گیا۔ اور اوس کی اولاد رہ گئی۔ تو کسریٰ بن ہرمز نے جاہلہ۔ کہ ادون میں سے کسی کو پند کر کے عرب پر پادشاہ کرے۔ اور عدی بن زید کو بلایا۔ اور منذر کی



اولاد کا حال اوس سے پوچھا۔ اوس نے کہا کہ وہ بڑے مرد ہیں۔ کسریٰ نے حکم دیا کہ اونہیں بلائے۔ عدی نے اونہیں لکھ کر بلوایا۔ اور اپنے پاس ٹھیرایا اور لوگوں پر ایسا ظاہر کیا۔ کہ نعمان پر اوس کے بہائیوں کو وہ ترجیح دیتا ہے۔ اور نعمان کا پادشاہ ہونا نہیمن چاہتا اور سب بہائیوں کو الگ الگ بلا کر بات چیت کی۔ اور ادن سے کہدیا کہ جب پادشاہ تم سے پوچھے۔ کہ عربوں کا تم بندوبست کر سکتے ہو۔ تو کہنا کہ ہم عربوں کا تو بندوبست کر سکتے ہیں۔ مگر نعمان کا نہیں کر سکتے۔ اور نعمان سے کہدیا کہ جب پادشاہ تجھ سے سوال کرے کہ تو اپنے بہائیوں کا بندوبست کر سکتا ہے۔ تو کہنا کہ جب میں بہائیوں کا بندوبست نہ کر سکا تو پہر کس کا کر سکوں گا۔

۲۱۸۔ کسریٰ کا عدی کی تبریر سے نعمان کو ایک شخص بنی مرثیا کا تھا اوس کا نام عدی ابن پادشاہ کرنا اور عدی ابن مرثیا کا بیٹا عدی ابن زید اور شاعر تھا اور اسود بن منذر سے کہتا تھا کہ تو جانتا ہے میں تیرا طرفدار ہوں اور میری نظر تجھ پر ہے میں چاہتا ہوں کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کر۔ کیونکہ وہ کسی طرح تیرا قدا نہیں ہے لیکن اسود نے اوس کی بات نہ مانی۔ جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا تو اوس نے ایک ایک کر کے کسریٰ کے رو برو اونہیں پیش کیا۔ اور کسریٰ نے ادن سے پوچھا تم عربوں کا بندوبست کر سکتے ہو۔ اونہوں نے کہا ہاں مگر نعمان کا نہیں کر سکتے جب نعمان اوس کے پاس حاضر ہوا تو کسریٰ نے دیکھا کہ وہ بد شکل سنج زنگ چٹلا پست قد ہے۔ کسریٰ نے پوچھا کیا تو اپنے بہائیوں کا اور عربوں کا بندوبست کر سکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ہاں اگر مجھ سے اپنے بہائیوں کا ہی بندوبست نہ ہو سکا۔ تو پہر اور کس کا میں کر سکوں گا۔ کسریٰ نے اوسے پادشاہ کر دیا۔ اور خلعت شہنشاہی

اور تاج ملوکا جس کی قیمت ساٹھ ہزار درہم تھی اسے پہنایا۔ یہ سکر عدی ابن مرثیہ نے  
 اسود سے کہا چل دو رہو تو نے میرا کمانہ مانا جس سے تجھے یہ نقصان اٹھانا پڑا۔  
 پہر عدی بن زید نے کمانا تیار کرایا۔ اور عدی بن مرثیہ کو اپنے یہاں بلایا۔ اور اوس  
 سے کہا میں جانتا ہوں تو اسود کو چاہتا تھا۔ کہ پادشاہ ہوئے۔ اور میرے آدمی نعمان  
 کو چاہتا تھا کہ یہ نہ ہو۔ اس باب میں مجھے ملامت نہ کرنا چاہیئے۔ میں بھی اسطرح  
 چاہتا تھا۔ کہ میرا آدمی ہوا و تیرا آدمی نہ ہو۔ اب میں چاہتا ہوں۔ کہ تو مجھ سے برخ نہ رکھے  
 کیونکہ اس میں جس قدر مجھ کو فائدہ ہوا ہے اس سے تجھے کچھ کم فائدہ نہیں ہوا ہے  
 اور ابن مرثیہ کو قسم دی۔ کہ تو میری ہجو نہ کرنا۔ اور نہ کہی دل میں کینہ رکھ کر بدی کرنا۔ ابن مرثیہ  
 اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور قسم کمانی کہ میں تو ہمیشہ تیری ہجو کرونگا اور جہاں تک ہو سکے گا تجھ سے  
 کینہ رکھوں گا۔

۲۱۹۔ ابن مرثیہ کی تبریر سے نعمان کا  
 عدی ابن زید کو بلا کر قید کرنا

تو نہ ملی۔ اب تو عدی سے اپنا بدلہ لے۔ کیونکہ بعد اگر دل آزرہ ہوں تو اونہیں  
 پہنچ نہ نہیں آتی ہے۔ میں نے تجھ سے پہلے کہا تھا۔ عدی ابن زید کا کمانہ ماننا  
 مگر تو نے میری بات نہ سنی۔ اب میں چاہتا ہوں۔ کہ جو کوئی چیز تیرے پاس آئے  
 تو تو اسے مجھے دکھا دیا کر۔ چنانچہ اسود نے اس کے کہنے کی تعمیل کی۔ ابن مرثیہ  
 بڑا مالدار تھا۔ نعمان کو ہمیشہ ہدیہ اور تحفے دیتا رہتا تھا اس سے نعمان اس کا نہایت  
 اکرام کرنے لگا۔ اور ابن مرثیہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب عدی ابن زید کا ذکر آتا تو وہ اس کی  
 تعریف کرتا مگر اس قدر کہدیتا کہ وہ بڑا مسکار و غاباز ہے۔ اس طرح اس نے نعمان کے

آدمیوں کو گانٹھ لیا۔ اور سب اوس کے ہوا خواہ ہو گئے۔ اور ابن مرثیہ نے انہیں ایسا کر لیا کہ نعمان کے پاس جا کر رہ سنانے لگے۔ کہ عدی ابن زید کہتا ہے نعمان میرے معاملہ ہے۔ میں نے ہی اوس سے بادشاہ بنایا ہے جب یہ خبریں متواتر نعمان کے کان میں ڈالی گئیں۔ تو نعمان اوس کا دشمن ہو گیا۔ اور عدی ابن زید کو لکھا کہ میرے پاس ہو جا۔ عدی نے کسریٰ سے اجازت لی۔ اور جب اوس نے اجازت دیدی۔ تو وہ نعمان کے پاس آیا۔ لیکن نعمان نے اوس کو دربار میں نہ بلایا۔ بلکہ اوس سے قید کرویا۔ اور دربار کے آنے سے اوس کی ممانعت کر دی عدی ابن زید شاعر تھا قید خانہ میں شعر کہا کرتا تھا۔ جب یہ اشعار عدی کے نعمان نے سنے تو اوس سے عدی کے قید کرنے سے ندامت ہوئی۔ پہلے سے یہ ہی خوف ہوا۔ کہ اگر چھوڑ دوں تو مجھے کچھ نقصان نہ پہنچائے۔

۳۴۰۔ ابی کی سفارش سے کسریٰ کا عدی کو بچھر عدی نے اپنے بھائی ابی کو کچھ بیتیں چھوڑنے کے لیے لکھنا اور نعمان کا عدی کو قتل کرنا لکھ کر بھیجیں۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ جب اوس نے یہ ابیات اور اوس کا خط پڑھا۔ تو کسریٰ سے اوسکی نسبت ذکر کیا۔ کسریٰ نے نعمان کو اوسکی نسبت ایک خط لکھا اور ایک شخص کو بھیجا اوس کو کہا۔ کہ عدی کو چھوڑ دو عدی کا بھائی بھی ساتھ آیا تھا۔ کسریٰ کا قاصد ابھی نعمان کے پاس گیا ہی نہیں کہ یہ خوشی خوشی اپنے بھائی کے پاس قید خانہ میں گیا۔ اور کہا کہ بادشاہ نے تیرے چھوڑ دینے کے لیے نعمان کو لکھا ہے۔ عدی نے کہا۔ تو تو اب میرے پاس سے کہیں مست جا۔ اور بادشاہ کا خط مجھے دے۔ کہ میں اوس سے نعمان کے پاس بھیج دوں۔ کیونکہ اگر تو میرے پاس سے نکل کر باہر جائیگا۔ تو نعمان مجھے مار ڈالے گا۔

مگر اوس نے نہ مانا۔

اس پر عدی کے دشمن نعمان کے پاس گئے۔ اور اوسے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ اور عدی کے اطلاق سے اوسے ڈرایا۔ نعمان نے اونہیں عدی کے پاس بھیجا۔ اور اونہوں نے اگر اوس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اور کہیں دفن کر دیا۔

پھر جب قاصد نعمان کے پاس آیا۔ اور خط دیا۔ تو اوس نے کہا بسر جو چشم۔ اور قاصد کو چار ہزار مثقال اور ایک لوٹ پی دی۔ اور کہا۔ صبح کو قید خانہ سے جا کر اوسے لے آنا۔ جب صبح کو قاصد قید خانہ میں گیا۔ تو دیکھتا کیا ہے کہ وہاں تو عدی کا پتہ بھی نہیں۔ اور پرے والوں نے کہا۔ وہ تو مدت ہوئی مر گیا۔ قاصد نعمان کے پاس لوٹ کر آیا۔ اور کہا میں نے اوسے کل دیکھا۔ اور آج وہ وہاں نہیں ہے۔ کہا تو چھوٹ کہتا ہے۔ اور اوسے اور رشوت دی۔ اور اوس سے عہد پیمان لے لے لے کہ کسریٰ سے یہ نہ کہے۔ بلکہ اوس سے کہے۔ کہ اوس کے پہونچنے سے پیشتر ہی عدی مر چکا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ نعمان کو اوس کے قتل کرنے سے ندامت ہوئی تھی۔ اور عدی کے دشمن نعمان کو کچھ دھمکیاں سی دیتے تھے۔ جس سے نعمان کو سخت خوف ہوا۔

۲۲۱۔ نعمان کی سفارش سے زید بن عدی پر ایک مرتبہ نعمان شکار کے لیے گیا۔ وہاں کا کسریٰ کے پاس نوکر ہونا اور زید کا کسریٰ کے لیے نعمان سے بیٹی لینے کو جانا۔

نعمان اوس سے بہت ہی خوش ہوا۔ اور اوس کے باپ کی نسبت جو اوس نے کیا تھا اوس سے اوس کا بہت کچھ عذر کیا۔ اور اوسے کسریٰ کے پاس بھیجا۔ اور اوسکی

سفارش کی۔ اور لکھا کہ او سے اسکے باپ کی جگہ مقرر کر لے۔ کسری نے زید بن عدی کو عدی کی جگہ مقرر کر لیا۔ زید کا کام کسری کے یہاں کھنڈ پڑھنے کا تھا خاص کردہ تحریر اور اس کے ذریعے سے ہوتی تھیں جو عربوں کو بھیجی جاتی تھیں۔ کسری نے اس سے نعمان کا حال پوچھا اس نے نعمان کی اس سے بڑی تعریف کی۔ اور بادشاہ کے پاس کئی سال تک اپنے باپ کے عہدہ پر مقرر رہا اور کسری کے دربار میں اکثر اس کا جانا آنا رہتا تھا۔

عجم کے بادشاہوں کے یہاں عورتوں کی کچھ صفتیں لکھی ہوتی تھیں۔ اور ان اوصاف کی عورتیں وہ ملکوں سے اپنے واسطے منگایا کرتے تھے۔ لیکن عرب کو آدمی نہیں بھیجتے تھے۔ زید بن عدی نے کسری سے کہا میں جانتا ہوں تیرے غلام نعمان کے یہاں اس کی بیٹی اور اس کے چچوں کے بیٹل سے بھی زیادہ اسی صفات کی لڑکیاں موجود ہیں۔ کسری نے کہا۔ تو تو اسے لکھ۔ زید نے کہا۔ حضور عربوں میں اور خصوصاً نعمان میں سب سے بری بات یہ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو عجیبوں سے بڑا مکرم سمجھتے ہیں۔ اس لیے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ انہیں کہیں چہا سکے۔ ہاں البتہ اگر میں خود گیا۔ تو پہر اس کی مجال نہیں کہ وہ انہیں چہا سکے۔ اس لیے آپ مجھے بھیج دیجئے۔ اور میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھی بھیجئے۔ کہ وہ عربی سمجھتا ہو اس واسطے کسری نے اس سے نعمان کے پاس بھیجا۔ اور ایک اور تیز آدمی بھی اس کے ساتھ کیا۔

|                                          |                                                   |
|------------------------------------------|---------------------------------------------------|
| ۲۲۲۔ زید کا نعمان کے جواب کا ترجمہ کر کے | پہر یہ دو نوزوانہ ہوئے۔ اور حیرہ پہونچے اور نعمان |
| کسری کو نعمان کا دشمن بنانا۔             | کے دربار میں گئے۔ اور اس سے کہا بادشاہ            |

کو اپنے واسطے اور نیز اپنے بیٹوں کے واسطے لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تجھے اپنے خسر ہونے کا اعزاز بخشے اس واسطے مجھے اوس نے تیرے پاس بھیجا ہے۔ کہا کیسی لڑکیاں چاہئیں۔ زید نے اون کی صفات بیان کیں اور وہ صفت یہ تھی۔ کہ منذر نے نوشیروان کو ایک لڑکی بھیجی تھی۔ جو اوسے عارث بن ابی ثمر الغسانی کی لوٹ میں سے ملی تھی۔ اور نوشیروان کو لکھا تھا۔ کہ اس لڑکی میں یہ یہ صفات ہیں (اون صفات کا ترجمہ بیان ہم نے چھوڑ دیا ہے) کسریٰ نے اوس کو مذہبی کو قبول کر لیا۔ اور حکم دیا۔ کہ یہ صفات لکھ لے جائیں یہی صفات کسریٰ بن ہرمز کے زمانہ تک دفتر میں لکھی ہوئی موجود تھیں۔ زید نے یہ سب صفاتیں لڑکے نعمان کو سنائیں۔ نعمان کو بیٹی کا دینا سخت ناگوار گزرا۔ اور زید سے قاصد کے رو برو کہا۔ مافی بین السواد وفارس فاتبنوز حاجتکم دیکھا سواد اور فارس کے رہنے والوں میں ایسی لڑکیاں نہیں جن سے آپ لوگوں کی حاجت پوری ہو سکے۔ یا کیا سواد اور فارس کے گایون سے تمہاری حاجت رفع نہیں ہو سکتی قاصد نے زید سے پوچھا کہ عین کے کیا معنی ہیں اوس نے جواب دہنے والوں کے جو نعمان کا مقصد تھا اوس سے کہا گائے اور نعمان نے اونہیں دور و زخمیرایا۔ اور کسریٰ کو لکھا۔ کہ جیسی لڑکی آپ کو مطلوب ہے ایسی میرے پاس نہیں ہے اور زید سے کہا میری طرف سے پادشاہ کی خدمت میں عذر کر دینا۔ جب زید کسریٰ کے پاس لوٹ کر گیا تو اوس نے زید سے کہا۔ تو تو کتا تھا۔ کہ وہاں بہت اچھی اچھی لڑکیاں ہیں۔ وہاں تو کوئی بھی نہیں بکلی زید نے کہا میں نے جو پادشاہ سے عرض کیا تھا وہ تو صحیح تھا۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ عرب لوگ اپنی لڑکیاں اور ان کو نہیں دیتے تھے۔ یہ اون کی بڑی بد بختی کی

بات ہے۔ اور سبھم کے خلاف ہے۔ اس قاصد سے حضور پوچھیں کہ نعمان نے کیا کہا تھا۔ کیونکہ میں تو وہ بات حضور کے روبرو نہیں کہہ سکتا بادشاہ کی شان کے خلاف ہے۔ کسریٰ نے قاصد سے پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ نعمان نے جواب دیا ہے کیا سو ادکی گائیں بادشاہ کے لیے کافی نہیں جو ہم سے عورتیں مانگتا ہے اس سے بادشاہ کے دل پر چوٹ لگی۔ اور چہرے کا رنگ غصہ کے مارے متغیر ہو گیا۔ اور بولا۔ بہت غلاموں نے اس سے بھی بڑھ بڑھ کے امانے کر لیے ہیں۔ اس سے نعمان کی حالت خطرناک ہو گئی۔

۲۲۴۔ کسریٰ کے خوف سے نعمان کا ہر گناہ اپنے اہل و عیال ہانی کے سپرد کر کے کسریٰ کو بھی پہنچی۔ اسکے بعد کسریٰ۔ کتنے دنوں تک کے پاس جا کر قید رہنا اور مرنا۔

کہ اسی میں کسریٰ کا حکم آیا۔ اور نعمان کو اس نے اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حکم آیا تو نعمان نے اپنے ہتھیار وغیرہ جو چیریں قابو کی تھیں لین۔ اور کوہستان بنی سٹے میں چلا گیا۔ جہاں اس کی کسرال تھی اور اون سے اپنے اعانت کی درخواست کی۔ مگر کسریٰ کے خوف سے اونہوں نے پناہ دینے سے انکار کیا۔ پہرہ ادھر ادھر سب جگہ ہوتا رہا۔ لیکن کسی نے پناہ دینا قبول نہ کیا۔ آخر لاچار محض طور پر بنی شیبان کے پاس ذی قارین آیا۔ اور ہانی بن مسعود بن عمرو الشیبانی سے ملاقات کی۔ یہ شخص ایک بڑا زبردست سردار تھا۔ اور ربیعہ میں سے آل ذی الجدرین کی حکومت نفیس بن مسعود بن قیس بن خالد بن ذی الجدرین کے ہاتھ میں تھی۔ کسریٰ نے اس سے ابلد دینے کا لالچ دیا تھا۔ اس واسطے نعمان یہ نہ چاہتا تھا۔ کہ اپنے اہل و عیال کو اس کے

حوالہ کر دے۔ مگر نعمان کو یہ معلوم تھا کہ ہانی اسکے اہل و عیال کی ایسی ہی حفاظت و حمایت کیونگا جیسی کہ اپنے بچوں کی کیونگا۔ اس واسطے نعمان نے اپنے اہل و عیال اور مال و منال جو کچھ محتاج بن میں چاہو، زمین اور ایک قول کے بموجب آٹھ سو زرین بھی تمہیں ہانی کے حوالہ کیں۔ اور پھر کسریٰ کو، طرف روانہ ہوا۔ پھر زرین عدی نعمان سے ساباط کے پل پر ملا۔ اور اس سے اڑھائی ہزار تھلے بولا کہ ارے نعیم بچہ کتنے ہو تو بچہ جاؤ نعمان نے کہا زید یہ سب تیرے ہی کرتب ہیں۔ اگر میں بچہ گیا تو تیرے ساتھ وہ ہی کرونگا جو میں نے تیرے باپ کے ساتھ کیا تھا۔ زید نے کہا چلے جاؤ بچہ نعیم۔ میں نے ایسا دھمکنایا ہے کہ اسے بڑا تیرے بچہ زید بھی نہیں توڑ سکتا ہے۔

غرض جب نعمان کسریٰ کو دروازہ پر پہنچا۔ تو کسریٰ نے اس سے قید کر کے خانقین میں بھجوا دیا۔ اور وہ وہاں خانقین میں مر گیا مگر کچھ لوگ اعشیٰ کی اس میت کو سبکے کہا کرتے ہیں کہ وہ ساباط میں مرا ہے۔

|                                               |                             |
|-----------------------------------------------|-----------------------------|
| فَدَاكَ وَمَا يَنْجِي مِنَ الْمَوْتِ سَرَّابٌ | بسبابا طحق مات، وهو فحق مرق |
|-----------------------------------------------|-----------------------------|

تجھ پر نہ اس سے تو ساباط میں اس کا پروردگار ہی (نعمو باسد) سوچے نہ بچا سکا۔ کہ جس سے وہ تنگی اور قید میں پڑا اور گیا

اس کی موت اسلام سے پہلے ہوئی ہے۔

|                                           |                                              |
|-------------------------------------------|----------------------------------------------|
| ۲۲۴۔ کسریٰ کا عجب پرایاس کو عامل کرنا     | جب نعمان مر گیا تو کسریٰ نے حیرہ اور اسکے    |
| اور ایاس کا ہانی سے نعمان کا مترکہ مانگنا | علاقہ پر جو نعمان کے قبضہ میں تھا ایاس بن    |
| اور اون کا لڑنے کو تیار ہونا۔             | قبضہ الطائی کو عامل مقرر کر دیا کسریٰ جو قوت |

روم کو جاتا تھا تو اس کا گزرا اس ایاس پر ہوا تھا۔ اس نے اس سے تحفے تحائف دئے تھے اور کسریٰ اس کا بڑا مشکور ہوا تھا۔ اب کسریٰ نے اس سے بلایا اور عامل کر کے حکم دیا۔ کہ نعمان جو کچھ ترکہ چھوڑا ہے وہ سب جمع کرے اور میرے پاس بھیج دے ایاس نے ہانی بن مسعود الشیبانی کے پاس آدمی بھیج کر حکم دیا کہ نعمان کی ودیعت جو تیرے



پاس ہے وہ میرے پاس ہیجہے۔ ہانی نے اس کے دینے سے انکار کیا جب ہانی نے انکار کیا۔ تو کسریٰ کو غصہ آیا۔ اس وقت نعمان بن زرعہ التغلبی اوس کے پاس موجود تھا۔ اور بکر بن دہل کی ہلاکت کی دعائیں مانگتا تھا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا۔ ابھی ان سے کچھ نہ کہے۔ جب گرمی کا زمانہ آئے گا۔ تو یہ لوگ ذی قارین آئیں گے۔ اس طرح جیسے پتنگے آگ میں اُگڑا کرتے ہیں۔ اوس وقت آپ انہیں جیسے چاہیے پکڑ لیں گے پھر جو چاہے کیجئے۔ اس واسطے کسریٰ خاموش ہو رہا۔

پھر جب وہ ذی قارین آئے۔ اوس وقت کسریٰ نے اون کے پاس نعمان بن زرعہ کو بھیجا کہ حکم دیا۔ کہ تین باتوں میں سے ایک بات ماننا چاہیے۔ یا تو بے شرط قید رہو جاؤ یا اپنا ملک چھوڑ کر نکل جاؤ۔ یا لڑو۔ ان لوگوں نے اپنے جواب کا دار و مدار غفلت بن غلبہ الجمالی کی رائے پر رکھا۔ اوس نے لڑائی کی رائے دی۔ اس واسطے اون لوگوں نے بادشاہ سے لڑائی کے لیے کہا۔

۲۲۵۔ اہل فارس کی بڑائی بنی بکر پر اور شیبان بن ہر کسریٰ نے ایاس بن قبیصۃ الطالی کو امیر بخش کیا۔ اور فارس کے مرزبان اور ہامزن سوی کی فتح ذی قارین۔

اور عربوں میں سے تغلب اور ایاد اور قیس بن سعود بن قیس بن ذی الجہین کو اوس کے ساتھ کیا اس وقت وہ سفوف کے کنارے تھا۔ پھر اوس نے ہاتھی منگائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مبعوث ہو چکے تھے۔

اور ہانی بن مسعود نے بھی نعمان کی زرعہ میں اور ہتیار اپنے لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ جب اہل فارس بنی شیبان کے قریب پہنچے۔ تو ہانی ابن سعود نے کیا یا معشر کو کہ تم لوگوں کو کسریٰ سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ بیابان کی طرف چل کر پناہ گیر مونا چاہئے

اس واسطے لوگ اس طرف کو چلنے کے لیے جھپٹے۔ لیکن خنظلہ بن ثعلبہ العجلی اٹھا اور کہا ہانی یہ کیا کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ ہمیں بچائے۔ مگر ہلاکت میں ڈالے دیتا ہے اور بنی شیبان کو ادھر سے لوٹایا۔ اور ہودون کے دو ال جو کجا دون کے تنگ کنا جاہمین جس سے مراد غالباً سینہ بندین کاٹ دئے۔ اس لیے اس کا لقب منقطع الوضن ہو گیا۔ اور اس نے واسطے ایک قبہ کٹر کر لیا۔ اور قسم کھائی کہ جب تک قبہ نہ بھاگے گا میں ہی نہ بھاگوں گا اس واسطے لوگ لوٹے۔ اور نصف مہینے تک پانی پیتے رہے۔

پھر عجمی آئے۔ اور شیبانی ادون کے لشکروں سے لڑے عجمی پیاس کے خوف سے کنوؤں کی طرف بھاگے۔ اور بکر اور عجل نے ادون کا تعاقب کیا۔ عجمی ادون کے مقابلہ کو مصغین باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ مگر ادونوں نے خوب صبر کیا اور اچھی طرح سے میدان میں جمے رہے۔ کہ لوگ کہنے لگے۔ عجل آج ہلاک ہو گئے۔ پھر بکر نے حملہ کیا۔ دیکھ کر کیا ہین کہ عجل تو ابھی تک لڑ رہے ہیں۔ اور ایک عورت ادون میں سے یہ کہہ رہی ہے

ہے

إِنْ تَنْظُرُوا شَرًّا فَإِنَّا الْغَزَلُ | إِيَّاهُ فِدَاءُ لَكُمْ مِنْ عَجَلٍ

اگر تم لوگ غریب ہو جاؤ تو تم بھری نسبت غزل گوئی سے ستر اڑاؤ۔ اور عجمی عمل خاموش رہو تم پر ہذا ہون پھر وہ برابر تمام دن لڑتے رہے اور پیاس کے خون سے عجمی ذی قار کی گمانی کی طنز کو ڈھلکے۔ یہ ذی قار ایک مقام کو فہ اور واسطہ کے درمیان یا کو فہ اور بصرہ کے درمیان ہے۔

پھر لہا د نے جو فارس والہن کے ساتھ تھے بکر سے کہلا بھیجا۔ اگر تم کہو تو ہم بدلت ہیں

ہی بہاگ جائیں۔ اور اگر تم چاہو۔ تو ابھی ٹھیرے رہیں۔ اور اس وقت بہاگین جس وقت لڑائی کے واسطے مقابلہ ہو کر لے کھلا ہیجا۔ کہ ابھی ٹھیرے رہو اسی وقت بہاگنا جس وقت فریقین لڑائی کر لے ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔ اور ہر زبان حسان السکونی نے جو بنی شیبان کا حلیف تھا کہا۔  
میرا کہا مانو۔ اور کمین مین چسکا پر بیٹہ جاؤ چنانچہ وہ بیٹہ گئے۔ بہر لڑائی ہوئی۔ اور باہم ایک دوسرے نے ایک دوسری کو لڑائی کے لیے پکڑا چنانچہ قرین الشیبانی کی بیٹی کتنی ہے ۵

اِحْمَا بَنِي شَيْبَانَ مَقَابِلَ صَفِّ رَانَ هَمَزٌ مَوَاقِفُ عَوَانِ الْفُلُوفِ

خاموش بنی شیبان صف بصف اپنی جگہ پر ہو۔ اگر تم بہاگ گئے۔ تو تم ہم مین نامتونون (یعنی بچوں) کو ضائع کر دو گے (یعنی ہم دشمنوں کے ہاتھ میں چلے جائیں گے اور تمہاری بے ہمارے پیٹ سے پیدا نہ ہونگے)  
اس وقت بنی شیبان کے سات سو آدمیوں نے اپنی آستین کندہ ہوں سے پہاڑ پر اتر کر پھینک دی تھیں۔ تاکہ اون کے ہاتھ تلوار مارنے کے واسطے ہلکے ہو جائیں۔ اونہوں نے خوب خوب دلاوریاں کیں۔ اور ہامز میدان مبارزت مین نکلا۔ اس کے مقابلہ کو ادھر سے ہر دو بن حارثہ ایشکری باہر آیا۔ اور بردنی ہامز کو مار ڈالا۔ بہر بکر کے میسواہر میمنہ نے حملہ کیا۔ اور کمین واسے لوگ بھی کل پڑے۔ اور اہل فارس کے قلب لشکر پر چھٹے۔ جن مین ایاس بن قبیصۃ الطائی تھا۔ ادھر آیا اپنے وعدہ کے بموجب بہاگ آئے۔ اس وجہ سے آخر فارس کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور بکر نے اون کا تعاقب کیا۔ اور مال غنیمت اور ہتھیاروں وغیرہ کی لوٹ کو چھوڑ کر اونہیں خوب قتل کیا۔ اس لڑائی کا حال شعرا نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور کثرت سے اس باب مین اشعار کہے ہیں۔

عمر بن ہند کے بعد حیرہ کے پادشاہ

۲۲۲۔ آل نصر کے بقیہ پادشاہ اور حیرہ کی پادشاہی کا تھا۔ عمر بن ہند کے مرنے کے وقت تک تو ہم آل نصیر

کے پادشاہوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ جب عمرو مر گیا۔ تو اوس کے بجائے اوس کا بھائی قابوس بن المنذر چار سال پادشاہ رہا ان میں سے نوشیروان کے زمانہ میں آٹھ مہینے اور ہرمز کے زمانہ میں تین سال چار مہینے۔ پھر قابوس کو بعد سہ ماہ ہوا۔ پھر اوس کے بعد منذر بن النعمان چار سال پادشاہ رہا۔ پھر نعمان ابن المنذر ابو قابوس بائیس برس پادشاہ رہا۔ اس میں سے ہرمز کے زمانہ میں سات برس آٹھ مہینے۔ اور اوس کے بعد پردیز کے زمانہ میں چودہ برس چار مہینے۔ پھر ایاس بن قبیصۃ الطائی پادشاہ ہوا۔ اور اوس کے ساتھ نخیر خان بھی تھا۔ یہ کسریٰ بن ہرمز کے زمانہ میں تھا اوس نے چودہ برس حکومت کی تھی۔ اس کی حکومت کے آٹھویں مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر اسکے بعد آزاد بہ ابن مایان الہمدانی سترہ برس پادشاہ رہا۔ کسریٰ ابن ہرمز کے زمانہ میں چودہ برس آٹھ مہینے۔ اور شیردہ ابن کسریٰ کے زمانہ میں آٹھ مہینے۔ اور اردشیر بن شیردہ کے زمانہ میں ایک سال سات مہینے اور بوران دخت کسریٰ کے زمانہ میں ایک مہینا۔

پھر اس کے بعد منذر ابن النعمان ابن المنذر پادشاہ ہوا۔ جسے عرب لوگ معرکہ کرتے ہیں۔ اور جو بحرین میں جنگ جوفی کے روز مارا گیا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسکے پاس پہنچے ہیں۔ تو اوس وقت اوس کی حکومت کو آٹھ مہینے ہوئے تھے۔ یہ آل نصر کا آخری پادشاہ تھا۔ اسکے بعد جب فارس کی حکومت منقرض ہو گئی۔ تو اس خاندان کی حکومت بھی جاتی رہی۔

ہشام کے قول کے بموجب آل نصر کے سب بیٹے پادشاہ ہوئے۔ اور پانچ سو بائیس برس تک مہینے پادشاہی کی۔



## مروزان اور ہرمز کی طرف سے اوسکی یمن پر حکومت

۲۲۷۔ مروزان اور خنصرہ اور بازان یمن کو والی ہشام نے بیان کیا ہے کہ کسری نے جب زمرین کو یمن سے معزول کیا تو اوسکے بعد یمن کا حاکم مروزان کو کیا۔ یہ وہاں ایک مدت تک رہا۔ کہ اوس کی اولاد بھی وہاں پیدا ہوئی۔ پھر ایک پہاڑ کے رہنے والوں نے جس کا نام مضلع ہے خراج دینا موقوف کر دیا۔ مروزان اون پر چڑھ کر گیا۔ وہاں بکیتا کیا ہے کہ اون کا پہاڑ تو ایک بڑا مضبوط مقام ہے۔ اوس پر جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ راستہ ایسا ہے کہ اوسکی حفاظت کیلئے صرف ایک ہی آدمی کافی ہو۔ لیکن اس پہاڑ کے مقابلہ میں ایک اور پہاڑ تھا۔ اور اس پہاڑ کے قریب ہی تھا مروزان کو ٹوڑے پر سوار اوس پر چڑھ گیا اور اس گھاٹی سے پار ہو گیا۔ جب حمیرون نے دیکھا کہ گھاٹی سے پار ہو گیا۔ تو بولے کہ یہ تو شیطان ہے۔ پھر مروزان نے اون کا قلعہ لے لیا۔ اور اونہوں کو خراج دیا۔ بعد ازاں اوس نے کسری کو یہ سارا حال لکھا۔ کسری نے اوسے اپنی پاس بلایا۔ اسواسطے اوس نے یمن پر اپنے بیٹے خنصرہ کو اپنا نائب کیا۔ اور فارس کو روانہ ہوا۔ مگر راستہ میں ہی مر گیا۔ اس کے بعد کسری نے خنصرہ کو یمن سے معزول کر دیا۔ اور بازان کو والی کر کے بھیجا۔ یہ فارس والوں کا یمن پر آخری حاکم تھا۔ اسکے بعد فارس سے پھر کوئی والی نہیں آیا۔

## کسری پر وزیر کا قتل

۲۲۸۔ پر وزیر کا غور اور مخلوق کی اوس سونا زہنی کسری پر وزیر کے پاس مال بہت کثرت سے تھا۔ اور دشمن کا ملک اوس نے بہت فتح کیا تھا۔ اوس کی تقدیر یاورتی۔ اور لوگوں کا

مال چھین لیا کرتا تھا۔ اس سے مخلوق کے دل اوس سے ہل گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اوس کی بارہ ہزار اور ایک روایت میں سب سے تین ہزار عورتیں تھیں۔ کہ اوس سے وہ مباشرت کیا کرتا تھا۔ ان کے علاوہ ہزاروں لونڈیاں بھی تھیں۔ اور اس کے پاس پچاس ہزار جانور تھے۔ جو اہر اور ظروف وغیرہ کا اوس سے بڑا شوق تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اپنے جلوس کے اٹھارہویں سال اوس نے اپنے ملک کے خراج کا حساب کرایا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک ارب بیس کروڑ مثقال چاندی آئی تھی وہ سب آدمیوں کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا۔ اوس نے ایک شخص راذان کو حکم دیا تھا کہ جس قدر قید خانوں میں قیدی ہیں انہیں جا کر مار ڈالے۔ مگر راذان نے انہیں قتل نہ کیا اس سے وہ قیدی پر دیز کے دشمن ہو گئے۔ اور یہ بھی اوس نے حکم دیا تھا کہ جو لوگ روم سے ہباگ کر آئے ہیں انہیں بھی قتل کر دیا جائے۔ وہ بھی اوس کے دشمن ہو گئے۔ اور ایک شخص کو اوس نے مقرر کیا۔ کہ جو خراج رعایا پر باقی رہ گیا ہے اوسے وصول کرے۔ لیکن رعایا نے جب خراج نہ دیا۔ تو اوس حاکم نے رعایا پر ظلم کیا۔ اس سے رعایا بھی اوس سے برہم ہو گئی۔

۲۲۹۔ پرویز کا قتل اور شیر دیہ کا بادشاہ ہونا  
پھر عظماء سلطنت بابل کو گئے۔ اور اوس کے بیٹے شیر دیہ ابن پرویز کو وہاں سے نکالا۔ کسریٰ نے اپنی اولاد وہاں بھیج دی تھی۔ اور انہیں سلطنت کے کاموں سے منع کر دیا تھا اور مودب اون کے پاس مقرر کر دئے تھے۔ وہ انہیں تعلیم دیتے رہتے تھے۔ شیر دیہ رات میں چپ کر پھر شہر میں آیا۔ اور وہاں جو قیدی تھے انہیں آزاد کر دیا۔ اور پھر وہ لوگ بھی اوس کے ساتھ آکر فراہم ہو گئے۔ جنہیں کسریٰ پر دیز نے قتل کے لیے حکم دیا تھا۔ ان سب نے

ملکہ سنادی کر دی۔ کہ قباد پادشاہ ہے۔ اور جب صبح ہوئی تو یہ لوگ رجبہ کسری کی طرف چلے۔ پر دیز کے پہرہ والے اونہیں دیکھ کر بہاگ گئے۔ اور پر دیز محل سے اسے نکلا کر ایک بستان میں بہاگ کر چلا گیا۔ جو اس کے قصر کے قریب میں تھا۔ مگر قید ہو کر بکڑ آیا۔ اور مخلوق نے بیٹے کو پادشاہ کر دیا پہ اس نے اپنے باپ کے پاس لوگوں کو بھیجا۔ کہ جو حرکات اس نے خائف انصاف کی ہیں اون کا اس سے جواب پوچھے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بہر فارس والوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور بیٹے نے بھی اون کی مسعدت کی پر دیز نے اڑتیس برس پادشاہی کی اس کی حکومت کے بتیس برس پانچ مہینے اور پندرہ روز بعد نبی صلعم مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے۔

۴۴۰۔ پر دیز کا اپنے بیٹوں کو عورت کے پاس جانے سے منع کرنا اور دگر دی بیدایش اور سب میں بڑا شہ پار تھا۔ اور شیرین نے اسے متبہی کیا تھا۔ منجون نے کہیں کسری سے کہا تھا۔ تیرے ایک بیٹے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے وقت میں یہ حکومت خراب ہو جائیگی۔ اور تیرے خاندان سے پادشاہی جاتی رہیگی۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی۔ کہ اس کے بدن کے کسی عضو میں لچہ نقص ہوگا۔ اس واسطے پر دیز نے اپنے بیٹوں کو حکم دیدیا تھا کہ کسی عورت کے نزدیک نہ جائیں۔ مجبور ہو کر شہ یار نے شیرین سے اس کی شکایت کی شیرین نے اس کے پاس ایک لونڈی بھیجی۔ جو اس کے بال صاف کیا کرتی تھی۔ اور شیرین یہ خیال کرتی تھی۔ کہ اس کے اولاد نہ ہو سکیگی۔ لیکن جب شہ یار نے اس سے مباشرت کی۔ تو اس کو حمل رہ گیا۔ اور دگر دپیدا ہوا۔ پانچ سال تک وہ بچا

رہی۔ لیکن جب پرویز بڑھا ہو گیا۔ تو اوس کی طبیعت بچوں کے لئے چاہنے لگی۔ اوس وقت شیرین نے اوس سے کہا۔ کیا آپ اپنے بیٹوں کے بچے دیکھنے سے محوش ہونگے۔ کہا ہاں۔ اس پر اوس نے لاکریزو کو سامنے حاضر کیا پرویز نے اوسے پیار کیا۔ اور اپنے پاس رکھ لیا۔ ایک روز دیکھتا کیا ہے۔ کہ جو لوگوں نے ذکر کیا تھا وہ ہی علامت لوگ اوس میں پان کرتے ہیں۔ اس واسطے اوس نے یزدگرد کے کپڑے اُتروائے۔ دیکھے تو اوس کے ایک جنگا سہن کچھ نقص ہے اس پر اوس نے چاہا۔ کہ اوسے قتل کر ڈالے مگر شیرین نے منع کیا۔ اور کہا کہ اگر یہ پادشاہی جانے والی ہے تو اس کا روکنے والا کون ہے۔ پھر شیرین نے اوسے سیدستان بھجوا دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ سواد کے ایک گاون حمانیہ میں جڑوا دیا۔ پھر جب پرویز مارا گیا۔ تو اوس کا بیٹا شیرویہ پادشاہ ہوا۔

## شیرویہ ابن پرویز ابن ہرمز ابن نوشیروان کی پادشاہی

۲۳۱۔ شیرویہ کا پرزکو قید کرنا اور اوس سے جب شیرویہ ابن پرویز پادشاہ ہوا۔ جس کی ماں حبیبہ باتون کا جواب طلب کرنا۔

مریم موریق پادشاہ روم کی بیٹی تھی اور جس کا نام قباد تھا تو اوس کے پاس عظمت اور اشراف مملکت حاضر ہوئے اور بولے کہ دو پادشاہ پادشاہی نہیں کیا کرتے۔ تجھے چاہیئے کہ پرویز کو قتل کر دے اوس وقت ہم تیری اطاعت کریں گے اور اگر تو اوسے نہیں مارتا۔ تو ہم تجھے چوڑتے ہیں اور اوس کو پادشاہ کرتے ہیں۔ اس سے شیرویہ بڑا پریشان ہوا اور باپ کو دار الملک سے دوسرے مقام میں بھیج کر قید کر دیا۔ پھر عظمت کو جمع کیا



اور اوس سے کہا ہماری رائے میں یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرویز کے پاس کسی کو بھیجیں اور اوس نے جو برائیاں کی ہیں اوس سے اوسے مطلع کر کے اوس کا جواب مانگیں دیکھیں کہ وہ کیا جواب دیتا ہے۔ پہر ایک شخص کو پرویز کے پاس بھیجا جس کا نام اسباخشنش تھا اور جو مملکت کے کام اوس کے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔ اور اوس سے کہا کہ میرے باپ پادشاہ سے جا کر کہہ دینے تھے قاصد کر کے بھیجا ہے۔ اور جو جو تو نے برائیاں کی ہیں اوس کا جواب مانگا ہے۔ اور وہ برائیاں جو تو نے کی ہیں وہ یہ ہیں۔ تو نے اپنے باپ پر جرات کی۔ اور اوس کی آنکھوں میں سلاخیاں پیس دیں اور اوسے قتل کر دیا۔ پھر تو نے ہم سب کے ساتھ جو تیرے بیٹے ہیں یہ بڑائی کی کہ لوگوں سے ملنا جلنا ہمارا بند کر دیا۔ اور ہمارے آرام و راحت کی چیزوں کو ہم سے چھڑا دیا۔ پھر یہ بڑائی کی کہ تو نے مخلوق کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ پھر تو نے یہ خراب کام کیا کہ عورتیں اپنے واسطے بہت جمع کیں اور انکو عہد بانی سے نہ رکھا۔ اور اوس سے اونہیں الگ کر دیا جو اوس سے مباشرت کرتے اور اوس سے اوس کی اولاد پیدا ہوتی اور ایک یہ خرابی کی۔ کہ رعیت کے ساتھ بڑی سختی اور بد مزاجی اور بے رحمی سے پیش آیا اور مخلوق کو جن کے پاس مال دولت تھا تنگ کر کے تو نے اوس کا مال دولت لیکر جمع کیا۔ اور روم وغیرہ کی سرحد پر تو نے لشکروں کو مقیم کر دیا۔ اور اوس کے اہل و عیال سے اونہیں جدا کر دیا۔ اور موریت روم کے پادشاہ کے ساتھ تو نے غدر و فریب کیا۔ حالانکہ اوس نے تیرے ساتھ احسان کیا تھا۔ اور تجھے اپنی بیٹی دی تھی۔ اور تو نے اوسے صلیب کی لکڑی نہ دی۔ جس کی نہ تو تجھے اور نہ تیرے ملک والوں کو کچھ حاجت تھی۔ اگر ان خطاؤں کا تیرے پاس کوئی جواب ہو تو جواب دے

اور اگر تیرے پاس کچھ جواب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر۔ جو اوسکی مرضی ہوگی وہ کرے گا۔

۳۳۲۔ پردیز کا شیر و یہ کو جوابات  
 جب یہ قاصد کسری پر دیز کے پاس گیا اور اوس نے  
 پیغام اوسے پہونچایا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ شیر و یہ سے

جس کی عمر بہت تھوڑی ہے جا کر کھدے۔ کہ بڑے بڑے جرم تو درکنار رہے جن کا  
 تو نے ذکر کیا ہے اور بہت کثرت سے بیان کئے ہیں کسی کو چھوٹے سے جرم  
 سے بھی توبہ اوس وقت تک کرنا زیبا نہیں ہے جب تک کہ اوسکا یقین نہ ہو جائز  
 اور جاہل تو اتنا ہی نہیں سمجھ سکتا کہ ہماری نسبت ایسے بڑے بڑے جرایم کی خبرین  
 مشتہر کرتا ہے۔ جس سے ہمارا قتل لازم آتا ہے۔ اس میں تو تجربہ پر بڑے بڑے  
 عیوب لگتے ہیں۔ کیونکہ جس مذہب کا توہید رہے۔ اوسکے قاضی تو اوس بیٹے کو  
 خارج الملت کر دیتے ہیں جس کا باپ مستوجب القتل ہو۔ اور اختیار بنی مجالس میں  
 اوسے نہیں آنے دیتے چہ جائے کہ اوسے بادشاہ بنائیں۔ حالانکہ ہم نے اپنے  
 نفس کی اونیز اپنے بیٹوں کی اور رعیت کی ایسی اصلاح کی تھی کہ اوس میں کسی تقصیر کی  
 گنجائش ہی نہیں ہے۔ خیر جو تو نے الزامات ہم پر لگائے۔ اب ہم اوس کا جواب  
 دیتے ہیں۔ تاکہ جہالت رفع ہو اور تجھے حقیقت حال معلوم ہو جائے۔

ہمارے باپ کسری ہرگز کو چند بد معاشوں نے ہماری طرف سے بہکایا تھا۔ جس سے  
 اوس نے ہمیں متم کیا اور ہمنے دیکھا کہ اوس کی رائے ہمارے برخلاف ہے۔  
 اس سے ہمیں خوف ہوا۔ ہم اوسکے دروازہ کو چھوڑ کر آذربائیجان کو چلے گئے۔ یہ بتا  
 علی العموم مشہور ہے۔ پھر جب جو جودلت و خرابی اوس کی ہونا تھی وہ ہو گئی۔ تو ہم ہر ہر  
 دروازہ پر آئے۔ وہاں ہر اہم منافق نے ہم پر چھوڑ کیا۔ اور ہمیں مملکت سے نکال دیا۔ پھر

ہم روم کو چلے گئے اور وہاں سے لوٹ کر آئے اور بادشاہ ہو گئے۔ اور ہماری حکومت  
جگمگی۔ تو ہم نے اون لوگوں سے جنہوں نے ہمارے باپ کو قتل کیا اور اوس کے  
خون میں شریک تھے انتقام لیا۔

ہمارے بیٹوں کی نسبت جو تو نے ذکر کیا۔ بے شک ہم نے ہمارے اوپر بزرگان مقرر  
کئے تھے۔ تاکہ تم ایسے کاموں میں نہ پڑ جاؤ۔ جن کے سبب سے تم سے رعیت اور  
ملک کو ایذا پہنچے۔ ہم نے ہمارے لیے بڑی بڑی تختاہین مقرر کر دی تھیں اور جو  
تمہاری ضروریات تھیں اون کا بخوبی بندوبست کر دیا تھا۔ اور خاص کر تو تیرا یہ حال ہے  
کہ ہم سے تیرے پیدا ہونے پر بخچین نے کہا تھا۔ کہ تو ہم کو دھمکیاں دیگا۔ اور تیرے  
سبب سے ہم پر یہ باتیں ہونگی۔ اور ہند کے بادشاہ نے تجھے ایک خط لکھا تھا۔ اور تیرے  
لیے تحفے بھیجے تھے۔ وہ خط ہم نے پڑا تھا۔ اوس میں تجھے بشارت دی گئی تھی کہ ہمارے  
اڑتیسویں سال جلوس میں تو بادشاہ ہو گا۔ اوس خط پر اور نیز تیرے جنم پر وہ برہمنے مہر کر دی  
تھی۔ وہ دونوں شیریں کے پاس موجود ہیں اگر تو چاہے تو اون میں دیکھ سکتا ہے۔ لیکن  
باوجود اس کے بھی ہم نے تیرے ساتھ نیکی اور احسان میں ذرا بھی تعجب اور نہ کیا  
چہ جائے کہ تجھے قتل کر دیں۔

اون لوگوں کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا ہے۔ جنہیں ہم نے قید کر دیا تھا۔ اوس کا  
جواب یہ ہے۔ کہ ہم نے اون میں لوگوں کو قید کیا ہے جو قابل قتل تھے۔ یا ہاتھ پیر کاٹ  
ڈالنے کے لائق تھے۔ اون کے موکل اور ہمارے وزیر ہم کو اون کے بچ کر نکل جانے  
سے پہلے بتاتے تھے کہ فلان فلان لوگ قابل قتل ہیں۔ چونکہ ہم چاہتے تھے کہ کسی  
کو قتل نہ کریں۔ اور غور و خیز میں ہم کو بڑی معلوم ہوتی تھی اس لیے ہم توقف کرتے اور اون کو

اللہ کے سپرد کر دیتے تھے۔ اب اگر تو نے اونہیں تیرے خانہ سے نکال دیا تو تو نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا ہے۔ اور تجھے اس کا جزا عذاب ملے گا۔

یہ تذکرہ کہ ہم نے مال جمع کیا تھا۔ اور انواع و اقسام کے جواہر اور امتیاز نغیسہ زبردستی لکھنے کیے تھے اور اس پر بڑی توجہ کی تھی۔ سوائے جاہل جان لے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بعد ملک مال اور لشکر سے قائم رہا کرتا ہے۔ خاص کر فارس کا ملک جس کے چاروں طرف دشمن موجود ہیں۔ اور تو اون کی روک تھام بجز لشکر اور ہتھیاروں اور ساز و سامان کے اور کسی طرح نہیں کر سکتا ہے۔ اور یہ چیزیں اس وقت تک نہیں مل سکتیں جب تک کہ مال نہ ہو۔ ہمارے اسلاف بے مال اور سلاح وغیرہ جمع کیا کرتے تھے۔ وہ سب ہر امنافق نے لوٹ لیا۔ کچھ تھوڑا ہی باقی بچ رہا۔ جب ہم اپنی حکومت پر پہ لوٹ کر آئے۔ اور رعیت کی اطاعت کا کامل یقین ہو گیا تو ہم نے چاروں طرف پسداروں کو بھیجا کہ وہ دشمنوں سے ملک کی حفاظت کریں۔ اور ان کے ملکوں پر تاخت و تاراج کریں۔ اس واسطے دشمنوں کے ملک سے اصناف اصناف کے ساز و سامان مال دولت غنیمت میں آئے کہ اس کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہم نے سنا ہے۔ کہ تو چاہتا ہے کہ اس مال و دولت کو اون بد معاشوں کی رائے کے موافق پرانہ کر دے جو قتل کے مستوجب ہیں۔ اس واسطے ہم تجھ سے کہتے ہیں۔ کہ یہ دولت بڑی محنت و مشقت اور جانفشانی کے بعد جمع ہوئی ہے۔ ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ اسی سے تیرے ملک کی حفاظت ہوگی۔ اور دشمنوں پر تجھے اسی سے قوت ہوگی۔

۲۳۳۔ شیردیز کا مجبوراً اپنے باپ پروردگار کو قتل کرانا۔

جب اسباخشنش یہ باتیں سن کر شیردیز کے پاس گیا تو اس نے اس کے باپ کے تمام جوابات بیان کیے

پہر غفلتے فارس شیر دیہ کے پاس لوٹ کر آئے۔ اور کمایا تو تو اپنے باپ کے مار ڈالنے کا حکم دے۔ ورنہ ہم اوس کے مطیع ہوئے جاتے ہیں۔ اور تجھے چھوڑے دیتے ہیں۔ اس لئے لاچار کراہیت کے ساتھ شیر دیہ نے باپ کے قتل کا حکم دیا۔ اور چنگے کسی آدمی کو پر دیز نے رات تا او نہین تلاش کرایا۔ تو ایک جوان مہر مرز نام نکلا۔ جس کے باپ مروان شاہ کو نیزہ کی طرف اوس نے مردا دیا تھا جب اس نے جا کر پر دیز کو قتل کر دیا تو شیر دیہ نے بیچ کے مارے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے۔ اور بہت ردیا اور اپنا سونہ پیتھ پیٹ لیا۔ اور جب جنازہ اٹھایا گیا۔ تو عظمت اور اشراف مملکت اوس کے ساتھ ساتھ گئے۔ جب وہ دفن ہو گیا۔ تو شیر دیہ نے مہر مرز اپنے باپ کے قاتل کو بھی قتل کر دیا پر دیز کی بادشاہی اڑتیس سال رہی۔

۲۳۴ - شیر دیہ کا بیٹوں کو قتل کرنا اور خود ہی مرنا  
اپنے سترہ بھائیوں کو جو بڑی شجاعت اور ادب والے تھے قتل کیا۔ اور شیر دیہ امر متعدہ میں مبتلا ہو گیا۔ اور دنیا کی اوسے کچھ لذت حاصل نہ ہوئی۔ اور سکرة الملک میں مر گیا۔ جب اوس نے اپنے بھائیوں کو قتل کیا تو بہت ہی رنج کیا۔ کہتے ہیں کہ جس روز اوس نے اپنے بھائیوں کو قتل کیا ہے اوس کے دوسرے روز اوس کی دو بہنیں بولن اور آزرمی اوس کے پاس آئیں۔ اور اوسے بہت برا بھلا کہا۔ کہ تو نے بادشاہی کی خاطر اپنے باپ اور بھائیوں کو قتل کر ڈالا یہ سلطنت تجھے سزاوار نہ ہوگی۔ جب اوس نے بہنوں کی یہ باتیں سنیں۔ تو بہت رو دیا۔ اور تاج سر پر سے اتار کر پھینک دیا اور بعد ازاں ہمیشہ مہم و مغوم رہا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے اہل میت جس قدر مل سکے تھے سب کو نیست و نابود کر دیا تھا اسی کے زمانہ میں طاعون پھیلایا اور فارس والون میں سے اکثر لوگ

مر گئے۔ پہرہ بھی مر گیا۔ اوس کی حکومت صرف آٹھ مہینے رہی۔

## اردشیر کی پادشاہی

۲۳۵۔ اردشیر کی پادشاہی اور شہر ریڈ کا طبعیت  
پر محاصرہ کر کے اردشیر کو قتل کر ڈالتا۔  
بیٹے اردشیر کو اپنا پادشاہ بنایا۔ جس کی عمر

صرف سات برس کی تھی۔ اوس کی پرورش کا ایک شخص سہادر خشنش کہلے ہوا۔ جو  
خوان سالار تھا۔ اوس نے بہت اچھی طرح ملک کا انتظام کیا۔ اور باوجود اردشیر کے  
بچپن کے سہادر خشنش کے احکام نے اوس کی نوعمری کو کسی بظاہر نہ ہونے دیا۔ اس  
وقت شہر ریڈ روم کی سرحد پر تھا۔ اور کسریٰ پر ویز نے اوسے وہاں لشکر دیکر تعین کیا تھا  
کیونکہ جن معاملات کا ہننے ذکر کیا ہے اوس کے بعد رومیون نے پر ویز سے صلح کر لی  
تھی۔ اور پر ویز اوسے خلعت اور تحفے بھیجا کرتا تھا۔ اور پر ویز اردشیر وید اوسے تحریریں بھیجتے  
اور اوس سے امورات سلطنت میں مشورہ لیا کرتے تھے۔

پہر جب امرا سے فارس نے اردشیر کے پادشاہ کرنے میں اوس سے مشورہ  
نہ لیا۔ تو اوس نے اس امر کو سرکشی کا ذریعہ قرار دیا۔ اور کشت و خون کے یہ آمادہ  
ہوا۔ اور خود پادشاہ بننے کے واسطے یہ ایک معقول عذر ٹھہرایا۔ اور اردشیر کی کم  
عمری کے سبب اوسے حقیر سمجھا۔ اور لشکر لیکر مدائن کو آیا۔ اس واسطے اردشیر اور  
سہادر خشنش اور دو لوگ کہ شاہی نسل سے باقی رہے تھے طہستون کو چلے گئے لیکن  
شہر ریڈ نے وہاں جا کر محاصرہ کیا۔ اور بچینق نصب کر دیئے۔ مگر اوس سے نفع نہ ہونی  
اس واسطے اوس نے فریب کیا۔ اور قلعہ دار کو اور نیمروز کے سپہید کو گاتھا۔ جس سے

اونہوں نے دھوکہ میں آکر دروازہ کھول دیا۔ اور شہر یاز نے وہاں داخل ہو کر بڑے بڑے سرداروں کو قتل کر ڈالا۔ اور اودن کی دولت لوٹ لی۔ اور اردشیر کو شہر یاز کے حکم سے خسرو شاہ قباد کے ایوان میں اوس کے بعض اصحاب نے مار ڈالا۔ اسکی حکومت ایک برس چہ میسنے رہی۔

## شہر یاز کی پادشاہی

۲۳۴ - شہر یاز کی پادشاہی اور شہر یاز شاہی خاندان سے تھا۔ جب اردشیر پہرہ والوں کے ہاتھ مارا جانا۔

سلطنت پر بیٹھ گیا۔ جس وقت تخت پر بیٹھا ہے تو اسے دست آنے لگے۔ آواز کثرت سے دست آنے۔ مگر بہ آرام ہو گیا۔

اصطخر کے رہنے والے تین بہائی تھے۔ ادنہین اردشیر کا قتل کرنا بہت ناگوار گوارا۔ اس لیے اونہوں نے سازش کی۔ اور شہر یاز کے قتل کا مشورہ کیا۔ یہ لوگ پہرہ والوں میں سے تھے۔ پہرہ والوں کا قاعدہ تھا۔ کہ جب پادشاہ کمین کو سوار ہوتا تو یہ لوگ دو قطارین باندھ کر اور ہتھیار لگا کر کھڑے ہوتے۔ اور ہاتھوں میں تلواریں اور تیرس لیے ہوتے تھے جس وقت پادشاہ اودن کے محاذی آتا تو یہ لوگ اپنی پیشانی ڈھال پر اس طرح رکھتے کہ جیسے کوئی سجدہ کرتا ہے۔

ایک روز شہر یاز سوار ہوا۔ یہ تینوں بہائی ایک دوسرے کے قریب کھڑے ہو گئے جب وہ ان کے مقابلہ پر آیا۔ تو انہوں نے اس کے پرچے مارے۔ جس سے وہ مر کر گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پہرہ والے پیر میں رسی باندھی اور گسیٹتے پہرے۔ اور اسے سلطنت

مین سے بعض لوگوں نے اون کی تائید کی۔ اور جنہوں نے اردشیر کو قتل کیا تھا اون کے قتل میں مساعدت اور معاونت کی۔ شہر یازد صرف چالیس روز بادشاہ رہا۔

## بوران دختر پرویز بن ہرمز بن نوشیروان

۳۳۴ء۔ بوران اور خشنبندہ کی بادشاہی جب شہر یازد مارا گیا۔ تو اوس کے بعد اہل فارس نے بوران کو اپنا بادشاہ بنایا۔ کیونکہ خاندان شاہی سے کوئی مرد بادشاہی کے قابل نہیں رہا تھا۔ جب یہ بادشاہ ہوئی تو اوس نے رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ اور اوپر منصفانہ حکومت کی۔ پل بنوائے۔ اور جو خراج باقی رہ گیا تھا۔ اسے معاف کر دیا اور صلیب کی لکڑی رومیوں کو دیدی۔ اس نے ایک برس چار مہینے بادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد ایک شخص خشنبندہ بادشاہ ہوا۔ جو پرویز کا کمین دور کا چچیرا بہائی تھا یہ شخص ایک مہینے سے بھی کم بادشاہ رہا۔ لشکریوں نے اوس کے مزاج کو پسند نہ کیا۔ اور مار ڈالا۔

## آرزمی دخت دختر پرویز کی بادشاہی

۳۳۸ء۔ آرزمی دخت کی بادشاہی جب خشنبندہ مارا گیا۔ تو اہل فارس نے آرزمی دخت اور رستم کا اوسے قتل کرنا تھی۔ اس وقت فارس میں بڑا امیر فرسخ ہرمز خراسان کا سپہبد تھا۔ اوس نے آرزمی دخت سے نکاح کا پیغام کیا۔ آرزمی دخت نے کہا۔ کہ ملکہ سے نکاح کرنا تو جائز نہیں ہے۔ مگر تیرا جو مطلب ہے وہ اپنی حاجت پوری کرنا ہے۔ اس لئے تو میرے



پاس فلان وقت میں آ- تیرا کام ہو جائیگا۔ اس واسطے فرخ ہر مرزا رزمی دخت کے پاس چلا۔ اور شب معینہ میں اس کے پاس آیا۔ آرمی دخت نے پہرہ والوں سے کمدیا ستا جب وہ آیا تو اونہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور دارا سلطنت کے میدان میں ڈال دیا صبح کو لوگوں نے اسے مرا ہوا پایا۔ اور کہیں چپا ڈالا۔ اسکے بیٹے کا نام رستم تھا۔ اور وہ باپ کی طرف سے خراسان میں خلیفہ تھا۔ یہی شخص ہے جو مسلمانوں سے قادیانہ میں لڑا تھا۔ یہ باپ کے قتل کا حال سنکر بڑا بھڑکنا میں آیا۔ اور لشکر لیکر چلا۔ اور مدائن میں آیا۔ اور آرمی دخت کو اندھا کر کے مار ڈالا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس نے زہر کھالیا۔ اس کی حکومت چھ مہینے ہی۔

۲۳۵۔ کسریٰ ابن مہر خشش اور فریور کی بادشاہی۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کے بعد ایک شخص

کسریٰ ابن مہر خشش آیا۔ جو اردشیر ابن بابک کی نسل میں تھا اور اہواز میں رہا کرتا تھا اس کو امراء نے سلطنت نے تاج پہنایا۔ یہ بھی چند روز کے بعد مارا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ آرمی دخت کے بعد خرزاد خسرو بادشاہ ہوا۔ جو پرور کا بیٹا تھا۔ اور اسکی ماں کردی تھی۔ اور بطام کی بہن تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ حصن الجارہ میں ملا تھا جو نصیبین کے قریب ہے۔ یہ چند روز بادشاہ رہا۔ پھر اسے معزول کر کے لوگوں نے مار ڈالا۔ اس نے بھی چھ مہینے بادشاہی کی۔

جن لوگوں کا قول ہے۔ کہ آرمی دخت کے بعد کسریٰ ابن مہر خشش بادشاہ ہوا وہ کہتے ہیں۔ کہ جب وہ مارا گیا تو امراء نے سلطنت نے جستجو کی کہ کوئی شخص شاہی خاندان کا ملے اگر کوئی عورت ہی ہو تو اسے ہی بادشاہ بنا دیا جائے۔

اس میں مہسان کار ہونے والا ایک شخص آیا۔ جس کا نام فریور ابن مہر ان خشش تھا۔ اور

جسے خشنہ بھی کہتے تھے اس کی ماں صہارنجست یزدان زان ابن نوشیروان کی بیٹی تھی۔ اوسے لوگون نے پادشاہ بنایا۔ اس کا سر بہت بڑا تھا جب سر پر تاج پہنا۔ تو کہا کیسا تنگ تاج ہے۔ لوگون نے جب یہ لفظ سنا تو اسے بدشگنی سمجھا۔ اور اوسی وقت مار ڈالا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ کچھ دنوں کے بعد مارا تھا۔

## یزدگرد ابن شہریار بن پرویز کی پادشاہی

۴۴۰ء۔ یزدگرد ساسانیوں کا آخری پادشاہ پہلے فارس کے معاملات بگڑ گئے۔ اور اور سلطنت فارس کا ضعف۔

اس وقت فارسیوں نے کسی ایسے شخص کو پادشاہ بنانے کے لیے تلاش کیا جو خاندان شاہی سے ہو۔ اور جس کے ساتھ جو کچھ مسلمانوں سے لڑیں۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کریں اس وقت اصطخر بن اویس یزدگرد ابن شہریار بن پرویز مل گیا۔ اوسے لیکر وہ مدائن کو گئے۔ اور اوسے پادشاہ بنایا۔ اور اوس کی پادشاہی جم گئی۔ مگر خاندان شاہی میں اوس کی پادشاہی ایک خواب و خیال کی ہی طرح پر رہی کیونکہ اوس کے بچپن کے سبب سے امراء سلطنت ہی سلطنت کے کاموں کی دیکھ بھال کرتے تھے اس سے فارس کی سلطنت ضعیف ہو گئی۔ اور دشمنوں کو اون کے ملک پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی۔ اور اون کے ملکوں میں تاخست و تاراج مچا دی۔ اور دیورس کے بعد عرب اوس کے ملک پر چڑھ گئے جس وقت یہ مارا گیا ہے۔ تو اوس کی عمر صرف اٹھارہ برس کی تھی۔ اس کے

حالات ہم بیان نہیں لکھتے۔ اپنے موقع پر جب مسلمانوں کی فوج کے حالات لکھیں گے تو وہاں اس کے حالات بھی بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فارس کے پادشاہوں میں یہ آخری پادشاہ تھا۔ اب یہاں سے آئندہ ہم سنین ہجری کے موافق تواریخ اسلامیہ درج کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے ہم وہ ایام مشہورہ تحریر کرتے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں گزرے ہیں۔ اس کے بعد ہر حوادث اسلامیہ بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیا ن ک ر یں گے





# اشتراک چھاپنی مطبع مفید عالم گره



خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم اور ہر زبان کی کتابیں اُردو  
ہندی - فارسی - عربی - نہایت خوشخط صحیح و عمدہ و جلد از ان نرخ پر عمدہ سیاق  
مصابح سے لیتھو میں طبع ہوتی ہیں۔ عدالتوں و محکمہ بند و بست اور چنگی وغیرہ کو جملہ  
کاغذات بھی چھپتے ہیں یہ نامی مطبع بتیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت  
ایمانداری اور غرض معالگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز  
افزون ہو اور اس مطبع میں کتب بہ نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف  
و عمدہ چھاپی جاتی ہیں جن مصاحبوں کو کچھ چھپوانا ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے  
معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کیلئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی دوائی میں نقطہ  
المشاہدہ

محمد قادر علی خان صدونی مالک و مہتمم مطبع مفید عالم گره



۳۳  
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعمل  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---











